

# امام ابو حنیفہؒ کی محدثانہ حاشیہ

بلا مقام و دیگرین  
مولانا سید نصیب علی شاہ الہامی  
تہذیب و تفسیر  
مولانا مفتی زبیر الدین صاحب

ہندوہ جہاد فقہی تحقیقات

# امام ابو حنیفہؒ کی محدثانہ حیثیت

[محقق و مکتوب]

مولانا سید حبیب اللہ شاہ باہمی

[محقق و مکتوب]

مولانا مفتی رفیع الدین شاہ

جس شخص نے ایسی فتوے دیے، جنہوں نے امام ابو حنیفہؒ کے ساتھ کثرت و کثافت اور جہاد میں  
موجود مقام ایک اصولی نوعیت اور اس کا کام حد تک اور امام ابو حنیفہؒ کے  
احقریات اور ان کے کلمات اور امام ابو حنیفہؒ کی حیثیت پر علم و سلف سے ہم آہنگی کے  
موجود تحقیق کے مطابق ہیں۔ جو کہ ہر حد تک علم کے ساتھ پیش کیے گئے۔

مجلس تحقیق الفقہ علیہ المیزان اسلامی بنوری

## جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب: امام ابوحنیفہ کی محدثات و حیثیت  
ترتیب: (موالات) سید نعیم علی شاہ الہامی، مولانا نعمت اللہ حقانی  
مساحہ: مولانا مفتی عسکرت اللہ بخاری  
طبعیت و ماحول: نیم وکتوبر ۲۰۰۶ء مولائی رمضان المبارک ۱۴۲۷ھ  
پابند نام: شعبہ جدید فقہی تحقیقات، جامعہ المرکز الاسلامی ڈیہ روڈ بخاری  
فون: 331355 0928-331353 فیکس: 331355  
ای میل: almarkazulislami@maklabb.com  
ناشر: المصباح - 16 اردو بازار لاہور، برائے جامعہ المرکز الاسلامی بخاری  
مرکزی تقسیم کنندہ مکان: بک لینڈ - 16 اردو بازار لاہور۔ فون: 7124858



- ۱۔ شعبہ جدید فقہی تحقیقات جامعہ المرکز الاسلامی ڈیہ روڈ بخاری
- ۲۔ مکتبہ دیوبند عتبہ قدس خروانی محلہ جنگلی نورا انجمنہ انکیزی پشاور
- ۳۔ اسلامی کتب خانہ علامہ بخاری ناؤن پوسٹ بکس نمبر ۴۸۰۰ کراچی ۵
- ۴۔ بیت الکتاب بالقرآن، سدا شرق المدائن نزد گلشن اقبال بلاک نمبر ۴۲ کراچی
- ۵۔ مسز بکس پیر ماہد کیت اسلام آباد
- ۶۔ مکتبہ صوریہ احمدیہ انجمن بخاری کیت بخاری

Muhammad Ali Shah Wakefield Central Jama Masjid St off  
Charles Wakefield W. Yorks WF 14PG ENGLAND

محبت متن کتابت: فیض علیہ صحت اور جلد بندی میں جو سیاق و سباق کے باوجود  
چھٹا طبعی بشریت بہرہ خانی کے لکھنا شروع ہو چکے ہیں۔ بلائے صحیح اور غلطی  
کی نشاندہی پادارہ منوں ہوگا۔ جزاک اللہ خیراً اراکین۔



## فہرست ابواب

### باب اول

### تخوین حقہ کی اہمیت و ضرورت

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۲۱	امام اعظمؒ کی فقہی مجلس شری کے پھیل	۷	چشم حقہ
	القدر علیہ	۹	تدوین حقہ کی اہمیت و ضرورت
۲۶	فقہ حنفی اور دارالعلوم	۱۰	فقہ حنفی کی اہمیت و ضرورت
۲۲	فقہ حنفی اور صحابیت حدیث	۱۱	فقہ حنفی کی ترجیحات، امتیازی خصوصیات
۲۳	تدوین حقہ کا تادمین مسعودی کے پھیل ہے	۱۲	بڑے بڑے علما نے کرم حقہ حنفی کے پابند ہے
۲۴	نامہ حنفی کی رائے	۱۲	ترتیب حقہ حنفی
۲۴	علامہ ابن عساکر نے رائے	۱۳	سب کا علم و دہش
۲۴	امام مالک کی رائے	۱۳	فقہ حنفی کی بنیاد اور اساس
۲۵	امام شافعی کی رائے	۱۴	امام بخاری کے ہاتھ میں حقایق حقہ حنفی کی
۲۵	امام محمدؒ کے حق میں مدعی ہوا ہے		مربون ملت ہیں
۲۵	اکثر کبار فقہ حنفی کا خوش مجلس تھے	۱۴	امام محمدؒ کی رائے تحریر کا مدعی ہے
۲۵	اکثر امین الجراح کی رائے	۱۵	عملی زندگی سے مطابقت
۲۶	تدوین حقہ امت پر احسان محمدؐ ہے	۱۸	اکثر سلاطین اسلام حقہ حنفی کے گردید تھے
۲۶	فقہ حنفی کی مقبولیت اور چند دیگر خصوصیات	۲۰	اور آئین مجلس تدوین حقہ حنفی تمام امام جہد حق
۳۰	فقہ حنفی کے ترقیہ عام کردہ حق کے جذبات سے		اہم مسلم کے شیعہ تھے

### باب دوم

### امام ابو حنیفہؒ کا مقام تابعیت اور سند میں تالی

### مرتب مقام ایک امتیازی خصوصیت

۳۵	تالی کی تحریف	۳۵	امام ابو حنیفہؒ کا مقام تابعیت اور سند میں
۳۵	لاہ صاحب کی تالیف میں منسوخ ہے		عانی مرتب مقام



صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۱۰۶	کیا وہ اس کے بطور حدیث گنایا جاسکتی ہے	۵۸	امام ابوحنیفہ طوہ شہید و زہد کے کردار سے
۱۰۶	حدیث سے روئے کی حدیث کی ثبوت		کا پیکار اور امام بے بدل تھے
۱۱	قصیب ابوہادی اور ابن خلدون کے	۵۹	امام اعظم کے حامدین
	منقول روایت کا تحقیقی جواب	۷۹	امام اعظم کے حامدین میں مشہور تھے
۱۱۳	امام ابن خلدون کی حقوق روایت کی	۸۰	امام ابوہادی کا اعتقاد
	توجہ بہ	۸۱	آپ پر علماء کے سرا اور پس
۱۱۳	تذاتی پر خلافت حدیث سے قرآن کی حقیقت	۸۲	امام ابوحنیفہ کے شان پر بعض ائمہ نے
۱۱۵	امام ابوحنیفہ پر عقیدہ اور جہاد کا اثر امام اس		سے جہاد
	کی تحقیقی جواب	۹۶	امام ابوحنیفہ کی پہلی نواہن کی تہائی
۱۱۶	مسند امام احمد پر عقیدہ اور جہاد کا اثر امام	۸۸	حقیت حدیث کا اثر امام اس کا جواب
	اس کا جواب	۱	امام ابوحنیفہ کی اس سے بڑے تھے
۱۱۸	صحابہ حقیقہ الفقہ کا نام	۹۲	اس میں سے حدیث سے کمال الہام
۹۹	حقیقت پر حق کی نہ ہو سوشل		کا انتخاب
۱۱۹	حقیقہ الفقہ کی عبارت	۹۳	امام احمد صاحب کی حالت طلیات تک مستعمل
۱۲۰	اربابی اور احمدی اور انش پر مبنی ہے		کے نہ پہنچنے والے بھر
۱۲۰	ارجاء کی حقیقت	۹۶	فائدہ
۱۲۱	ارجاء کی حقیقت	۹۷	امام ابوحنیفہ کا حدیث صحیفہ میں موقف
۱۲۱	امام ابوحنیفہ کے مسند کی حدیث	۹۹	امام احمد سے اس میں اس کی راستہ ترقی
۱۲۳	عبارت حدیث سے امام احمد	۱۰	امام یحییٰ بن یحییٰ کا رشا
۱۲۳	ازان غلطی سے شہادہ کا کہنا نہیں آتا	۱۰۲	آپ امام ابوحنیفہ نقی قیاس کو نہ دیتے پر
۱۲۲	مرحومہ صوم کے ذریعہ مقام		مقدمہ سمجھتے تھے
۱۲۴	نقد کہ میں امام صاحب کی طرف	۱۰۵	امام ابوحنیفہ کا ایک حکمیں جو
	مستحب اصل عبارت	۱۰۶	امام احمد صاحب پر اہل اساتذہ کا اثر امام
۱۲۶	عبیہ الطالین کی حدیث کا اصل		اس کا جواب
۱۲۷	صحابہ حقیقہ الفقہ کا نام توجہ	۱۰۷	اس کا لغوی، اصطلاحی معنی



المجلس الأعلى للدراسات والبحوث

المعنى

الشيخ صاحب الجلالة والسلطان والكرامات والبركات والبركات

سید کا امام احمد حنبلہ نے کہا کہ سارا عظیم جلی سنت و انجماست نے ہم انکار کیا تو ان اصحاب کی باضابطہ تدوین و تکمیل کے مددگار بن گئے۔ اور درحقیقت حضرت امام شافعی، حضرت امام مالک اور حضرت امام احمد بن حنبلہ کے فقہی عقائد کی ترغیب والوں کی کاروائی تفصیل بھی بخلی دینا ان کی مرہون سنت ہیں۔ امت کے اس عظیم مجتہد کے خلاف حد فرائض سے الزامات، اعتراضات و انتہات خصوصاً غیر مختصریت جھوٹے تہذیب فرقہ کے بعض احباب پر اپیل ہے۔

اسلامی آئین اور شریعت کے لحاظ سے اگرچہ میں رائے نکالے اور صحابہ شریعت کو ماعاقل سمجھتا ہوں اور فقہ قرآن و حدیث کے مترادف ہوں۔

اسی وقت جبکہ دنیا بھر اور بالخصوص پاکستان میں فقہ حنفی کی روایت سے لگاؤ کا مسازجہ سے موضوع بحث تھا ہو رہا ہے۔ تو مسلم علماء و متبیین بالخصوص مولانا عظیم ہسنت کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ ان عظیم کی علمی زندگی کا کچھ بھی تو قلمی کردار، علمی، فلسفی، حدیثی اور فقهی خدمات، انکی فتنہ کی جامعیت اور ان کی قانونی و آئینی وسعت و سرگیری، اور ان کا عظیم کا مقام زہدیت اور علم میں عالمی حریت مند و امام صاحب کی حدیث الہی، اور عظیم کی جہان و احادیث اور ان کے مسند و آیات، اور صاحب کی تحقیقات و کالیفات اور ہر دور میں قائلین اور کامیاب انجام کے طور پر توجہ کرانیں۔ اس سلسلے میں بنی الخیر کے ائمہ نے گئے ائمہ احادیث اور علم اور غلو و شبہات کا بدلہ اور مسند و آیات اور اختلاف فقہوں کے اور مترازیوں میں چھلنے والوں سے نئے تحقیق اور عمل کی شمع جلائی جائے اور بدایت و اعتدالی کا چراغ روشن کیا جائے۔ غلہ کا علم ہے کہ باقی مزارعہ مولانا سید نصیر علی شاہ الباشا (مدظلہ العالی) نے اپنی علمی و فنی خدمات میں تاریخی مزارعہ اور ان کے دے میں ان کے فکر و عمل میں جامعہ اور ان کے اسلامی دین کا شعبہ جدید فقهی تحقیق سے جو اہل حریت سے



اس اہم اور عمدہ درجہ کا موضوع پر پابند لازم، احتیاط سے کام لیتے رہے۔ اس موضوع کے متعلق ہر مودعہ المرکز الاسلامی کے ذریعہ "اوست مختلف علمی کاغذوں میں اور فقہی مجلے میں ملک و بیرون ملک کے دیہات، علم و فضل کے وسیع و عظیم مقالات بھی پڑھ کر سہائیں۔ ورنہ حضرت کی تحقیقی مقالات اور کتب قدر معنویات جامعہ المرکز الاسلامی کے ان حصے میں تحقیقی مجلے "سہ ماہی المہانت الاسلامیہ اور ملک و بیرون ملک کے اہم علمی و ادبی جریدہ میں وقت بوقت شائع ہو کر علمی ماحول سے خیرات و فہمیں وصول کر چکے ہیں۔ انھوں نے کئی حالات کے تقاضوں، اوقات کی ضرورت، کئی یہ سبب، تقاضائیں کے مسلسل اظہار اور بین الاقوامی سطح پر عام الزاموں میں اسلام کے لئے قرب، امن و سکون اور نجات، افکار کے مسائل مذہب و ایمان کی تلاش میں فطرب، ایچالان اور تجسس پورے جاتا ہے۔ ہمارے شیعہ جدید تحقیقات کی تحقیقی اور تحریری کام، شمس شرعیہ اور دیگر امام ابوحنیفہ کی محدثانہ حیثیت کے کام سے مرتب ہو کر پانچ حصوں کو پہنچ گئی ہیں، جو ایک تحقیقی، تعمیری اور ایسے علمی و تاریخی شایعہ رہے اور اب اسے "دارالشیعہ جدیدہ لغوی تحقیقات" بھی خرابان مرت اور ہر دو ان مسرت کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ یہ اسلامی صدیوں کا وقت و حفاظت کی دلیل، خود اہل اہم ابوحنیفہ کی کرامت اور کلمہ، حساب و درجہ کی شان و وزینت و رد وائے کی برکت ہے کہ یہ اور وائے حکیم کی دستاویز کے لکھنے سے کام لیا گیا ہے، جس کا نکتہ، علمی و ادبی مقصد، تحقیقی و مطالعاتی اداروں، اقدار و قانون سے دلچسپی رکھنے والوں، تاریخ کے طالب علموں، علماء و افاضات کے کارنامے جاننے والوں، اہل اہم کی مدد و شہادت سے و قیامت کے شائقین اور اقدار و ادب کی ترویج و اشاعت کے مخلصین کیلئے واقعے ایک کار علمی تھی ہے جسے بجا طور پر اس طرح تاریخ کا ایک روشن باب قرار دیا جاتا ہے۔

(مولانا) نعمت اللہ حقانی

دکن شیعہ جدیدہ فقہی تحقیقات

جامعہ المرکز الاسلامی، غول

تحریر المہر ۱۳۷۷ھ

## باب اول

### تدوین فقہ کی اہمیت و ضرورت

یہ باب اصل فقہات میں جامعہ، ترجمانی و تفسیری اور اصول فقہ کا پیش کردہ فقہ ہے۔ قانون الفقہ کی ترجمانی اور تصنیف کے لیے اسلامی بنیادیں فقہی کاغذیں 13-14 ستمبر 1998ء کا مجموعہ ہے جس کے تحت یہ قانون سازی عمل میں مرتب کرنا کے تحت پندرہ جلد فقہ اور منہج اضافی بھی قید قرار دیا ہے اور اس مضمون کے لیے قانون بھی کافی ہے کہ تاریخ نوچتے ہیں اسلامی ہو (13-14)

## فقد حقیقی کی اہمیت و ضرورت :

اسلام جزیرہ عرب سے نکل کر شرم، حواشی و معر و ایرانی اور دوسرے وسیع اور زرخیز ملکوں میں پہنچ گیا تھا۔ معاشرت، تجارت، انتظام، تعلیم، سب بہت وسیع اور پیچیدہ و شکلیں اختیار کر گئے تھے۔ اس وقت اس نے مسائل، حالات میں اسلام کے اصول کی تھیں کیلئے اعلیٰ بات، مودہ غیبی، ورمیک، جی، زندگی اور سوزگنی سے وسیع واقفیت، انسانی نسبت اور ان کی کمزوریوں سے ہنجری، قوم کے تعلقات اور زندگی کے مختلف شعبوں کی، حالات اور اس سے چلتا اسلام کی تاریخ و روایات اور روح شریعت سے گہری واقفیت، مجدد رسالت اور زمانہ صفاپ کے حالات سے پوری آگاہی اور اسلام کے پورے علمی ذخیرہ (قرآن و حدیث) اور امتداد و تجدید کا پورا علم کی ضرورت تھی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل تھا اور اس خدمت کی اقبالیہ بندی، کہ اس کو ہر عظیم کیلئے ایسے نصیر ہوئے۔ میدان میں آئے اور اپنی ذہنات، بات، انعکاس اور علم میں تاریخ کے ممتاز ترین افراد، جن سے پھر ان میں سے چار شخصیتیں امام ابوحنیفہ (مسیحی)، امام مالک (مسلم)، امام شافعی (مسلم) اور امام احمد بن حنبل (مسلم) کے چار بستان لبر کے ام ہیں، اور میں کی خدمت میں وقت تہہ۔ ہم اسلام میں زندہ اور مقبول ہے، اپنے خلق، اللہ، اللہ سے، قانونی فیہ، جی، انہی تک اور ہند بہ خدمت میں شائیں طور پر ممتاز ہیں، ان حضرات نے اپنی پوری زندگی اور اپنی ساری قابلیتیں اس بندہ مقصد اور اس اہم خدمت کیلئے وقفہ کر دی ہیں۔

انہوں نے اپنا کئی چاروں، حلال، مہر کی لذت و راحت سے سوا کچھ نہیں دیکھا تھا۔ امام ابوحنیفہ کو، ہار عہدہ قضا پیش کیا تو انہوں نے انکار کیا، انہوں نے تک تو قیہ نجات ہی میں آپ کا انتقال ہوا۔ امام مالک نے ایک مسئلہ کے جواب دہش کوڑے کھائے اور ان کے شانے اتر گئے۔ امام شافعی، نہ زندگی کا بڑا حصہ مسرت میں گزارا، اور اپنی صحت قربان کر دی۔ امام احمد نے تنہا حکمرانیت وقت کے درویشان اور اس کے سرکاری مسلک کا ساتھ دیا، اور اپنے مسلک و رائے سنت کے علم پر پہاڑ کی طرح کھڑے رہے۔ ان میں سے ہر ایک نے اپنے موقع پر تنہا ان کا کام کیا اور مسائل و حقیقت سے ان کا پیچہ و پیوہ نہ کیا، جو بڑی بڑی منظم جماعتیں اور علمی ادارے بھی

آسانی سے ٹپس پیدا کر سکتے۔

پھر ان کو شاندار ایسے مترادف، جنہوں نے اس ذخیرہ میں اضافہ کیا، اور ان کی تشبیح و ترتیب کا کام چار دیواری کیا۔ امام ابو حنیفہؒ کے شاگردوں میں امام ابو یوسفؒ جیسا کہ نوٹی، غفرلہ ۳۲ ہے جس نے ہارون رشید کی وسیع ترین سلطنت کے قاضی، القضاۃ کے لواشیخ کامیاب کے ساتھ انجام دیئے، اور اسلام کے اصول معاشیات پر ”کتاب الخراج“ بھی مالکات شریف کی۔ اسی طرح ان سے شاگردوں میں امام محمدؒ جیسا فقید اور مؤلف اور امام زفرؒ جیسا صاحب قیاس نظر آتا ہے جنہوں نے فقہ حنفی کو چار چاند لگائے۔ امام مالکؒ کو میدانہ بن وہب، عبد الرحمن بن القاسم، ابراہیم بن عبد الرحمن، عبد اللہ بن محمد قاسم، یحییٰ بن یحییٰ اللیثی جیسے وفادار شاگرد اور اراقی نے لمبے، جن کی کوششوں سے مصر و شامی و فریق فقہ حنفی کا حلقہ بگوش ہو گیا۔ امام شافعیؒ کو یوسف بن اعزنی اور یحییٰ بن عقیق اور ۳ بین شامیہ کے شاگرد ملے، جنہوں نے فقہ شافعی کو مرتبہ سطح کی شکل میں پیش کر دیا۔ امام احمدؒ کی فقہ کو کمزور نہ اندھیرا مصطفیٰ اور محقق حاصل ہوا، جس نے المغنی جیسی عظیم الشان تصنیف کی، جو فقہ اسلامی کے وسیع ذخیرہ میں خاص اہمیت رکھتی ہے۔

### فقہ حنفی کی ترجیحات و امتیازی خصوصیات:

ان تمام معجزات سے فقہی مذاہب پر اُمرِ ظہر ڈالی جاے۔ تو ان میں سے ترجیح اور امتیاز فقہ حنفی کو حاصل ہے۔ جس کی بے شمار جود میں سے چند آئینے ہیں۔

حضرت امام ابو حنیفہؒ کی ولادت ۶۰ھ میں ہوئی۔ اُن کے چار منہ ولادت میں اختلاف ہے لیکن علامہ کوثرؒ نے قرطبی و دلائل سے اسی وقت ترجیح دی ہے۔ امام اعظمؒ امام مالکؒ سے کم از کم پندرہ (۱۵) سال بڑے تھے۔ اور امام اعظمؒ بائیس تھیں، ان میں صحابہ کرامؓ سے امام صاحبؒ کی ملاقات ثابت ہے۔ امام اعظمؒ سے امام مالکؒ کا تکرر بھی ثابت ہے۔ نیز امام اعظمؒ کے متعلق فرماتے کہ بے شک وہ بہت بڑے فقیہ تھے، نیز فرماتے کہ وہ نہ لکھنے کے ستون کے بارے میں دعویٰ کر چکے کہ یہ سونے کا ہے تو اسکو بھی داخل کی قوت سے ثابت کر دیتے۔ و لہذا، لکن امام اعظمؒ کی کتابوں کی کتب میں رہتے تھے، اور بڑی کوشش حاصل کر کے طالع کرتے اور مستفید



مصدر میں حقیقی مذہب نوذندہ دکھانے میں نعوذکی کوششیں ایک نتیجہ پر قائم نہیں رہیں بلکہ وقارِ زمانہ کے پیش نظر اس میں کبھی قوت نہ دینا ہوتی اور کبھی کمزوری واقع ہوتی۔

جن بلاد و امصار میں علماء اشرار و سواف کے عامل تھے وہاں یہ مذہب پھلا چلا اور بڑے و بابر ایسا بین جہاں علماء کمزور تھے وہاں مذہب بھی کمزور نہ کیا۔ اب ہم ان بلاد کا ذکر کرتے ہیں جہاں یہ مذہب زندہ رہا۔ ہم پہلے بلاد مغرب اور شرق شہراں کا ذکر کریں گے۔

(اضافی لازم ہے)

امام مضمحل کا مولد و مسکن اور وطن، نقیہ... یہی سرگرمیوں کا مرکز و کوفہ علم شہر ہے کوفہ حدیث کا سب سے بڑا مرکز تھا کیونکہ کوفہ میں بڑوں سے کوفہ یہ مقیم رہے۔ طبقات ابن سعد کی روایت کے مطابق کوفہ میں تین سو (۳۰۰) صحابہ کرام بیعت الرضوان میں شریک ہوئے تھے اور ستر (۷۰) نے بدری صحابہ تھے۔ اور امام صاحب کی زرگاہ کوفہ کے سر پہست علی باب میں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ ہیں اور صدر مدرس حضرت عبداللہ بن مسعود ہیں۔ دوران و دونوں حضرات کے مہمدیہ فلسفہ ہوا۔ امام ابو حنیفہ کے مذہب کی بنیاد ہے۔ سراج احمد حضرت مولانا شاد علی رحمہ اللہ نے مولانا محمد علی جیلانی رحمہ اللہ سے فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نخعی اور ان کے اقران نے مذہب امام ابو حنیفہ زید و ازہر بکھلنے والے تھے۔ اور ابراہیم نخعی کے مذہب کی بنیاد حضرت عبداللہ بن مسعود کے قیام سے اور حضرت علی المرتضیٰ کے فیصلے اور انسانی شریعت وغیرہ کے فیصلے تھے۔

سب کا علم دو میں:

حضرت علی المرتضیٰ و حضرت عبداللہ بن مسعود کے متعلق بلاد ابن تیمیہ و سرحدی کا قول امام ابو حنیفہ میں نقل فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کے صحابہ کرام کو دیکھا تو سب کا ضمیر (۱) صحابہ میں موجود پایا۔ حضرت علی المرتضیٰ و حضرت عبداللہ حضرت زید بن ثابت، حضرت ابوذر، حضرت علی بن کعب، پھر ان پھر کو چاہے تو ان کا علم حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عبداللہ بن مسعود میں پایا۔

## فقرت علی کی ہمدرد اور احساس

ماہنامہ اعلیٰ تعلیم کے بانی و مدیر ہیں۔ ان کا تو ایسا ہی کیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے علم و فضل پر ان کے دل سے کتنی دواؤں کا تھما کر انہیں اپنے لیے ہی کوئی دستاویز سے نوازا تھا۔ سند قرآن مجید، مسئلہ عربیہ، لغت عربیہ، لغت فارسی و ان کے مجموعہ مسائل کوئے کی ترقیب دینی تا وہ مسماہیبانی فقہاء کو یہ سب دیکھ کر اطمینان کے ساتھ یہ امر تسلیم کیا کہ جس کی فکر و تہجد میں کمالی فکر و تہجد ہے۔

## ماہنامہ اعلیٰ تعلیم کے شمارا بیانات فقرت علی کی مرہون سلامت ہیں:

ماہنامہ اعلیٰ تعلیم کے بانی و مدیر ہیں۔ ان کا تو ایسا ہی کیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے علم و فضل پر ان کے دل سے کتنی دواؤں کا تھما کر انہیں اپنے لیے ہی کوئی دستاویز سے نوازا تھا۔ سند قرآن مجید، مسئلہ عربیہ، لغت عربیہ، لغت فارسی و ان کے مجموعہ مسائل کوئے کی ترقیب دینی تا وہ مسماہیبانی فقہاء کو یہ سب دیکھ کر اطمینان کے ساتھ یہ امر تسلیم کیا کہ جس کی فکر و تہجد میں کمالی فکر و تہجد ہے۔

## ماہنامہ اعلیٰ تعلیم کی رائے اشترقا حدیث ہے

ماہنامہ اعلیٰ تعلیم کے بانی و مدیر ہیں۔ ان کا تو ایسا ہی کیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے علم و فضل پر ان کے دل سے کتنی دواؤں کا تھما کر انہیں اپنے لیے ہی کوئی دستاویز سے نوازا تھا۔ سند قرآن مجید، مسئلہ عربیہ، لغت عربیہ، لغت فارسی و ان کے مجموعہ مسائل کوئے کی ترقیب دینی تا وہ مسماہیبانی فقہاء کو یہ سب دیکھ کر اطمینان کے ساتھ یہ امر تسلیم کیا کہ جس کی فکر و تہجد میں کمالی فکر و تہجد ہے۔





وہ وقت تھا کہ وہ یحییٰ علیہ السلام کی امانت سے ہمارے گھٹنے لگے تھے۔ وہ حکماء اور صلح جو اور ملوث  
نے انہیں اور اعلیٰ سوس پڑھن قانون کی اپنی اصلاحی اخلاقی صلاحیتوں کو پہنچ نہیں کر سکتا۔ نہ ہمارے  
قدیم بڑے ہی نہ نئے ہی۔

نیم یجلی الحق وای مسدد

قرآن میں تو دعائیں ہی تو تھیں مگر ایسا سنا کہ جب میرے سر میں کئی پھتے ہوئے تھے تو وہ دعا پڑھ کر جو چاہتا تھا اسے خدا تعالیٰ کی خاطر اس دعا کی طرف سے ایسے اسباب مہیا کر دیتا کہ ہر شے حکومتوں نے ہی وعدہ اوقاف اور کے طور پر لایا۔ خلافت عباسیہ کے ابتدائی دور میں یہی کام انجام دیا۔ (Chufe Justice) (مترجم)

(۱) زنگی (۲) طایفه (۳) شکر

[illegible]



اکثر سواطین اسلام وقت غنی کے نہ رہے پورے تھے۔

پہنچا اس سلسلہ میں حضرت اہل اللہ شیعہ نہیں تھے۔ بچے شراب (حیات امام اعظم ابوحنیفہ) میرا دل لگاتے ہیں۔

[illegible]

کراچی میں جنم لیا۔ ۱۹۰۷ء کے زمانے کے حکمران یعنی آل عثمان اللہ تعالیٰ ان کی حکومت کو تاحید سے مبرا قرار فرمائے) بھی جنم لیا۔ اس طرح نوسوویں کا عرصہ اس حال میں بڑا کھاتمی اور دوسرے اکثر اہل مناصب جنم لے رہے تھے کہ انش فساد نہ آتا ہے۔ (شامی بحوالہ حیات امام اعظم ارحمہ اللہ)

حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم اپنے معارف میں کاش (قنادی مرضیہ) میں مولانا عبدالرشید نعوانی کے تجویز کا اقتضائے نفس کرتے ہوئے اس تجویز فرماتے ہیں۔

مولانا محمد رشید نعمانی صاحب اپنے ایک مضمون میں تحریر فرماتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے  
آپ کشتہ بندہ کے تمام فرشتوں اور ملائیکوں کی تاریخ اور ان کے حالات پر نگاہ ڈالئے۔ محمود و محمودی  
سے لیکر ادرغزب مانئہ جہاد شہید برہنہ تک کوئی فرشتہ غائب اور غازی نہیں ملے گا اس  
زمانہ میں حواء و خواص سب کے سب عقیدہ و عمل کے لحاظ سے خلی مذہب کے سچے و سچے پیروں کی شہید  
کے بارے میں محمد تمام فرشتہ کے الفاظ ہیں۔ رعایا فی آن ملک کلہم اتبعین خلی مذہب اند (تاریخ  
فرشتہ صفحہ ۳۳۷) یعنی اس ملک کے تمام رعایا اپنی سچے اور اس سے قبل تاریخ رشیدی کے حوالے  
سے باقی ہے چھورد کتاب رشیدی نوشتہ کو مروج کلمہ تمام خلی مذہب بود اند (تاریخ فرشتہ صفحہ  
۳۳۶) یعنی تاریخ رشیدی میں مرزا حسین نے تحریر کیا ہے کہ تھمیر کے لوگ خلی مذہب سے سچے و سچے  
اور حضرت محمد الف ثانیؑ کی نقل اپنا کر کے فرمانروا کے بارے میں رقعہ اتاری ہیں۔ سلطان وقت خود خلی  
کی کیرت و ازاہل سنت مبدانہ یعنی بادشاہ خود اہل سنت اور خلی ہے۔ اور اہل سنت سے حضرت عبداللہ محدث  
دہوی تحصیل التعریف فی الفقہ و التصوف میں ارکات فرماتے ہیں و اہل الروم و ما  
وراء الہند جمعین و اہل روم اور اہل ہند سب خلی ہیں۔

حضرت شہادہ کی دعا محدث و جونی فرماتے ہیں۔ روزے درجہ دے لو کہاں اللہ میں عبد  
 الشریعہ لسانہ رجال اور حلیہ میں ہنر لاء لیکن اہل غریب و فقی و وابہ لسانہ رجال من  
 ہنر لاء لایکتبہ انہو فی ارام۔ فقیر نے امت امام ابو حنیفہ و ابن سیرین و غل است۔ خدا کے تعالیٰ علم قند  
 راہ بہت ہے۔ شایع من است رجوع از اہل اسلام۔ اہل بیت مدبب مگر انہو قصہ صادر حصہ متاخر کو کہ اسی

۱۰ تا ۱۱ مئی ۱۹۴۷ء کو، جس کے بعد ان کے اکلایہ شہر بن گئے، ان کے ۱۲۰۰ افراد نے  
 ۱۲ مئی کو ان کے ۱۰۰ افراد کے ساتھ چھپتے چھپتے شہر کے باہر سے نکلے اور ان کے  
 ۱۳ مئی کو ان کے ۱۰۰ افراد کے ساتھ چھپتے چھپتے شہر کے باہر سے نکلے اور ان کے  
 ۱۴ مئی کو ان کے ۱۰۰ افراد کے ساتھ چھپتے چھپتے شہر کے باہر سے نکلے اور ان کے  
 ۱۵ مئی کو ان کے ۱۰۰ افراد کے ساتھ چھپتے چھپتے شہر کے باہر سے نکلے اور ان کے  
 ۱۶ مئی کو ان کے ۱۰۰ افراد کے ساتھ چھپتے چھپتے شہر کے باہر سے نکلے اور ان کے  
 ۱۷ مئی کو ان کے ۱۰۰ افراد کے ساتھ چھپتے چھپتے شہر کے باہر سے نکلے اور ان کے  
 ۱۸ مئی کو ان کے ۱۰۰ افراد کے ساتھ چھپتے چھپتے شہر کے باہر سے نکلے اور ان کے  
 ۱۹ مئی کو ان کے ۱۰۰ افراد کے ساتھ چھپتے چھپتے شہر کے باہر سے نکلے اور ان کے  
 ۲۰ مئی کو ان کے ۱۰۰ افراد کے ساتھ چھپتے چھپتے شہر کے باہر سے نکلے اور ان کے

ان کا یہ بھی ہے کہ یہاں پر تو مسلمان اور عوامی اداروں کو غیر ملکی نوپا محض سمجھتے ہیں کہ وہ یہاں کے مسائل کو حل نہیں کر سکتے۔ لیکن ان کے پاس تو جو کامیاب تجربے ہیں ان کی ایک مستند دلیل ہے کہ وہ مسلمانوں کے مسائل کو حل کرتے ہیں۔ ان کے پاس تو جو کامیاب تجربے ہیں ان کی ایک مستند دلیل ہے کہ وہ مسلمانوں کے مسائل کو حل کرتے ہیں۔ ان کے پاس تو جو کامیاب تجربے ہیں ان کی ایک مستند دلیل ہے کہ وہ مسلمانوں کے مسائل کو حل کرتے ہیں۔

[illegible]

ارائے مجلس شریعتین ملتے جلتے تمام اہم بخاری و نامہ مستقیم سے فقیر نے

20

”میں نے سوچا کہ میں اس شخص کو بھڑکانا چاہتا ہوں۔ تو میں نے یہ کیا کہ میں اس شخص کو بھڑکانا چاہتا ہوں۔ تو میں نے یہ کیا کہ میں اس شخص کو بھڑکانا چاہتا ہوں۔“



[illegible][illegible]

فتنہ منشی اور دوراندیشی:

[illegible]





اوپر دیے ہوئے ہیں۔ یہ اعداد و شمار ملک کے قیامی کالجوں سے پیش  
۱۹۸۰-۸۱ء میں ۱۹۶۰۰۰ کے قریب اور ۱۹۸۰-۸۱ء میں ۱۸۳۰۰۰ کے قریب  
ہوں گے۔ ان میں ۱۹۶۰۰۰ کے قریب تھے۔ ان کے قریب ۱۸۳۰۰۰ کے قریب  
ہوں گے۔ یہ اعداد و شمار ملک کے قیامی کالجوں سے پیش

## ماہنامہ اعلیٰ تعلیم

ماہنامہ اعلیٰ تعلیم کے قیامی کالجوں سے پیش  
۱۹۸۰-۸۱ء میں ۱۹۶۰۰۰ کے قریب اور ۱۹۸۰-۸۱ء میں ۱۸۳۰۰۰ کے قریب  
ہوں گے۔ ان میں ۱۹۶۰۰۰ کے قریب تھے۔ ان کے قریب ۱۸۳۰۰۰ کے قریب  
ہوں گے۔ یہ اعداد و شمار ملک کے قیامی کالجوں سے پیش

## ماہنامہ اعلیٰ تعلیم کے قیامی کالجوں سے پیش

ماہنامہ اعلیٰ تعلیم کے قیامی کالجوں سے پیش  
۱۹۸۰-۸۱ء میں ۱۹۶۰۰۰ کے قریب اور ۱۹۸۰-۸۱ء میں ۱۸۳۰۰۰ کے قریب  
ہوں گے۔ ان میں ۱۹۶۰۰۰ کے قریب تھے۔ ان کے قریب ۱۸۳۰۰۰ کے قریب  
ہوں گے۔ یہ اعداد و شمار ملک کے قیامی کالجوں سے پیش

## ماہنامہ اعلیٰ تعلیم کے قیامی کالجوں سے پیش

ماہنامہ اعلیٰ تعلیم کے قیامی کالجوں سے پیش  
۱۹۸۰-۸۱ء میں ۱۹۶۰۰۰ کے قریب اور ۱۹۸۰-۸۱ء میں ۱۸۳۰۰۰ کے قریب  
ہوں گے۔ ان میں ۱۹۶۰۰۰ کے قریب تھے۔ ان کے قریب ۱۸۳۰۰۰ کے قریب  
ہوں گے۔ یہ اعداد و شمار ملک کے قیامی کالجوں سے پیش



[illegible][illegible][illegible]







۱۸۔ ان سمیعیات کی تصنیف ہے جو تہذیبی و معاشرتی مسائل پر لکھی گئی تھیں اور ان کے  
 اہل علم (۱۰۰۰۰) نے تصدیق کی ہے (۱۳۳۵ء)۔

۱۹۔ ان کے اہل علم کی تصنیف ہے جو تہذیبی و معاشرتی مسائل پر لکھی گئی تھیں اور ان کے  
 اہل علم (۱۰۰۰۰) نے تصدیق کی ہے (۱۳۳۵ء)۔

۲۰۔ ان کے اہل علم کی تصنیف ہے جو تہذیبی و معاشرتی مسائل پر لکھی گئی تھیں اور ان کے  
 اہل علم (۱۰۰۰۰) نے تصدیق کی ہے (۱۳۳۵ء)۔

۲۱۔ ان کے اہل علم کی تصنیف ہے جو تہذیبی و معاشرتی مسائل پر لکھی گئی تھیں اور ان کے  
 اہل علم (۱۰۰۰۰) نے تصدیق کی ہے (۱۳۳۵ء)۔

فقہانہ کے اعتبار سے ان کے اہل علم کی تصنیف ہے

۲۲۔ ان کے اہل علم کی تصنیف ہے جو تہذیبی و معاشرتی مسائل پر لکھی گئی تھیں اور ان کے  
 اہل علم (۱۰۰۰۰) نے تصدیق کی ہے (۱۳۳۵ء)۔

۲۳۔ ان کے اہل علم کی تصنیف ہے جو تہذیبی و معاشرتی مسائل پر لکھی گئی تھیں اور ان کے  
 اہل علم (۱۰۰۰۰) نے تصدیق کی ہے (۱۳۳۵ء)۔





[illegible]







نکتہ ہیں۔ ہر صحابی سے علاوہ ملا علی قاری تیسرے چوتھے کسی کو بھی وہ شخص ہے جس نے صحابی سے ملاقات کی ہو۔ یہی مذہب عقائد ہے۔ علامہ عراقی نے کہا ہے کہ سترہویں پر عمل ہے اور حضرت محمد ﷺ نے اپنے اس قول سے بھی اس طرف اشارہ کیا (۱)۔ یہی صحابی کی طرف ہمارے خوشخبری ہو، اس لیے جس نے بھی ایسا کیا یا اس کو جس نے بھی دیکھا دیکھ کر دے کہ وہ یکنہ۔ یہی معلوم ہوا کہ صحابیت اور تابعیت آپسے ملتے رہا ہے کافی ہے اس سے اور صاحب و تابعی ہوا جیسا کہ احادیث سے بدلتا ہے۔ چونکہ امام صاحب نے ان کی صحابہ کو دیکھا ہے صریحاً شیخ بزرگ نے اسامہ راہل میں اور توہم بخشی نے تصحیف المسند میں اور صاحب کشف الکشف نے صریحاً مؤمنین اور صاحب مرقۃ العابدین وغیرہ میں ان کو ملاقات میں لے کر لیا ہے کہ امام صاحب کی سو پ سے ملاقات ہوئی ہے۔ آپس میں امام صاحب کی تابعیت کا شکر تہذیب کا سرچشمہ ہے اور کتب کا شکر داتا ہے۔ اور ہر ایک صحابی کی تابعیت کے اپنی کتاب "تذکرۃ الخلفاء" میں لکھی ہے کہ امام کا شیخ میں بیعت تھی۔ امام صاحب نے حضرت ابن عمر کو دیکھا ہے۔ اور داتا، اعراف اور قمر نے اسے حدیث کو دیکھا ہے۔ اور باقی نے ہر ایک زمانہ میں لکھا ہے کہ امام انھیں نے حضرت ابن عمر کو دیکھا ہے۔ ان میں تاریخ نے ملاقات کا ذکر کیا ہے لیکن امام صاحب کے شاگرد کہتے ہیں کہ ملاقات ہوئی۔ اور اب وہ دونوں حاصل ہوں گے میں تھوڑے عرصہ میں اس سے ملے کہ امام علی نے اس سے ملے ایک کتاب تصنیف کی جس میں مذہب اور حدیث شامل کی گئی ہیں جو امام صاحب نے سو پ کو کراہت سے روکتی ہیں۔ لیکن دائرہ فہمی سے بھی بے غفلت رہا ہے کہ امام صاحب نے حضرت ابن عمر کو دیکھا ہے۔ شیخ ابی ایوب رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا کہ وہ حدیث لکھتے تھے۔ وہی خبر یہ ہے کہ امام صاحب نے ایک حدیث میں کہا کہ پاپا تھا لیکن وہ حدیث حدیث میں ہے اور اس وقت جب وہ ابن ابی ایوب کوئی میں اور حضرت ابن عمر وہی تھے اس کے علاوہ حاجت اور حدیث میں صحابی کی وفات ہوائے آپ نے وہ کسی امام کو حامل نہیں ہوئی۔ اس حدیث میں وہ وہ نہ دیکھتے تھے۔ وہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ہر ایک حدیث میں حدیث ابن عمر وہی تھے۔ ان کی یہ حدیث حدیث میں حاصل نہیں ہو سکتی۔

یہ مقبول رہا، مگر اظہارِ محبت سے کچھ نہیں بنی تھی۔ یہ سب سے زیادہ دلکش اور نفیس تھا۔

اور ترقیتی (دنیہ جم) ہیں۔

(تذکرہ لکھنؤی مناقب ائمہ ثلاثہ ص ۳۵) (بحوالہ جدید فقہی تحقیقات مقالہ ۱۱۴ محمد

سید قلمانی ص ۱۲)

امام صاحبؑ کے تابعیت مشہور و مستقر ہے:

ماہرینِ فرائضی مکتبی۔ تراجمیات حسان میں تحریر فرمایا ہے: "وہی فتاویٰ شیخ الاسلام اس حصر ائمہ ادرک جماعۃ من الصحابة كانوا بالكوفة بعد موافقہ بھاسنہ شمسی بھیو طبقۃ التابعین و لم یثبت والک لاحد من ائمة الامصار المعصرین لہ کتاب الارزاعی مالک و نعمادین بالصرہ و التوری بالكوفۃ و مالک بالعبدیۃ الشریفہ و الثبیت بن سعد بصر انہی و حینہد بھیو من اعیان التابعین (تخیرت الحدیث صحیحہ الخلفیہ ص ۱۲)

ایک ایسا شرف جس میں کوئی محدث ان کے ساتھ شریک نہیں:

مما یشاہد بخاری مشہور امام بخاریؒ کی یہ ایک مندرجہ نصیبیت آجما یا کامیاب اس عالمی مرتبہ سند میں امام اعظم امام بخاریؒ سے بھی اہم مقام پر لکھا گیا ہے کہ ان کی تلامذہ روایت تصانیف ثلاثی جگہ آپ کی بعض روایات ثنائی اور حادی ہیں اور ایک ایسا شرف ہے جس میں کوئی محدث امام ان کے ساتھ شریک نہیں۔ امام صاحبؑ کی کتاب ثلاثہ میں کی ذیل کتاب ہے جس کے مصنف کو تابعیت کا شرف حاصل ہو علامہ ابن حجر مکیؒ فرماتے ہیں کہ امام حلیہ کو ایک ایسی نصیبیت حاصل ہے جو کہ ان کے معاصرین کو حاصل نہیں ہے وہ نصیبات یہ ہے کہ امام ابوحنیفہؒ تابعی تھے۔

امام صاحبؑ کے معاصرین میں شام میں امام ابوہاشمؒ کوئی تلامذہ میں اسیان ثوریؒ اور میں حمادؒ تھے مدینہ منورہ میں امام مکنہ در مصر میں اس وقت سے اب بعد تھے ان تلامذہ کی کتبھی ہیں کہ امام صاحبؑ کے تلامذہ کی روایت کی ہے اور خود امام صاحبؑ فرماتے ہیں کہ امام صاحبؑ صریحاً کہیں بصحبت ابیہ صغیرہ میر نے تلامذہ مرتبہ حضرت انسؓ کو بھی ہے ورنہ امام صاحبؑ کا ہے تھے۔

[illegible]

۱۳	عاصم تارانی	۱۲	حافظ اشرف ابدوزیدی	۱۱	علاء الدین انور تارانی
۱۰	نور محمدی	۹	ربیع حسینی	۸	عزاد حسینی
۷	حافظ بن حجر	۶	مناجی اوقی	۵	عاصم حسینی
۴	ارشدی	۳	نور محمد	۲	لطیف

2000

[illegible]







نے مجھے یہ بتے یا ان کی کہ اس نے ابوحنیفہ سے نہ دیکھا ہے۔ میں کہ میں نے اس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا ہے۔ اس کے ماہ و عہد معلوم بھی نہیں کیا ہے۔ یہ بت کیا ہے مگر ان کا انکار اس کا رد کیا ہے لیکن سنی کی تائید محدثین نے اس مقدمے سے ہوتی ہے کہ اس راوی اس سال مقدم ہوتا ہے۔ وہی اس سال اور انقطاع پانچ لکے کہ اس کے (امامی) اس سال کے پاس علم زیادہ ہوتا ہے۔

بعض محدثین نے کہا ہے کہ امام حسن کبیری نے اہل حق کو اٹھاتے ہوئے میں غیب ذکر کیا ہے اور قاصد ہے انہیں مقدم ہی امامی ہے۔ یہ بت کر کے امام مقدم ہے لیکن کہتے والے پر غصہ کر دیتی ہے کہ یہ امام شہداء میں فیروز اللہ بھی ویران۔ امام الغزالی نے اسامیہ صحیح لکھ کر ذکر کیا ہے کہ (امام ابوحنیفہ) نے کہا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت محمد ﷺ سے سنا تھا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ من قال لا انا الا الله محطصا من قلبه دخل الجنة ولو نكثه على الله حتى نوكله رزقكم كما يورق الطير بعد خضاضاً و لروح بظاناً۔

امامیہ الفاظ امامی نے ذکر کیا ہے کہ اس نے ابوحنیفہ کو دیکھا وہ فرماتے تھے کہ میں نے امیر المؤمنین سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت محمد ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے حبيب النسي بعصيه وبصره والله على الخير كفاعله والعدل على نشر كمشاله والله يحب اخانة اللهدن (منافک کر دے)۔

اسی خبر سے فرمایا ہے کہ امام عظیم نے اس حدیث متواتر میں کسی مجدد اولیٰ کھمفص حص فطاة سی الله لہ بیتا فی الجنة کو روایت کیا۔ امام بخاری نے امامی سے روایتیں کیں اور ان کی دقت ہے کہ میں نے ابوحنیفہ سے سنا ہے لا یتطهر النجاسة لا یتکلم بها لہ و یتسلک اور دغ ماہر بیک الی ما لا یرسک بعض اہل حدیث نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے امامی کو نہیں دیکھا۔ امامی کی حالت (امکان ثابت ہے) اور اہل عادل ہے۔ اور ثبت اولیٰ من النانی ہے اس کے ماہ و امام صاحب نے جن جن حضرات سے روایتیں کی ہیں امام صاحب کی افادت ان کی افادت کے بعد ہوئی ہے بلکہ ان کی افادت کے





صحابی کا واسطہ نہ ہو سکتی ہیں۔ یعنی امام صاحب نے براہِ راست خود کو نبی سے اور نبی کی طرف سے رسول کریم ﷺ سے نشانِ نو عادیات کہتے ہیں۔ اس میں طریقِ مندر میں امام صاحب کا ہمارے میں ممتاز ہیں اور اسی ائمہ مجتہدین میں ایک طرزِ مذاہب کو نہیں اور نہ صاحبِ صحابہ کے پاس ہے۔

ثانیاً یہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ۔

دوسری دلیل روایات بھی امام غفرلہ سے آئی ہیں جن میں امام صاحب اور ان کے اصحاب کے درمیان وہ واسطے ہیں یعنی امام صاحب نے تابعین سے نہ انہوں نے صحابی سے نہ انہوں نے رسول کریم ﷺ سے نہ کسی اسناد کو کتابت کی ہے۔ اس لیے اس بات سے قطعاً مام محمد شریعہ میں شرا

ابو حنیفہ عن ابی التریب عن حباب عن انسی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

ابو حنیفہ عن داؤد عن ابن عمر عن انسی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

ابو حنیفہ عن عبد اللہ بن سعید قال سمعت ابن عبد رداء قال قال رسول اللہ ﷺ

ابو حنیفہ عن عبد الرحمن بن ابی سعید عن انسی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

ابو حنیفہ عن عطیہ عن ابی سعید عن انسی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

ابو حنیفہ عن شداد عن ابی سعید عن انسی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

ابو حنیفہ عن عطاء عن ابی سعید عن انسی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

ابو حنیفہ عن عاصم عن رجل من اصحابہ عن انسی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

ابو حنیفہ عن عرو عن رجل من اصحابہ عن انسی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

ابو حنیفہ عن محمد بن عبد الرحمن عن ابی امامہ عن انسی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

ابو حنیفہ عن مسلم بن الاثیر عن مالک بن انس عن انسی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

ابو حنیفہ عن محمد بن قیس عن ابی عمرانہ کان یحدثہ لانسی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

ان روایات میں سے امام مالک کے اور کوئی دوسرا امام صاحب کو نہیں ہے۔

موسلمہ کے اعتبار سے تیسرے درجے پر وہ ثابت ہیں جن میں تین تین راوی ہوں۔ یعنی تین  
 ماہی، پھر تین، پھر چار، پھر رسالہ کریم ﷺ ان قسم کی سندوں کو ثابت سمجھتے ہیں۔

امام احمد ابوحنیفہ سے ثابت ثبوت بھی مرائی ہیں مثلاً

عن ابی حنیفۃ عن یلال عن وہب عن جابر عن النسی

عن ابی حنیفۃ عن ابی موسیٰ بن عتلف عن عبداللہ عن جابر عن النسی

عن ابی حنیفۃ عن عبداللہ عن ابی نعیم عن عبداللہ بن عمر عن النسی

یہ بخاریات امام بخاری سے مروی ہیں، ان میں ملے ہوئے روایات کو جو ہیں۔ وہ آپ  
 دیکھیں گے اور حوش کریں گے تو حضرت امام بخاری کی کتاب ثبوت قرینہ ایکس ہیں۔ تفصیل  
 ملاحظہ ہو۔

کی بن ابی وہیم کے واسطے سے

ابو عاصم السبیل کے واسطے سے

محمد بن عبد اللہ اللہ ری کے واسطے سے

خلاد بن یحییٰ کے واسطے سے

عمر بن خالد کے واسطے سے

ان میں سے اولیٰ کے واسطے سے کی بن ابی وہیم اور ابو عاصم السبیل یہ امام بخاری کی تہ فہم کی  
 کے رسائل میں ہیں مگر یہ دونوں مشکی حدیث امام ابوحنیفہ سے ثابت ہیں۔ (الشکر یہ مانتا ہوں)۔  
 ص ۳۴، ۳۵)

## باب سوم

### امام ابو حنیفہؒ کا علم حدیث میں مقام

یہ باب اس کے مکمل مسودہ کی اپنی میراثی اسناد پر مبنی ہے، جسے تخریج سال 1412ھ میں علامہ عبداللہ بن عبدالحق رحمہ اللہ نے طبع شدہ نسخے میں لکھوا دیا اور ان کے تلمیذ نے اسے طبع کیا۔ جلیل القدر محدث امام ابو حنیفہؒ کی شخصیت کے بارے میں اس کتاب میں اس قدر معلومات ملتی ہیں کہ ان کے بارے میں محققین اور مفسرین کے ہر مسئلہ پر اختلاف کی چیزوں کی وضاحت کے لیے اس کتاب سے استفادہ کیا جائے گا۔ 1998ء کا مرتب کردہ مجموعہ سے استفادہ کرنے والی شخصیات کے پیش نظر اس کتاب کی تالیف میں مرتب کردہ اہم ترین موضوعات کو مد نظر رکھتے ہوئے مشتمل ہے۔ ہاتھ لکھی تفصیل افادہ ہے اور ضمیمہ کے ذریعے اس کے نسخے کی وضاحت کی گئی ہے۔ اس کتاب میں کتاب کی تالیف اور تصدیق کے محکمہ جامعہ اسلامیہ کے قاریوں کی جانب سے ذرا غلطیاں مل گئیں۔





اما بعد از آنکه در کتب قدسیه و کتب

اس صاحب کا آبی پیچہ تجارت تھا، اسی نے آپ نے بھی سی کو اختیار کیا اور سی کوڈر چر  
موسٹر بن گئے رکھا۔ غصہ سر سب و خاش و اس طرح وافر نقد رہیں اشاعت علم و تحقیقات وہ  
مستفاد راہوں پر جسے ویت کا حزن ہونے کی پہلی مثال آپ نے قائم کی۔ آپ نے اپنے علم کو  
انصار و ملاحین کی عطیات کا بھی شہر مندہ اسرار میں برپا۔ روشنی اپنے سے کی تجارت کا کام تھا۔  
انھوں کا کاروبار تھا۔ عراق، شام، ایران و عرب کی طرف مال سہل کی آیا جاتا تھا۔ ان تجارتی امور  
کی وجہ سے شہروں اور بازاروں میں آپ کی آمد و رفت سے رونمائی تھی۔

ایک دن فرماتے ہوئے امام محمدؒ سے ملاقات ہوئی، امام محمدؒ نے دریافت کیا: صاحبزادے کیا کرتے ہو؟ کہاں آتے ہو؟ رہتے ہو؟ جواب دیا کہ تجارت مشغلہ ہے، یہی سلسلہ میں آمد و رفت رہتی ہے۔ چرامحمدؒ نے پوچھ کیا؟۔ نے یوں بھی آتے جاتے ہو؟ جواب دیا: اطفال و الاطفال علیہ السلام۔ کہ ان کے پاس کھانا تاجڑا ہوں، امام محمدؒ نے اپنی فرست سے بھیجنے لیرہمائی ترتیب دی۔ امام عظیمؒ فرماتے ہیں: موقع فی فلی من قولہ: فو کث الاطفال فی السورۃ واحذہ فی العللۃ ازہد سورۃ تدریجہ الی امام محمدؒ کی بات پہنچائی، امامؒ نے بڑا دلی آہ و رقت چھوڑ کر طرے صلی کرنا شروع کیا۔ امامؒ سے امام صاحبؒ کی علم سے بڑی تفصیل شریعت ہوئی آپؒ نے اپنی عمر کا اچھا بڑا حصہ میں ہی مصروف کرنا شروع کیا تھا۔ ان کی حالت علم کرتے ہوئے نکلے ہیں کہ امام صاحبؒ نے فرما کر ولادت سیدہ شہامین و قدیم علیہ السلام اس صاحب رسول اللہ ﷺ سے ربع و نصف و رابعہ و سمعت منہ وانا یس ربع عشرہ۔ کہ سمعت بقول سمعت رسول اللہ ﷺ بقول حکم النفسی بمعنی و بعد امام صاحبؒ نے فرمایا: میں نے شیخ کو جیسا کہ وہ صاحب میں نے مشاہدہ کیا تو میں نے امام صاحبؒ کی کونسی چیز کی محبت تھی ان کا ارادہ کرنا کہ وہ جیسا کہ امام صاحبؒ نے فرمایا تھا کہ میں نے یہ وہ وہاں تھی۔ مصحف کے کتب خانہ سے ہی امام صاحبؒ فرماتے ہیں:



امام بخاری سے تعین وغیرہ کے متر ہیں۔ اور ابو حنیفہ کی مثال میں فرماتے ہیں کہ ان اعلیٰ اہل زمانہ (محققین) کو بعد فی علوم ائمہ اربعہ سے ۱۸۰ ہجری کا مطہب یہ کہ اگر امام ابو حنیفہ اپنے زمانہ میں علم حدیث کے سب سے بڑے عالم تھے۔

امام اعظم ابوحنیفہ کی عہدِ اشد مقبولیت:

چنانچہ اس مسئلے میں تو زمین کے استناد بخلاف حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کھجور کی کاڑھ کی فصلی مٹھواری میں امن قیہ تو خیر ہلاتے ہیں۔ قرآن و کلام میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ”یقیناً وہ ان کے خیر جان لائے اور انہوں نے قیہ لعل کئے اللہ تعالیٰ ان کو بحیثیت مظلوموں میں سے لائے اور وہ (مریم ۶۶) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تیسرے میں فرماتے ہیں ”یقیناً ان کو اپنی محبت کے کاؤ (خود ان سے محبت کرے گا) خلق کے دل میں ان کی محبت ڈال دے گا“ احادیث میں بھی کہ جسے حق تعالیٰ پسند کرے وہ کو جو بہ رکھتا ہے تو ذوال جبریل کو آگاہ کرتا ہے کہ میں فلاں بند سے محبت کرتا ہوں تو بھی کر دے وہ ان میں سے لائے گا اور ان کے ہیں آسمانوں سے اتنی جوتی اس کی محبت زمین پر چٹختی جاتی ہے اور زمین میں اس بند کو حسن قبول حاصل ہوتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ مہمانوں کے دلوں میں ان کی محبت ڈال دے وہ اس کے عند اللہ مقبول ہونے کی دلیل ہے۔ لیکن یہ محبت مومن نہیں۔ لیکن ان کے دلوں میں پہلے پیدا ہوتی ہے۔ لیکن عوام میں بھجائی ہے۔ یہ صرف عوام کے دلوں میں ان کی محبت۔ جانا ان کی اصل نہیں کہ یہ عند اللہ بھی مقبول ہے۔ اگر ہم اس سے انھیں نے اصل میں خود ان کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسی قبولیت عطا فرمائی ہے کہ ان کو ہر جہت میں بھی ان کی تعریف کرتے آتے ہیں ان کے فضائل لکھنے والے صرف ان کی نہیں بلکہ عالمی، اسلامی اور خلیجی بھی ان کو شہسوار پر خاص فرماتی کرتے رہے ہیں۔ صرف ان کو عمر بومرف بن عبدالمطلب ماضی نے الاشقاء ہی فضائل الاسماء الناجیۃ لعقواء میں اپنی سند سے لے کر تھیں نے انھوں نے انھیں نام بجا ہے۔ ان تعریف میں نقص فرماتے ہیں۔ ان میں سے چند آیات درج ذیل ہیں۔

۱۔ اس اوصاف کو غیب الہی اور اس سے چند خلل پہ مجھ۔ امام محمد بن علی نے ان کے

حجہ بیت اے۔ امام ابوحنیفہؒ چھ لکھے تیسرا اور مجتہد سی ہی ہاقر نے فرمایا کہ اس کا محور طریت کی سی  
خوب ہے اور اس کی شکایت سختی تقصیر ہے (۱) اتفاقاً ۳۹۵ھ میں شیورے نے "ال زوالی کے بعد"  
یعنی ان کو مرنے پہنچاتا ہے۔ نہ ازسول نے بھی سائل کی علمی استعداد پر سوچتی ہے۔ عافیا امین  
عبدالبر مولود ۳۶۸ھ متوفی ۴۲۳ھ فرماتے ہیں کہ امام صاحب نے فراموشی سے روایت  
بھی لی یہ چند نوجوانینہ انداز سے نقل فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہؒ سے روایت سے کہ ابوععفر محمد بن علی  
نے اللہ سے حدیث بیان کی کہ حضرت علیؓ حضرت عباسؓ کے (زندہ دوائے پاپس کئے تو پاپ پاکیزہ بنا  
یو تھا تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ لوئی آؤں میں بیٹھیں گے کہ اگر کسی نے نماز محال سے خدا تعالیٰ سے  
ملاکات مجھے محبوب تر سمجھتا ہے اس شخص کے نام پر جو وہی آدمی ہے (یعنی حضرت عمرؓ کے)  
(۱) اتفاقاً ۳۹۵ھ

**نوٹ:** یہ محمد بن حنیف امام جعفر صادق علیہ السلام کے والد بزرگوار ہیں جو کئی ایسی بات میں  
 است ہیں اور ترجمہ صحیح حدیث والوں نے ان سے روایت کی ہے امام باقر علیہ السلام کو قہر ہے، امام صادق  
 ان کی توہین میں لفظ میں کرتے ہیں، امام کاظم علیہ السلام نے قہر و درجہ سے حق کی راہ سے  
 ہیں۔ حدیث میں مذکور ہے کہ یہ امام ہیں۔ امام باقر علیہ السلام کے نام  
 ہے یعنی صاحب بن ابی طالب و اہل بیت کے اس نے اپنی معافی کے لئے چاہا ہے۔ ان کی یہ باتیں حدیث میں  
 اور احادیث میں ملتی ہیں اور ان کے بارے میں ہے کہ وہ امام ہیں۔ امام باقر علیہ السلام نے امام صادق  
 علیہ السلام کو (صفحہ ۲۲) جلد ۱۰۰ میں امام صادق علیہ السلام کے حوالے سے امام صادق علیہ السلام نے امام صادق  
 میں بھی ان کی حق میں ہے، امام صادق علیہ السلام کے حوالے سے امام صادق علیہ السلام نے امام صادق  
 کی تحریک اور فلاح کی مدد میں امام صادق علیہ السلام کے لئے امام صادق علیہ السلام نے امام صادق  
 امام صادق علیہ السلام نے امام صادق علیہ السلام کے حوالے سے امام صادق علیہ السلام نے امام صادق  
 تھوڑے کی طرح ہو گا زیادہ یہ تحریف خیر القرون میں ہو رہی ہے۔ امام صادق علیہ السلام نے امام صادق  
 خیر القرون سے امام صادق علیہ السلام کے حوالے سے امام صادق علیہ السلام نے امام صادق علیہ السلام

ماورائی کی چھاں (ہوسکتا ہے کہ راقی علی گڑھ سے ہے) کے شیوالی

۱۰۰۰ غزلیں اور غزل گوئی: امام غصائب نے شہزادہ شہسوار میں ایک بار دو میں اسامیوں کی پیشکش فرمائی تھی۔ اس میں اس کی خدمت میں حاضر فرما کر وہم و غمیز شہسوار کے اس میں سے ایک غزل میں لکھتے تھے: لیکن یہاں سے کہیں کوئی نہ دیکھو۔ وہم و غمیز شہسوار کے یہ غزل حضرت مولانا نے فرمایا کہ یہ غزل میں اسامیوں سے لکھی گئی تھی۔ یہ غزل ہے: غزل گوئی (۱۰۰۰ غزلیں اور غزل گوئی) (۱۰۰۰ غزلیں اور غزل گوئی) (۱۰۰۰ غزلیں اور غزل گوئی)

۱۰۰۰ غزلیں اور غزل گوئی: مولانا نے فرمایا کہ یہ غزل میں اسامیوں سے لکھی گئی تھی۔ یہ غزل ہے: غزل گوئی (۱۰۰۰ غزلیں اور غزل گوئی) (۱۰۰۰ غزلیں اور غزل گوئی) (۱۰۰۰ غزلیں اور غزل گوئی)

۱۰۰۰ غزلیں اور غزل گوئی: مولانا نے فرمایا کہ یہ غزل میں اسامیوں سے لکھی گئی تھی۔ یہ غزل ہے: غزل گوئی (۱۰۰۰ غزلیں اور غزل گوئی) (۱۰۰۰ غزلیں اور غزل گوئی) (۱۰۰۰ غزلیں اور غزل گوئی)

امام غزلی نے اپنے محاسن کی نظر میں:

(الف) امام غزلی کی مثنوی میں غزلیں کی نظر میں:

۱۰۰۰ غزلیں اور غزل گوئی: مولانا نے فرمایا کہ یہ غزل میں اسامیوں سے لکھی گئی تھی۔ یہ غزل ہے: غزل گوئی (۱۰۰۰ غزلیں اور غزل گوئی) (۱۰۰۰ غزلیں اور غزل گوئی) (۱۰۰۰ غزلیں اور غزل گوئی)

انہوں میں سے کہ یہ امام ابوحنیفہ کے اصحاب ہیں۔ ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اس کے بارے میں امام ابوحنیفہ سے مسائل اخذ کیا کرتے تھے۔ ان کے بارے میں محمد بن حنفیہؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حج کا بار دیکھا۔ جب حج و عمرہ میں پہنچے تو بھی بن مسعودؓ سے کہا کہ ابوحنیفہؓ سے یا اس چاہیہ وہیں مسائل کی نقل کریں۔ (الفتاویٰ، صفحہ ۹۵) ایک مہاجر کوئی مسئلہ رچھی ہوا تو بے تکلف فرمایا۔ اس مسئلہ پر جب ابوحنیفہؓ سے سنتے ہیں ان اس کے صرف دایہ و اظہار انفسہ سے روک ہی العلم۔ مگر غیبی قریبوں کی سنت نے ان کو جس میں بڑی رکعت آتی ہے۔ (الکھیرۃ لعمدۃ صفحہ ۱۳)

(ب) امام ابو حنیفہ، امیر المؤمنین فی الحدیث شعبۂ بن حجاج بن متوفی ۱۶۰ھ

کی نظر میں

(۱) شعبۂ بن الحجاج بن محمد اس بن کے اہل اوقات میں سے ہے مگر بن ثوری ان کو امیر المؤمنین فی الحدیث کہہ کرے تھے حضرت شعبہ امام صاحب کے ساتھ خاص تعلق رکھتے تھے۔ متوفی میں ہے: کان شعبہ اذا سئل عن امی حفظہ اطلب فی حدیثہ و کان یهدی الیہ فی کل عدم طرہۃ، جب شعبہ سے ابو حنیفہ کے تعلق پر پوچھا جاتا تو امام صاحب کی تعریف و توصیف کرتے اور یہ حال امام صاحب کے ساتھ بھیجے تھے (متوفی جلد ۲ صفحہ ۴۶) (۲) جب آپ کو امام صاحب کی وفات کی خبر پہنچی تو اللہ پر حمار ارفا یا یا طمعی علی الکوفۃ نور العظیم لا ما یوسف لا یرون منہ اعداء، اُن وقت وہ اپنے اہل بیت بھائیوں اور اب ان وقت کو قیامت تک آپ کی تکبیر نہیں لے لیں (التمیذات الاصلیہ صفحہ ۳۰) (۳) شعبہ بن حجاج بن محمد ہیں، پیچھے واسطہ میں اور پھر امام ہیں، پیش پہ پور ہے۔ مگر ان کو فرماتے ہیں: یہ نفعہ حافظ متفق تھے اصحاب ثوری ان کو امیر المؤمنین فی الحدیث کہتے تھے۔ انہوں نے مسند سے پیچھے عاقلی میں ان کا حال اُن تحقیق شریعت کی درستت کا طاق بنیاد ہے۔ مگر متذکرہ تھے۔ یعنی چار بی صحاح سے کہہ اہل ہیں۔ امام ابو حنیفہ ان کا عقاب ہوا اور ان کو یہ سبب مسترد ایمان میں ہے کہ یہ امام ابو حنیفہ کے شاندار ہیں ان سے وہ امام بنو ہاشم سے اول فرماتے ہیں کہ وہ امام ابو حنیفہ کے بارہویں انجلی رہے۔ انہیں نے ان کے اہل اوقات میں شمار کیا کرتے تھے۔

اذا ما الناس یوحا قلوبا      ہاشمۃ من الشعب قریبہ

ومباہدہ سبب من سبب      صلب من طور امی حنیفہ

اد سمع الفقید بہ دعاء      والنتہ معبر فی صحیفہ

تاریخ کہ جب آپ امام سے قریب آئے، انہوں میں قیامت کا اندازہ کرتے ہیں تو ہم ان پر امام الاعظم کے ہر ایک ذریعہ سے بڑھ کر قیامت میں پہنچے ہیں۔ جب فقید میں کوئی ہے تو اس کو یاد کرتا ہے۔ وہ عثمانی سے اس کو اپنی جگہ میں لکھتا ہے۔ پھر وہ محمد بن عبد اللہ کے قیامت سے کہہ







فرمایا کہ یہ سلاطین یہ ہیں کہ امام ابوحنیفہ نے فرمایا ہے، دونوں سے ہر ماہ صاحب کے فتویٰ کے علاوہ فتویٰ دے۔ امام ابو یوسف فرماتے تھے کہ سفیان ثوری مجھ سے زیادہ امام ابوحنیفہ کی اتباع کرنے والے تھے۔ (الاقوال، قمر ۹۸)

### (د) امام ابوحنیفہ، مغیرہ بن مقسم النخعی کی نظر میں:

۸ مغیرہ بن مقسم النخعی (امام بخاری نے صحیح بخاری میں ان کی روایت دی ہے۔ جو ائمہ متقدمین میں۔ ۳۶ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ یہ کوفہ کے رہنے والے تھے) نے ابن عمر عہدِ طہمید فرماتے ہیں کہ مجھ سے یہ محدث بڑھ چکا کہ جسے کہتے تو امام ابوحنیفہ کے پاس کوں نہیں جاتا۔ یعنی تلمیذ دیتے کہ ان کے پاس جانا چاہئے! (الاقوال، صفحہ ۹۷)

### (هـ) امام ابوحنیفہ، حسن بن صالح کی نظر میں:

۹ حسن بن صالح بن حسین بن یسعم اور صحابہ ابو یوسف یعنی ابو داؤد نے بھی ان کی اہمیت اور ان کے راوی ہیں۔ امام بخاری نے ان سے الادب المفرد میں روایت نقل دی ہے۔ یہ محدث عہدِ عباسی تھے۔ ۹۹ھ میں ان کا انتقال ہوا، ان کی امام ابوحنیفہ سے ملاقات بھی ہوئی ہے اور ان سے علم بھی حاصل کیا ہے ۹۱ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ تھے کہ حسن بن صالح کو کوفہ کے تھے۔ جیسے نعمان بن ثابت نے کہا۔ ابو داؤد عالم اپنے علم میں چلتے ہیں۔ ان کے بارے میں ایک حدیث میں ہے کہ صحیح حدیث آپ نے تو وہ اس سے تجاوز کر کے تھے، ماہور کوئی قول نہیں کرتے (الاقوال، صفحہ ۱۶۹) یہ حسن بن صالح امام ابوحنیفہ اور حدیث میں اہل کوفہ کا عارف اور حافظ تھے ہیں۔ ثمرات الامم میں صفحہ ۳۰ پر ہے وعن الحسن بن صالح ان الاحمد بن حنبلہ قد بلغنا عن الامام ابوحنیفہ عن الحسن بن صالح عن اهل بلدہ الحسن بن صالح سے مروی ہے کہ امام ابوحنیفہ زرارہ مجہود کے مسئلہ کی حوالگی میں نہایت تھکے اور ان کی عادت کے حوالہ تھے۔

۱۰ سفیان بن عیینہ نے بھی صحاح ستہ کے راوی ہیں، ان کا نام ان سے یہ ہے سفیان بن عیینہ بن یحییٰ بن ابی الہادی، ان کی تہذیب محمد بن یحییٰ کے ہوتے والے ہیں آئمہ میں کہ چلے گئے۔ یہ محدث، محدثانہ تھے، امام بخاری میں ۱۹۷ھ کی حدیث میں ان کا انتقال









(نکرونی جلد ۱ صفحہ ۱۰۳)

۵) غلب علی الناس المحدث والفقه والعلم والصناعة والديانة وشدة الورع۔ آپ نے اپنے دھڑے، فہم، احتیاط، دیانت اور علمی وجہ کے تقویٰ کی وجہ سے سب پر غالب پایا۔ جامع بیان المغرہ وفضلہ بحوالہ تخریجہ صفحہ ۱۱۳

۶) ليس احد احق ان يقتدى به من ابى حنيفة لانه كان اذناً ثقیلاً ووعاً عاظماً فليتها كنف العنبر لم يكسفه احد ببصر و فطنة، فليها كنف الامام ابو حنیفہ سے بڑھ کر کوئی اہل الاقوال نہیں۔ کیونکہ وہ امام حقیقی و خدا ترین، امام اور فقیہ تھے۔ علم کو اپنی بنیاد سمجھا کرتے تھے۔ ایسا شخص کیسے کسی نے نہیں لیا (الخیرات ولسان صفحہ ۱۳۱) (بحوالہ ترمذی، رشیدی، ج ۲: ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰) خلیان ثوری کی جو امت شانِ امام حدیث میں مسلم بن امام ابو حنیفہ کے بارے میں فرماتے ہیں کتاب میں ابی حنیفہ کا مصافیر سن صدی الازلی و ابی حنیفہ سید العلماء (توہد فی علوم الحدیث مؤلف مولانا ظفر احمد خان) ص ۱۵۰ ابو حنیفہ کے سامنے ہماریسے جسے میرے شاہین کے سامنے کھٹک، وہ تو عالم نے ہر امر میں امام حقیقی بنی مہین فرماتے ہیں، ابو حنیفہ شافعی، ابو حنیفہ حنفی، ابو حنیفہ شافعی ہیں۔

۷) ابو حنیفہ شافعی فرماتے ہیں صار یسجد احد العلماء بتعبیر الحدیث من ابی حنیفہ میں نے امام ابو حنیفہ سے بڑھ کر کسی کو نہیں پایا کہ جو حدیث کی تشریح کو لیا وہ چاروں دور (خاموشی، ص ۲۲۲)

۸) ابی امام محمد بن ابی اسحق ان صانع کتب کے ہیں کہ امام ابو حنیفہ تابع اور متبع حدیث کی خوب پیمائش میں کر کے امام ملائکہ کی مرادات کا خوب مہم رکھتے تھے۔ (بی) ۱۰۲۲ میں محمد بن محمد بن محمد بن عیسیٰ الترمذی ۱۰۵۲ھ فرماتے ہیں کہ ”محمد بن ابی اسحق نے کہا کہ ابو حنیفہ نے پاس کی عمدہ کی تھی، جن میں انہوں نے اپنی احادیث مسبوکہ کو محفوظ رکھا تھا۔“ (۱۰۵۲) امام صاحب جامعہ نے ان کا یہی ثبوت ہے۔ (بحوالہ ۱۱۱)





فَمَا نَالَهُمْ عَنِ حُلُقٍ مِّنْ حُلُقٍ حَتَّىٰ قَالَُوا كُنْهٖ لَآ نَعْلَمُ أَحَدًا نَحْلِقُ  
بِذَلِكَ عِبَادَ ٱلْأَعْمَىٰ ٱلْبَصِيرَ ۚ ۝ ١٩ ۚ عَادُوا نَحْلِقُ ٱلْأَنفُسَ ٱلَّتِى كُنَّا مِن  
مِّنْ مَّاءٍ ۖ ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَيْحَىٰ ۖ كَآءِىٔ شَآءَ ٱلْقَدَرُ ۚ وَلَوْ أَنَّ ٱلْجِبَالَ  
كُنَّتْ ثِقَلًا ۖ لَفُتِحَتْ ۚ (قصص: ۱۸-۱۹)

امام ابو یوسف خف کا ارشاد فرامی:

[illegible]

امام ائمہ کے شیوخ و محدثین کے بارے میں حدیث ہے۔ امام ذہبی نے مکتوب الخلفاء میں امام  
عزیزؒ کے بارے میں ۱۰۰۰ فتوحات حدیث ذکر کئے ہیں۔ امام ذہبی نے صحیح الحدیث میں  
عطاء بھکے امن قیام میں تھے ۱۱ اور اکثر غریبہ عطاء میں بھی راجع  
(۱۰۰۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰)

۹۸۔ حضرت علیؓ نے ۹۸ھ کے طغیان کے دوران کافرانہ طور پر اپنے اہل خانہ کو قتل کر دیا۔





امام اعظمؒ نے خاص استاذ خاص بنی سیمان میں جو حدیث و فقہ و نوا کے امام ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ نے ان سے تراجم احادیث روایت کی ہیں۔ (از احمد نعمانی صاحب اراپہ ص ۳۰)

حدیث میں امام محمدؒ کی تلامذہ:

قاضی رحمہ اللہ میں سوانح مفتی عبد الرحیم دار کا سفر مآتے ہیں۔ نام ابو حنیفہؒ کے شاگردوں کا وسیع متن ہے جن حضرات نے آپ سے تلامذہ و شرف کلمہ حاصل کیا۔ ان کی تعداد بعض اسب قرویم نے تین ہزار تک ذکر کی ہیں۔ جن میں سوانح و روایات پر علم حدیث میں ممتاز درجہ رکھتے ہیں اور مشہور محدثین میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ وقال بعض الانعة لم يظهور لاحد من الانعة الاسلام المشهورين مثل ما ظهر لابي حنيفة من الاصحاب والتلاميذ ولم ينفع العلماء وجميع الناس مثل ما ينفعوا به وباصحابه في تفسير الاحاديث المشبهة والامثال المستبعدة والمواويل والقضاء والاحكام يعني الامام کے مشہور تلامذوں میں سے کسی امام کو کچھ زیادہ رونق اور علم و نصیب نہیں ہوئے جتنے امام ابو حنیفہؒ کو ملے اور علم و مقام دونوں نے مشکل احادیث کی تخریج اور مستطیل مسائل کی تخریج اور جامع کے مدرسین جتنا ان سے زمان کے تلامذہ سے فائدہ فرمایا۔ ان میں دور سے متعلق نہیں ہوئے (اثبات احسان نقاد احمد انوار) و حدیثہم ص ۷۵۔ جو تلامذہ کی رشک ج ۲۳۵/۲۳۶ عبد اللہ بن مبارک بن یحییٰ بن عبد القطن۔ و کعب بن الحجاج۔ یحییٰ بن ابراہیم۔ مسعر بن کدام۔ فضل بن دکنیہ و زید بن مصنف عبد الرزاق جیسے ائمہ حدیث امام اعظمؒ نے تلامذہ کی فہرست میں شامل ہیں (توضیح اصول ص ۴۰-۴۱) حضرت ابو القاسم مبارک سے متعلق تخریب بغدادی کا کہنا ہے سمعت عبد اللہ بن المبارک یقول کتبت عن ابي حنيفة او بعدالة حديث دار بنخ بغدادی یعنی مشہور محدث خلیف بن ابی ثبیب ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن مبارک سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے امام ابو حنیفہؒ سے بارہ سو حدیثیں لکھی ہیں۔ ان میں نام ابو حنیفہؒ کے ایک شاگرد امام علی بن عاصم ہیں۔ ان سوانح میں ان کے متعلق یہ ہے کہ ان کے معتقد اور میں میں ہیں۔ (تلامذہ کا ذکر ص ۱۰۲) (تہذیب الفقہاء ج ۲ ص ۳۵۹)

ای خراج امام ابو حنیفہ سے ایک شاگرد یزید بن ہارون میں جو فن حدیث کے مشہور امام ہیں ان کے دور میں بھی مزار طلبہ کی حاضری ہوتی تھی (تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۲۹۶) امام عاصم ابو حنیفہ جن کی وفات ۱۵۰ھ میں ہوئی ہے امام بخاری ان کے شاگرد ہیں ابو داؤد نے کہا ہے۔ ان کو ایک مزار احادیث نوکبہ یا ان یا تمیں۔

امام شافعی کے استاد ابو یحییٰ بن الجراح نے امام صاحب سے کثیر احادیث نقل کی ہیں اس کے علاوہ اکثر اصحاب حدیث امام ابو حنیفہ کے بالواسطہ شاگرد ہیں، چنانچہ امام ترمذی نے کتاب الاعتصاف میں عبد الحمید رسانی سے امام صاحب کا یہ قول نقل کیا ما وایت الکذب من جابر الجعفی ولا افضل من عطاء ابن ابی ذراح میں ہے ہر جھٹی سے بڑھ کر جھوٹ اور عطا بن ابی ذراح سے افضل کسی کو نہیں دیکھا اس سے امام ترمذی کا امام صاحب کا بالواسطہ شاگرد ہونا تو ثابت ہو چکا ہے تاہم اس سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ امام صاحب کے اقوال جرح و تعدیل میں بھی معتبر ہیں۔ امام نسائی نے بھی ”سنن کبریٰ“ میں امام صاحب کی روایت نقل کی ہے اخیراً عباسی بن حنبلہ قال اخیراً عباسی بن یونس عن النعمان ابن ثابت امی حبیۃ عن عاصم ابی رزین عن عبد اللہ بن عباس لال لیس علی من اتی بہم حدیث ابو عبد اللہ رحمہ اللہ السانی السنن الکبریٰ، ابواب التحذیرات، باب من رفع علی بیہیۃ ۲۳۱/۳

مشہور محدث ابو داؤد طیالسی نے بھی اپنی سنن میں امام عظیم سے روایت نقل کی ہے چنانچہ انہوں نے حدیث جبک الشیخ یحییٰ و یحییٰ و یحییٰ امام عظیم کے طریق سے صحابی رسول حضرت مہدی بن النضر سے روایت کی ہے۔ (توازی جامع السنن ص ۲۳۱)

امام داؤد تقی کا نسب کسی سے مخفی نہیں نہیں تعصب کے باوجود انہوں نے امام عظیم کے طریق سے متعدد مقامات پر احادیث روایت کی ہیں۔ چنانچہ ذکوۃ القلم میں فرماتے ہیں حدیثنا بزاد من عبد اللہ بن حنفی حدیث ابو سعید الأشج حدیث یونس بن بکر عن امی حبیۃ قال لوانک اعطیت فی صدقۃ المظفر ہلہلج لأجراً، (سنن دار قطنی، کتاب

۱۵۰/۲ - وفاتہ الحدیث (۵۶)

نکے ملاو نامہ عبدالرزاق نے مصنف میں امام حاکم نے مستدرک میں ابن حبان نے اپنی صحیح میں امام بخاری نے سنن میں امام بیہقی نے معراج ثلاثہ میں اور مسانیدی شریف نے مصنف میں امام عظیم سے متعدد روایات نقل کی ہیں۔ (تذکرہ عثمانی دارالحدیث علوم الحدیث ص ۱۴)

حافظ دارقانی نے متصل حد کے ساتھ امام حنفی بن مزین سے نقل کیا ہے کہتا ہے سمعت من ابی حنیفۃ حدیثا کثیرا یعنی میں نے ابی حنیفہ سے بہت کثرت سے احادیث سنی ہیں (مناقب: دینی صفحہ ۴۰)۔ حذو کروری شیخ الاسلام عبد اللہ بن زید مرقی کے بارے میں کہتے ہیں مسع من ابی حنیفۃ تسعمائة حدیثا کہوں نے امام ابو حنیفہ سے نو سو حدیث کا سماع کیا ہے۔ (کروری ص ۲۳۱) حافظ عبد الجبار نے حذو بن زید کے بارے میں نکاحے روای حماد بن زید عن ابی حنیفۃ حدیثا کثیرا حتی عماد بن زید نے امام ابو حنیفہ سے بہت زیادہ حدیثیں روایات کی ہیں (الاشواق صفحہ ۱۳۰) امام زبیری کہتے ہیں زوی عنہ عن المحدثین و الفضلاء عده لا یحصى یعنی بے شمار فقہاء اور محدثین نے امام ابو حنیفہ سے حدیثیں روایت کی ہیں۔ (مناقب: دینی صفحہ ۱۱) حافظ عبد الجبار نے بن زید بن ہارون کے حوالے سے کہا ہے اور کانت الفرجل لکنت عن کثرہ الامام زعم کے ایک شاعر ہیں ابو نعیم بن مہران اور بن کے شاعر ہیں بخاری و مسلم و ابو داؤد و ترمذی و ابی اور بن ماجہ امام صاحب نے ایک شاعر ہیں مہر الدین بن محمد مرقی بن کے شاعر ہیں امام احمد بن حنبل امام بخاری و ایک شاعر امام صاحب کے عداد میں ان مبارک ہیں ان کے شاعر ابی بن یحییٰ بن ان کے شاعر بخاری و مسلم و ابو داؤد ہیں۔

امام صاحب کے مشہور شاعر و تفسیر ابو یوسف۔ کہ ہیں ان کے شاعر و فی الحدیث امام حماد بن ضعیف ہیں ان کے شاعر امام بخاری و مسلم و ابو داؤد و ترمذی و ابی اور بن ماجہ ہیں۔

امام عظیم کے ایک شاعر ہیں بنی ان ان کے شاعر و ابی اور بن ماجہ ہیں ابو نعیم کے شاعر امام بخاری و مسلم و ابو داؤد و ترمذی و ابی ہیں۔

امام صاحب کے شاعر و تفسیر بن ضعیف ہیں ان کے شاعر و اسحق بن یزید بن یحییٰ بن ان کے

شامی، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، تیار۔

امام صاحب نے ایک شاکر و رقی بنی اخراج تیار ان کے شاگرد علی بن اسمعیل تیار ان کے شاگرد امام بخاری ہیں۔

امام صاحب کے ایک شاگرد مسعود بن کلام ہیں ان کے شاگرد و صحابہ ترمذی ہیں ان کے شاگرد و اصحاب۔ امام بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ ہیں۔

امام صاحب کے ایک شاگرد و صحابہ بن عبیدہ ہیں ان کے شاگرد و شاخیں حمیدی، اور بخاری ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ امام صاحب متابع ستہ کے اندر کے استاد اور شیخ الشیوخ ہیں۔ (مشرق و ممالک)

حدیث میں فقہی ترتیب پر سب سے پہلی تصنیف۔

علم حدیث میں کتاب "امام ابو حنیفہؒ کی تصنیف ہے جو تمام کتب متداولہ میں سب سے پہلی فقہی کتاب پر مرتب کی گئی۔ یہ تصنیف نسائی اور ابو حنیفہؒ کی اسی کتاب کو ماننا تھا کہ امام مالک نے مواظرت مرتب دی، چنانچہ ماریسیوں نے لکھتے ہیں میں مناسقب امی حنیفہ النبی انفرادیہ انہ اول من دون علم الشریعہ ورنہ ابو اعلم تابع مالک بن انس فی ترتیب المواظ ورنہ یسبی اما حنیفہ احد ذیہ الصنفہ بمناسقب امی حنیفہ ۱۲۹ھ امام ابو حنیفہؒ ان کی تفریق و مقبالت خصوصیت یہ ہے کہ آپ نے سب سے پہلے حدیث کو دیا اور فقہی ابواب پر مرتب کیا۔ پھر امام مالک نے مواظرت میں ان کی اتباع کی لیکن امام ابو حنیفہؒ نے کوئی مقبالت نہیں کی۔" کا

مسیح ستہ کے اندر امام ابو حنیفہؒ کے تلامذہ و ہیں:

امام مالک امام ابو حنیفہؒ کی کتب سے برابر استناد کرتے رہے تھے امام داؤد بن کثیر محدث، ابو دوی مداحہ، یزید کا قول نقل کیا ہے کہ ان مالک بن منظور ہی کتب امی حنیفہ و مسند بھادواہد الکوثری، تعلیقات الانصاف ۱۲۹ھ امام مالک امام ابو حنیفہؒ کی تلامذہ کا مطالعہ کرتے اور ان سے حقائق روکتے رہتے تھے۔

”کتاب لا جائز“ چالیس بڑا احادیث سے منتخب کی گئی ہے۔ چنانچہ صدر الامرؒ کی فرماتے ہیں: **وانتصب ابو حنیفہ الاختار من اربعین الف حدیث**۔ (مناقب علی قاری، ہذیل الجواهر ۳/۴۱۲)

کتاب الاختار کے علاوہ علم حدیث میں امام ابو حنیفہؒ کی اپنی کولی اور تصنیف نہیں ہے تاہم جیسے بڑے محدثین نے امام ابو حنیفہؒ کی مرویات کو جمع کر کے ”مسند امام ابی حنیفہ“ کے نام سے کتابیں مرتب کی ہیں، جن میں حافظ ابن مندہ، حافظ ابن عساکر، ابو نعیم اصفہانی اور حافظ ابن ہدی جیسے علم حدیث کے اساطین شامل ہیں۔ ہیں (۲۰) کے قریب یہ تمام سانیہ جامع مسند الامام الاعظم کے نام سے یکجا جمع کر دی گئی ہیں۔

**قبول روایت میں امام صاحب کا حزم و احتیاط:**

روایت حدیث کے متعلق جس قدر احتیاط کی ضرورت ہے وہ علم حدیث سے متعلق رکھنے والوں پر قطعی نہیں۔ حضرات محدثین اس سلسلہ میں انتہائی احتیاط سے اسلئے کام لیتے ہیں تاکہ کوئی غلط قول یا فعل حضور اکرم ﷺ کی طرف منسوب نہ ہو۔ اور اس احتیاط میں امام اعظمؒ نمایاں حیثیت رکھتے ہیں، چنانچہ امام اعظمؒ کے تلمیذ رشید اور امام شافعی کے شیخ حضرت کبیر بن الجراحؒ جو محدث العراق سے مشہور ہیں، امام ابو حنیفہؒ کے بارے میں فرماتے ہیں **لفد وجد الودع عن ابی حنیفہ سالم بوجد عن غیرہ**۔ (مناقب صدر الانامہ ص ۱۹۷) یعنی امام ابو حنیفہؒ نے حدیث میں دو احتیاط کی ہے جو کسی اور سے نہیں ہوں۔ امام اعظمؒ نے صحت حدیث کیلئے جوش و طہر رکھی ہیں اور نہایت عین حق ہیں۔ امام حاکم و سلمہ نقل میں کاشی ابو یوسفؒ کے حوالہ سے امام ابو حنیفہؒ کا قول نقل کرتے ہیں **عن ابی حنیفہ انه قال لا یحل للرجل ان یروی الحدیث الا اذا سمعه من فم المحدث فیحفظه ثم یحدث به الحدیث علی الحداکم ۱۵**، یعنی کسی شخص کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ حدیث بیان کرے، بلکہ محدث سے بالمشاہدہ حدیث سن لے اور بیان کرنے کے وقت تک وہ حدیث اس کو یاد رہے۔ خطیب بغدادیؒ اپنی مسند کے ساتھ امام بخاریؒ سے نقل کرتے ہیں **انه مثل عن الرجل یحدث الحدیث بخطه لا یحفظه فقال ابو ذکریا**



کمان ابو حنیفہ بقول لا یحدث الامام عرف و یحفظ (عند المرشد النعمانی  
ماتمسس الیہ الحاجۃ ۱۱۱) یعنی یحییٰ بن یحییٰ سے پوچھا گیا کہ کوئی شخص ہمیں کوئی حدیث  
پائے لیکن وہ سن کر یاد نہ کر لیا تو انہوں نے کہا کہ امام ابو حنیفہ نہایت حق ہے جب تک حدیث حفظ نہ  
ہو اس وقت تک حدیث بیان نہیں کی جا سکتی۔

جس طرح قرنی نے بھی "الحول لمر المصنہ" میں امام اقصیٰ نے شرط قرار دی ہے امام میں  
یہ شرط رکھنی ہے (القرنی، الجوامع المفیدۃ ۳۹۰) امام شعرانی شافعی نے اس سے رد و سخت اور  
سختا کر فرمایا کہ امام ہے امام فرماتے ہیں وقد کان الامام ابو حنیفہ یشتغل فی الحدیث  
المنقول عن رسول اللہ ﷺ قبل العمل بہ ان یرویہ عن ذالک الصحابی جمع  
انقیاء عن طلبہ و حکماء الشرائع، المعبران الکبریٰ ۴۳۱) کہ امام ابو حنیفہ اس  
بہت احتیاط سے منقول حدیث پر عمل کرتے تھے کہ اس حدیث کو اس صحابی میں  
راوی اول سے پرہیز کر دیتے کہ اس حدیث کی تمامیت کے ان جیسے پرہیز گاروں سے اس حدیث کو نقل  
نہا ہو۔ امراہی طرح یہ یہ حدیث قرینہ یثبتا و امامہ سیو علی تشدد یہ روایت کے بارے میں امام ابو حنیفہ  
بہت سبب نقل کر کے فرماتے ہیں ہذا حذف شدید وقد استقر العمل علی اخلاق و فعل  
الروایۃ فی الصحیحین من یوصف بالتحفظ لا یدعون النصف السیوطی، الخروب  
الروایۃ ۹۳۱) یہاں یہ تحت نہ سب سے ملتا ہے طواف ہے یہ وہ صحیح بخاری و مسلم نے انہوں کی  
نہ یہ اس کی قدر نہیں کرتے، انہوں نے اس کے ساتھ متعقد نہ ہوئی۔

اس تسلیلی سے بعد ہر اکبر و ایدہ حدیث کے سلسلہ میں امام ابو حنیفہ کی شرط امام بخاری اور  
امام مسلم کی شرط سے بھی زیادہ سخت اور لازمی ہیں۔ احادیث کے رد و قبول اور سخت نیکی و سہولت  
محدود نہیں بلکہ ہر حدیث امام بخاری نے بہت ہی احتیاط سے نقل کی ہے اور امام ابو حنیفہ  
کی روایات دو وقت صحیح مسلم سے زیادہ سخت اور زیادہ صحیح ہیں۔ چنانچہ امام بخاری اور امام ابو حنیفہ  
نے انہوں کے مشورہ سے ہی بن و احمد امام ابو حنیفہ کی روایات کے متعلق فرماتے ہیں ابو حنیفہ  
ادعیاء بالحدیث جاء بہ مثل الخور و سر کراؤ حقد و مقام اس حنیفہ ۱۳۲) یعنی امام

ابوحنیفہؒ یہ بھی حدیث پیش کرتے ہیں تو وہ مولیٰ کی طرف سے آپؐ پر ہوتی ہے  
 امام ابوحنیفہؒ کی توثیق اور صاحب تاریخ بغداد اور پرورد:

قال : الذکور قاسم فی الرد علی صاحب هذا التأویخ : ان ذم ابی حنیفة  
 اولی بان یمکن باطلاً واولی بان یمکن مدموماً فی کتب القوم . بل ان مقدمة  
 تلویح بغداد لتطرق صراحة بان ترجمة ابی حنیفة مدمومة فی تاریخ بغداد .  
 کما حدث به الک الشیخ الکوثری فی تالیف التعلیل تریب . صاحب تاریخ  
 بغداد نے جو کچھ کہا ہے امام ابوحنیفہؒ کے ذم اور مقدمہ میں وہ سب کے سب باطل منکر باتیں ہیں  
 بلکہ تاریخ بغداد کا مقدمہ خود ہی پر تصدیق کرتی ہے کہ امام اعظمؒ کا ترجمہ دوسرے تمام آثارِ تاریخ  
 بغداد میں دسویں ہیں (یعنی غیر معروف طریقے سے جمع کیا گیا ہے)۔

## باب چہارم

### امام اعظم پر جرح و اعتراضات اور ان کے جوابات

یہ باب بھی دراصل امام ابوحنیفہ کی محدثانہ حیثیت پر پیش کردہ مختلف مضمرات  
نے قوائے ذراے بکلی و حق نقی کا غرض 17-18 ابریل 1998ء کو سرکاری طور  
نقوی کا غرض 17-18 اکتوبر 1998ء کو ایک سمرات کے تحت کافی ترتیب سے پیدا  
انسانے کے ہر تھویشیت باب چہارم متعلق قوائے کے ساتھ شامل کیا گیا ہے  
( بارہ )

نوٹ :- اس باب کے کٹر سند بہت اہم و عزیز پر کہے گئے مبنی مراجع و مآخذ کے ہیں  
تجربہ و محبت کے ساتھ و متحج خود مرتب نے کر لئے ہیں مانجو مانجو مبنی مراجع کے لئے مدنی بھی  
کر لی گئی ہے۔ ( از مرتب )

## امام ابو حنیفہؒ پر جراحین کی جرح مستحکم نہیں؟

جیسا کہ برہرہ میں ہے، آپ امام کے حق میں کچھ نہ کچھ مؤثرہ مضامین اور جرح کی نقلیں مل جاتی ہیں، امام ابو حنیفہؒ کی محدثانہ حیثیت پر بھی بعض مضامین سے جرح منقول ہے۔

پہلا اعتراض:

چنانچہ امام نسائی نے در کتاب المصنفاء میں دو تفسیحات نے اپنی ستر میں، اور ابن ہدی وغیرہ نے امام اعظم پر جرح کی ہے اور حدیث میں انکی ضعیف قرداریاں (اللہ ہی بخیر)۔ (۵۲/۳ رقم الترید ۹۰۹۲) لیکن ایسا اثر جن کی اہمیت اور حالات قدر پر مہورانی علم متفق ہیں۔ انکے ہاتھ میں بعض مضامین کی جرح کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا، ان کی حکمت اور حالات اپنی جہد برقرار رہتی ہے اور ان کی شہادت پر کوئی اثر نہیں پڑتا، اور نہ کسی بڑے سے بڑے محدث کی بھی عدالت اور شہادت ثابت نہ ہو سکے گی کیونکہ تمام بڑے سے بڑے ائمہ حدیث پر کسی نہ کسی کی جرح ضرور موجود ہے۔ امام شافعی پر بھی ابن مہین نے امام بخاریؒ پر امام ذہبیؒ نے امام ابن ابی شیبہؒ نے امام احمدؒ پر امام کریمینیؒ نے اور امام مالکؒ پر ابن ابی شیبہؒ نے جرح کی ہے۔ ابن حزم نے ترمذیؒ اور امام ابن ماجہؒ کو مجہول کہا ہے۔ خود امام نسائیؒ پر شیعہ ہونے کا الزام عائد کیا گیا (العلیق علی التواہد ۹۲، امام ابو حنیفہؒ اور طہجد حدیث ۱۰۰) اب اگر وہ تمام اقوال کا اعتبار کیا جائے تو ان میں کوئی بھی مستحکم قرار نہیں پاسکتا۔

چنانچہ مشہور شافعی عالم تاج الدین تہجدیؒ اس سلسلہ میں ایک ضابطہ بیان فرماتے ہیں:

چین الحساب عندنا ان من ثبتت اذنته وعدالته و کثر مباحثه و مزكوره و نکره جوارحه کانت هناك قرينة دالة علی سبب جرحه من تعصب مذهبى او غیره فانما لانتمت الی الجرح علی الجرح فيه و نعمل فيه بالعدالة والافلا ففتحنا هذا الباب او اخلصنا تقديم الجرح علی اطلاقه لما سلم لنا احد من الاقامة اذ ما من اهل الا ولید طعن فيه طاعنون و هلك فيه هالكون (المطبوعات النوری المسکونی ۱۸۸۸) یعنی ہمارے ہاں حق بات یہ ہے کہ جس شخص کی اہمیت و عدالت ثابت ہو۔ اور اس کی حدت اور جرح

تو کہے کہ: "وہ تو ان لوگوں کے چرچے نہ رہے، ان کے مذاق اور عینہ تو یوں ہی ہے کہ وہ ہر شخص کی  
داخلی بات کو سنا کر چرچہ بازی کی تمسب و تضحیک اور ہنسی سے کسی کوئی ہے۔ تمام ایسے شخصیات کے بارے  
میں کہیں نہ تو جھگڑیں نہ کہیں۔ غلط برداشت کو ان معیار پر نہیں لے کر تا کر یہ ان کا لازم کے معمول  
ہو۔" پھر ان کو حقائق بتایا، یہ انھوں نے پھر ان میں سے کوئی بھی نہ کچھ لکھنے کوئی جی نہ  
لکھا، نہیں پھر جس پر بھی انھیں نے تصدیق نہ کرنا اپنے لئے پڑا، نہ کلامان میں نہ کیا۔

2012-13

[illegible][illegible][illegible]

محدث واقعہ میں کہ امام نے بڑے بڑے امام شیخین میں سے ابو حنیفہؒ نے متعلق فرماتے ہیں اسے لا نعبر هذه الأمة بما جاء عن الله ورسوله ﷺ (ابن ماجہ، مسلم، ترمذی، ۱۹۷) امام ابو حنیفہؒ اس امر میں قرآن و حدیث کے بڑے عالم تھے۔

جرن واقعہ میں کہ تیسرے بڑے امام شیخین میں سے امام ابو حنیفہؒ نے کہا کہ ابو حنیفہؒ حفظہ لا یحدث الا بما یحفظ من عند احدہما (محدث لا یحدث الا بما یحفظ من عند احدہما) (تاریخ بغداد، ۱۳۰۹/۲۹) امام ابو حنیفہؒ اور حافظہ تھے اور کسی حدیث بیان فرماتے جو انہیں یاد نہ آتی تھی انہیں کسی دوسرے شخص سے کہتے تھے۔

امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں عدلیٰ فیما ظنک من عدلہ اس المارک (۱۰۰) ناقبہ مری (۹۱۱) امام ابو حنیفہؒ رحمہما اس تھے ان مبارک کے کسی کو حامل قرار دیا، اس میں کسی کو نایاب نہ دیکھتا ہے۔

### تعدیل ثورنی:

سفیان ثورنی فرماتے ہیں کان ابو حنیفہ متعدد الاحاد۔ لعلہ داما عن سورہ الفہ من تسجل یاخذ بما صح عندہ من الاحادیث انی کان یحسبها النفاذ واما عن من فعل رسول اللہ ﷺ وبعدا الذکر علیہ علیہ السلام انکوفہ نہ ضح عبہ لودہ بعینہ اللہ لہما ولہما (۱۰۲) امام ابو حنیفہؒ ہر انداز میں احتیاطی سے فرماتے تھے کہ اسے اسے کہہ کر یا مانی سے بچانے والے تھے۔ اور انہیں کسی ان کی منہ سے نہ کہتے تھے۔ یہاں تک کہ وہیں اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے آخری فعل اور حوالے دیتے۔ یہ وہی تھی۔ امام ابو حنیفہؒ ان پر ایک طبقہ میں تھے کہ اسے نہ حوالے دے سکتے تھے۔

### امام ابو حنیفہؒ تعدیل الرضی تھے

اعربت ما لا ینال علیہ انہما۔ یہ یعنی امام ابو حنیفہؒ نے متعلق محمد بن قسطلیہ سے فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

عن محمد بن العشر الصفاہی قال سمعت احناف الیہما فی حجت لابی

حنیفہ قال لی من ابن ابیہ قلب من عند سفیان یقول جنت من عند وجہ  
لو کان عن سفیة و الیہود حبیب لا صاحب الیہ و اد ابیہ سفیان قال من ابن حنیفہ  
قلب جنت من عند ابیہ حنیفہ قال جنت من عند اللہ اهل الارض یونی محمد بن یونس  
سہمی فرماتے ہیں کہ میں ابو حنیفہ اور سفیان ثوری کے پاس آیا چاہتا تھا۔ جب ابو حنیفہ کی  
قدمت میں حاضر ہوا تو فرماتے کہ میں نے مرے بوجھ میں کہا کہ سفیان کے پاس ہے۔  
آپ فرماتے تم ایسے شخص کے پاس سے آتے ہو کہ تم کو اس کو بھی موجود ہوتے تو وہ ان  
سے متوجہ ہوتے۔ اور جب سفیان کے پاس جاتا تو وہ پوچھتے کہ میں نے آ رہے ہو؟ میں کہتا ابو  
حنیفہ کے پاس سے۔ فرماتے تم ایسے شخص کے پاس سے آ رہے ہو کہ میں نے زمین پر ان جیسے کوئی  
نہیں دیکھا۔ (کرونی جلد ۱ صفحہ ۱۸۱ تا ۱۸۲)

امام ابو حنیفہ عظیم شریعت و فہم کے دریا کے ناپید نہ رہا اور امام بے بدل تھے۔  
حاصل علم یہ ہے کہ امام عظیم سے روایت کرنے والوں کی قوتیں کرنے والے جہاد محمد بن  
رفیع رجال کے اندر ہیں۔ بلکہ جرح کرنے والے قضا اور رتبہ دونوں اعتبار سے کہیں۔ جن  
حضرات نے جو ان کی جہاد تحقیقات اس پر پیش کیے۔ سے متاثر ہوئے جو امام بے بدل کے بلند  
اقامہ پر سے حاضریں لے کر تھے۔ چنانچہ ان کا ان جرح کی شافی نتیجہ میں احقر ان سرہم میں  
ذلک ان صاحبہ ثم یکن ہ غیر ذلک بغیر الفقہ حاشا للہ کان فی العلوم  
للمرعیۃ من التفسیر و الحدیث و الآلة من العلوم الاوۃ و المقایس الحکمۃ  
سحرۃ لا سحاری و اما لا یمازی و قول بعض ائمہ انہ وہ خلاف ذلک مستند  
الحکم و حسمہ الترفیع علی الافراد و معہم بالنزول و البہتان (الخیرات  
الحسان ۲۵) اس تفصیل سے یہ نکتہ یہ سمجھ جائے کہ امام ابو حنیفہ ثوری کے علاوہ ہر علم  
میں مع ماہر اور تجربہ کار عالم تھا۔ ایسا کہ ان کی امام و سفید تفسیر و حدیث و ادب و لغت و فہم و فہم  
علوم شریعت و ادب و فہم میں رہا۔ نہ پیدائش و نہ امام بے بدل تھے۔ ان سے ہر علم کے متعلق اس  
کے علم و فہم کے جو کچھ بھی کہا ہے اس سے ماہر و صاحب تہذیب و صاحبان کے ساتھ جو کچھ نہیں۔





ابو حنیفہ رحمہ اللہ ۱۵۰ھ قریب امام ابوحنیفہ پر لکھی گئی تھوڑے بڑے محدثین ہیں یا بعد از ۱۰۰ھ قریب  
محدثات کے لئے ہیں۔ (مجموع حدیث امام ابوحنیفہ ص ۱۸۰)

حقیقت یہ ہے کہ امام انصاری کے لئے جب اور انصاری مقام کی وجہ سے عامورین نے آپ کے  
کتابوں پر دست بردارینہ کیا، یہاں تک کہ امام بخاری نے شیخ فہرست میں دیکھا کہ معتبر کے ساتھ  
اس کتاب کی یہ تھا کہ آپ کے عامورین اس کی روایت نقل کرتے تھے، حالانکہ ان مجتہدین میں  
کے متعلق جتنے چیزیں روای حکایات ہیں حسب اسی حلیہ کلیہ کتب (تہذیب  
۱۰۳۳ھ تا ۱۰۴۰ھ ابن علی بن علی بن ابی شامی، ۱۰۰۰ھ تا ۱۰۱۰ھ ابو ایوب یحییٰ نے امام ابوحنیفہ  
سے حدیث کا ذکر کرتے ہوئے یہ شعر لکھا ہے

حسدوا النبی: دلہ یالوا سبہ  
فالناس اعداء له و خصوم

(حدیث ۱۰۱۱، ابی حنیفہ ۱۵۸)

ان رجالات کی دشمنی اور تہذیبوں کی مہربانی کے لوگوں نے ان کے ساتھ جو معاملہ کیا چنانچہ وہ لوگ  
ان کے دشمن اور متاعین بن گئے۔ امام اعظم کے بعد میں چونکہ بے شمار تھے سب سے انہوں نے امام  
ساحب کے خلاف طرح طرح کی باتیں مشہور کر رکھی تھیں اور ان پر توہین، عداوت، ایسے اہل  
معاشرہ متاثر کرنے جو امام انصاری سے ذاتی طور پر واقف نہیں تھے۔ ان اہل طعن کے دشمنی و تہذیب  
کو حقیقت میں کامیاب ہوئی، انہوں نے بعد میں امام صاحب کو حق سے روکنے کی کوشش کی۔  
یہ لوگ ان کی پسند و ناپسند کی جاتی ہیں۔

(اللہ نہ دیر ہے)

### امام وزاعی کا اعتراض

امام وزاعی نے بعد از امام ابو حنیفہ سے ایک مرتبہ دو خط لکھے جن میں ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہ  
دعویٰ من لکھا ہے: بعد از امام ابو حنیفہ کے اس وقت کو آپ نہیں آیا اور امام ابوحنیفہ نے مسند  
سے جو کچھ مسائل کا ایک مجموعہ بنا رکھا تھا ان میں تیار کیا اور شرواح میں خالی ابو حنیفہ کی  
جائے خالی السعدی بن ثابت لکھا ہے اور اسے امام وزاعی نے اس سے کہے۔ امام وزاعی نے

مطلوبہ کیا تو بہت متاثر ہوئے دریافت کیا انہماں کون ہے؟ عبداللہ بن مبارک نے کہا یہ وہی ابو حنیفہ ہے جن کا آپؐ نے ذکر کیا تھا۔ بعد میں امام اوزاعی اور امام ابو حنیفہؒ کی ملاقات ہوئی، فقہی مسئلہ کی زیر بحث آئے۔ مجس کے اختلاف پر امام اوزاعی سے امام حنیفہؒ کے تحقق پوچھا گیا تو فرمایا: **لَا غَبَطَ الرَّجُلُ لِكثْرَةِ عِلْمِهِ وَفُجُورِ عَقْلِهِ اسْتَغْفَرَ اللَّهُ لِقَدَرِ كَيْفِ عِلْمِهِ** ظاہر فائدہ مختلف ماہنامہ (الثقافۃ، عمان، ۳۰) اس آیت کے تحت علماء و رجال عظمیٰ پر مجس رشک آیا، اللہ مجس کو عفو کرے۔ میں قریشی محدثی میں جو ان کے متعلق درج نہیں مجس آنکھیں پونہ پونہ باتوں کے بالکل پرکھیں ہیں۔

آپ ﷺ تو علم کے سردار ہیں

معراج مشہور محدث حضرت حیان ثوریؒ بعض لوگوں کے اس خیال سے متاثر ہوئے تھے کہ امام ابو حنیفہؒ قویٰ کولہوں پر قدم رکھتے ہیں نہ تو ایسا ان کو - حیان ثوریؒ، حیان بن ابی حنیفہؒ، امام ابو حنیفہؒ کے پاس تھے اور مسائل پر حوالہ دیتے ہوئے، یہ خطرات اسے صاحب سے اسے متاثر ہوئے کہ سب نے آفر میں آپؐ کے ہاتھ پوتے نہ رہا، انتہا سدا العلماء، فاعف عافیا مضی مسامی وقبعت فیک سفیر علم و تمیز انکموری للشعرانی ص ۱۵ ج ۱، بحوالہ امام ابو حنیفہؒ اور وعدہ حدیث ۱۰۹۹ (۱) غلط فہمی کی وجہ سے آپؐ کے بارے میں ہم نے جو غلطی ہوئی ہے، ہم اس کی معافی چاہتے ہیں، آپؐ کو عفو کے سردار ہیں۔ سلطان ثوریؒ بعد میں امام صاحب کے شاگرد بنے، ان کا یہ کہنا کہ امام صاحب کے تحقق پہلے نہ رہا ہے، اسی طرح حافظ ابن عربیؒ اور بغدادیؒ، یہ فہمی کی بنا پر امام ابو حنیفہؒ کے خلاف تھے بعد میں امام ربیعؒ کے شاگرد بنے، اب امام صاحب کی جہالت قدر کا اعتراف ہوا اور انہوں نے امام ابو حنیفہؒ کی مرادات کو مندرجہ حدیث کے ساتھ سے ایک کتاب میں جمع کیا۔

وَلَمْ يَبْضِ الصَّحْبَةُ - عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ النَّظَرَ مِنْ تَمْبِلٍ يَقُولُ - كَانَ النَّاسُ نَادِمًا لِي الْفَقْهَ حَتَّى ابْقَيْتُهُمْ أَبُو حَنِيفَةَ بِمَافَانِهِ - وَبِهِ وَلِخَصِّهِ (ص ۲۳۰) قریشیوں نے فقہ کے بارے میں غصہ کی نیند سوئے ہوئے



قول اس معین "وكان قد سمع من ابي حنيفة حديثا كثيرا" علی ان ابا حنیفہ لم یکن قلیل الحدیث

یہ تفسیر صحیحہ ہے (انہی مکتبہ دینال) (وكان قد سمع من ابي حنيفة حديثا كثيرا) یہ الفاظ اس کا بیان کرتے ہیں کہ وہ قلیل حدیث نہیں تھے۔

فان اس عینہ قول میں صریحاً یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ قلیل حدیث نہیں تھے۔ (۱۰۳) فان العلامة طغر احمد عسکری تحت قول اس عینہ ہذا وہ دلیل غلط ہے حلالہ اسی حقیقت کی علم الحدیث واعتماد الناس علی قولہ فی تعبد الرجال ولہ یکن محدثا فقط بل کان من رجال الرجال محدثا مقدمہ اعلام السنن (۱۰۴)

ترجمہ علامہ طغر احمد عسکری کے قول کے یہ ہے کہ وہ قلیل حدیث نہیں تھے۔ (۱۰۳) فان العلامة طغر احمد عسکری تحت قول اس عینہ ہذا وہ دلیل غلط ہے حلالہ اسی حقیقت کی علم الحدیث واعتماد الناس علی قولہ فی تعبد الرجال ولہ یکن محدثا فقط بل کان من رجال الرجال محدثا مقدمہ اعلام السنن (۱۰۴)

(۱) فان الامام طغر احمد عسکری قولہ ثبت فاد المحض من احادیث الامام مایروا عن الاحادیث والاشار صیرا حیاہ دون احیاء الی الاستیاض الدقیق لتطرح لنا ما یروى علی الوفاء کثیرا فہذہ المسائل کلیا فی الحقیقة احادیث رسول اللہ وروایا الامام بطریق الاقتداء لا بطریق النحدیث (مقدمہ صفحہ ۴۰)

ترجمہ علامہ طغر احمد عسکری کے قول کے یہ ہے کہ وہ قلیل حدیث نہیں تھے۔ (۱۰۳) فان العلامة طغر احمد عسکری تحت قول اس عینہ ہذا وہ دلیل غلط ہے حلالہ اسی حقیقت کی علم الحدیث واعتماد الناس علی قولہ فی تعبد الرجال ولہ یکن محدثا فقط بل کان من رجال الرجال محدثا مقدمہ اعلام السنن (۱۰۴)

(۲) ونقل بعض العلماء عن قتادہ بن سعید قال سئل عن الثوری کتابہ یدی

[illegible][illegible]

امام ابوحنیفہ کے شان پر انھیں اعزاز کیا جاتا ہے۔

الحجرات على بعض المطاعين في من حقد في من مشبه . - حليفة كان  
من اصحاب الرأي كما قاله الذهبي في السير .

[illegible]

فہم سمجھایا جائے تو یہ واضح ہے کہ حق میں نبوت اچھا اثر ہے۔ سچے سچے یہ امام و رسول کیلئے بہترین شخصیت اور سبقت ہے۔ فان من لا عقل له لا علم له و من بسم امر المفلون الا بالمعقول۔  
 اس لئے جس کی عقل نہ ہو اس کو علم بھی نہیں ہوگا و مفلون عقول کے بغیر نہ ہو سکتا۔ و من لا عقل له لا علم له۔  
 از ادبہ القیاس الہدی ہو احد الصحیح الاربعۃ فلہم ہذا ما یزید فی ذلک کسرت  
 فی الاسلام ولا خصوصیت لاسی حبیتہ الامام فی القیاس بشرطہ المعبر عند  
 الاعلام۔ بل جمیع العلماء یفسرون فی مضائق الاحوال اذا نہ یجدوا فی  
 المسائل کتاب ولا ائمۃ ولا اجماع ولا فتویٰ انصحابہ کما صرح بہ  
 الشرح فی النیران لا یبعا ادا کان المرأی محصورا و جوہرای دفعہ الأئمۃ و امرہما  
 فسرہما و اعطیہما عملاً (مقدمۃ اعلام السنن ص ۲۴) و افہم نکلہما و اصلحہما  
 قصودا و اکملہما فطرۃ و المہم اذاکا۔ و اعلامہم دھنا الذی شہدوا المسزین  
 و عرفوا الدون و فہموا مقاصد الرسول قال الاعلام ظفر قلت ر امر جمیعہ اکبر  
 الا خلدین بہذا النوع فان احوال النصباء و فتواہم حجتہ عندہ بنو کب۔ لہ القیاس  
 و مقدمہ ۱۵۵۱۔ ترجمہ اور ائمہ فقہین کا تصدیق اس سے ہو گیا ہے جو اہل اربعہ میں سے  
 ایک دلیل ہو یہ کوئی نئے پھول نہیں تو اسلام میں نکالے گئے ہوں اور ان ہی امام جو حقیقہ طبع کے  
 مقرر و موجد اللہ کے ساتھ ملوث ہے۔ بلکہ قرآن و نبی و امت کو حسب مشق حالات میں ہی مسئلہ میں  
 کتاب و سنت و اجماع امت یا خارجیہ میں کوئی شخص نہ ملتا تو ان میں کی نہ اختیار کرتے ہیں۔ جیسا  
 کہ اخیر ان میں امام شیعرائی کے اس پر تصریح کی ہے خصوصاً جبہ رائے محمود بن ابی اس کی رائے  
 جو جو سب سے بڑا فقہ ہے۔ اس سب سے زیادہ فقہ ہے جو اور سب سے زیادہ کلمہ ہمدردی کے مال  
 سب سے مختلف ہے۔ سب سے زیادہ پیغمبرین کرام و اس سب سے زیادہ و علی الفطرت۔ سب  
 سے اکمل نبی والا اور سب سے اعلیٰ ذہن والا ہے یہ دو لوگ سے جنہوں نے قرآن و سنت و ائمہ۔  
 انہی مشکوٰۃ بجا اور رسول اللہ ﷺ سے متاخذ ہو کر ہمارے ظہر و نہر بنائے۔ یا امام ابو حنیفہ  
 اس میں سے سب سے زیادہ دانا و فاضل ہے اس لئے کہ۔ یہی ان کے نزدیک تو اہل حق و ہدایت

[illegible]

ہمارا وزیر قریبی کھیتی باڑی کی ترغیب

بہارِ طبع و فکر کے حیران کن و شگفتہ نغمے، ان کی پوری دنیا پر گونجنے لگی۔ ان کی شہرت نے ان کی زندگی میں ایک انقلاب برپا کیا۔ ان کی شہرت نے ان کی زندگی میں ایک انقلاب برپا کیا۔ ان کی شہرت نے ان کی زندگی میں ایک انقلاب برپا کیا۔

و روی الامام سر جعفر انجیم جاری شد الفصل بی الامه اند کس  
بقول کدس رفته و فخری علی بن یحیی عدا ان بقده عباس علی النص و هل  
یحقق بعد النص لی فبا ان کن ر علی بن عده یحیی بن لا یحیی  
لا عده ضرور فالشیدو و و نلک ما عظم اولی فی ذلک المبله من الکتاب  
والسند و فقهه المصنفه فی نه بعد ذلک لافا حینه مکتوما عده علی عتق و نه  
مجامع اتحاد بیهمه من میزان الشعرانی ع ۳۳۰ و تدریس امام باقر ع ۱۰۰ فی الفصل فی  
الاجزاء و فی نه فی نه ان امام محمد ع ۱۰۰ و کتبه فی نه ان امام محمد ع ۱۰۰

یہ کہتے ہیں کہ ہم انھیں پر قیام و اقامت کرتے ہیں اور یہ انھیں کی موجودگی میں قیام کی کوئی حاجت ہے۔ (یعنی ایسے ہیں کہ امام صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ہم صرف شہر و مزارت کے وقت قیام کرتے ہیں جبکہ اس مسئلہ میں اب سے پہلے کتاب و سنت و صحابہ کے فیصلے پر انکار کرتے ہیں۔ بحرحسب ہمیں کوئی بھی دلیل نہیں ملتی کہ مسلمانوں میں ایسے لوگوں کا وجود ہو جس کی بنیاد پر قیام کرتے ہیں۔

ووری السوہلی من تارویح بخاری عن سعد بن عمر قال سمعت ابا جعفر يقول عجا لنفاس بطولون امی اعی ناظرانی ما اعی الا لا لاثرو۔ فیصلہ تصحیف ص ۳۸۔ الامام سوہلی : ترجمہ ما را سیر می نے تاریخ بخاری میں غرض من مر کا یہ قول نقل کیا ہے کہ میں نے امام ابو سعید کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ تمہیں ہے لاؤ وہ کی کہ بات ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے اسے کہ غیاد پر فتویٰ دیا ہوں۔ میں تو صرف اور صرف حوالی کے اثر پر فتویٰ دیتا ہوں۔

وفی مناقب الفاری عن ابی یوسف نہ کان اذا وردت حدث قال الامام: وہل عندکم ثمر الی ان کسان عندہ او عندنا اثر احدیہ وان احسن الاثر اخذ مالا کثرو الا عند بالفاس اور ص ۳۷ : مناقب الفاری میں امام ابی یوسف سے مروی ہے کہ جب کوئی جاہل و احمق پیش برتا تو امام ابو سعید فرماتے تھے کہ یہ تمہارے پاس کوئی اثر موجود ہے پس اگر اس کے پاس یا تمہارے پاس کوئی اثر (قوس سمجھائی) ہو تو اس پر عمل کرتے تھے اور اگر نہ ہو تو اسے پتہ چاہتا تو ان کو تو تمہیں پر بتاتے اور نہ ہمسرت و گمراہ قیاس پر عمل فرماتے۔

وقال شیخ محمد بن علی المصنوع فی التصحیح حاتم التمیمیة لما الفی کتاب الدلف المداہب فلم احد قولاً من اقوالہ او اقوال اتباعہ لا وجو مستند لی ابنہ وحدث او نروالی معہ۔ ذلک وحدثت صعب کثرت طرفہ او انی فیاس صحیح علی اصل صحیح (ص ۵۲) وقال نصر بن نعروزی نہ از رجلاً المزمع للاثرو من امی حنیفہ (مخدای حواہر تمغنیہ) امام کی اندین دیکھا فرماتے ہیں کہ جب میں نے کتاب الاذیہ از اب کی تالیف کی تو میں نے امام صاحب یا میں کے آثار پر نہ دیکھا



کے اقوال میں سے ایک نئی قول ایسا نہیں پایا جہاں کسی آیت، حدیث، اثر صحابی یا اس کے مفہوم یا کسی حدیث ضعیف جیسے طرق زیادہ ہوں یا کسی ایسے صحیح قیاس کی طرف استناد نہ کیا گیا ہو۔ جس کی بنیاد کسی اصل صحیح پر ہو۔ اور نظر بن المروزی فرماتے ہیں کہ میں نے کسی کو بھی امام ابو حنیفہ سے زیادہ آثار صحابہ کو لازم پکڑتے نہیں دیکھا۔

وقال الحواریون: فی جامع المسانید: وما شنع الحطیب وغیرہ علی امی حنیفۃؒ انه لا یعمل بالحدیث واما یعمل بالروای و هذا قول من لا یعرف شیاً من العقائد: ومن شنع والحنہ والصف اعترف ان ابنا حنیفۃ من اعلم الناس الأخبار والتبایع الا ان لا (مقدمة اعلاء السنن ص ۶۴) ترجمہ: امام خوارزمی نے جامع المسانید میں فرمایا ہے کہ حطیب انجید نے امام ابو حنیفہ پر یہ طعن آشوب کیا ہے کہ وہ حدیث پر عمل نہیں کرتے اور رائے کو اختیار کرتے ہیں۔ امام خوارزمی تبتہ ہیں کہ یہ ان باتوں کا قول ہو سکتا ہے کہ ذہن و فہم سے کوئی دور کا بھی نہ ہو۔ طائیفہ جند کوئی بھی آدمی جسکو فہم کی ہر انگی ہو اور انصاف سے کام لیتا ہو۔ تو وہ یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہو گا کہ ابو حنیفہ لوگوں میں حدیث کے سب سے بڑے عالم ہیں اور آثار صحابہ کے سب سے زیادہ قریب ہیں۔

(ترجمہ از مرثب)

### قلت حدیث کا الزام اور اس کا جواب:

سب سے پہلا اور بڑا الزام یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ کو احادیث کا امتیاز یا وہ علم نہ تھا اور نہ ہی ان کو احادیث یاد تھیں۔ شاید ان حضرات کا مسئلہ علامہ ابن خلدون کا یہ قول ہے بغفال بسلطت و وابستہ الی سعة عشرة حینما کہا جاتا ہے۔ کہ امام ابو حنیفہ کی روایات کی تعداد صرف سترہ (۷۱) احادیث تک پہنچی ہے۔ (مقدمہ ابن خلدون)

اس قول کے متعجب نہ ہونے کی یہی وجہ کافی ہے کہ ابن خلدون نے بغفال کے صیغہ سے اس کا ذکر کیا ہے جو کہ خود اس کے نزدیک ہونے کی دلیل ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ خواہ علامہ ابن خلدون ہر شریہ میں مہارت نہیں رکھتے تھے جیسا کہ علامہ بخاری نے العصور، الملامع فی اعتبار قرون

المتابع میں لکھا ہے "ان کسان ماسوا فی الامور الخارجة عن الاله لم یکن ماسوا  
 بالعلوم الشرعیة" ترجمہ اگرچہ ماسوا بن خدیج اور بنی امیہ میں ضرور ماسوا تھے لیکن شرعی امور  
 میں ماسوا نہ تھے خلیفہ دُرُغ بوزا اور بے محدث بوزا اور بے (۱۲۰) عظیمہ بن عقیق (۱۳۹) اسب کے زور  
 ماسوا بن خدیجوں نے امام صاحب سے روایات تمہارے کی یہ آویز بھیجی ہے والا امام  
 اس حبیبة النہد قلب و وابنتہ لکھا شدہ فی شروط الروایة والتحمل وصحف وروایة  
 السحدیث البیسی اذا عارضها الفعل النفسی وقتت من اجلها و وابنتہ لا لایہ ترک  
 روایة السحدیث متعمداً لاجتنابہ من ذلک و بدل علی اللہ من کبار المجتہدین فی  
 علم السحدیث امام صاحب کی روایات میں سے ہمیں کہ نہیں نے روایت اور اس کی نقل  
 میں بڑی سخت شرائط ماسوا کی ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ حدیث بخاری کی روایت وہ اب کہ اس کے  
 مقابلے میں حدیث نسائی واقع ہو ضعیف ہو جاتی ہے اس وجہ سے انکی روایت در حدیث میں نہیں  
 واقع ہوئی ہے نہ اس وجہ سے کہ یہوں نے جان بوجہ روایت حدیث کو ترک کر دیا تو ان کی  
 ذات امر قصور کی طرف سے بلند ہوا ہے اور یہاں پر اہانت کرتی ہے۔ امام صاحب علم حدیث کے  
 بہت بڑے مجتہدین میں سے تھے۔ اس کے علاوہ قبیل اللہ بیت ہوئے خواہ کوئی عیب نہیں  
 ہے۔ حضرت صدیق اکبرؑ نے ۱۳۴ ہجرت عرفہ فاروقی سے ۱۳۹ ہجرت عثمانؓ سے ۱۴۶ ہجرت علیؓ  
 سے ۱۵۶ ہجرت حضرت عبداللہ مسعودؓ سے ۱۸۴ ہجرت قتولؓ ہیں (خلاصہ تہذیب الکمال ص ۲۰۶)  
 یہ وہ صحابہ ہیں جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک عویل مرسوزہ اور جن کے علم و فضل پر سب  
 کا اتفاق ہے۔ لیکن ان سے مروی احادیث کی تعداد کم ہے۔ لیکن شادول اللہ کے نزدیک ان  
 حضرات سے احادیث بڑی کمزور سے موجود ہیں۔ کیونکہ جو احادیث بغاوت و تولد ہوئی ہیں۔ وہ  
 بھی ضیقاً و محلاً مرفوع ہیں اور ان حضرات سے جو احادیث باب نقد، باب احسان اور باب محبت  
 میں جس قدر اور شادول سے مروی ہیں وہ بہت سے وجوہ سے مرفوع کے حکم میں ہیں نہ ان حضرات کو  
 مکتوبین کے حکم میں داخل کرنا یا دو مؤثرین میں (ازالۃ افتاء ص ۲۱۳)

نہ ہمارے امام عظیم سے ہر سے بھی یہ کہنا کہ وہ قلیل اللہ حدیث تھے ایسے ایسے الزام ہے کسی کوئی

حقیقت نہیں اس میں بنایا امام ابوحنیفہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ کسی ابوحنیفہ بروی  
اربعة آلاف حدیث العین للحداد والعین للسانو المشبعة امن تب: (قر ۴۶۱) اور  
ابوحنیفہ چار ہزار حدیث روایت کرتے تھے جن میں دو ہزار تواتر اور دو ہزار بیسے متواتر  
کی ہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ سے مرانی اصل۔ ایاہ کی تعداد بھی چار ہزار سے زائد ہو رہی ہے  
چنانچہ امام ربیعانی فرماتے ہیں: اہل حنفیۃ: الاحادیث المستندة عن النبی ﷺ  
الصحيحة بلا نکر اور اربعة الاف واربعمائة حدیث (قر صحیح ۱۱، ذکر ۶۳) کی کریم ﷺ  
سے ملے کی صحیح حدیث کی تعداد بھی چار ہزار سے زائد ہو رہی ہے۔

شیخ الاسلام ابن عساکر نے بھی فرماتے ہیں: وروی حماد بن عیسیٰ عن ابی حنيفة  
احادیث كثيرة حماد بن زید عن امام ابوحنيفة سے کہتے ہیں کہ میں نے روایت کی ہیں کئی کئی کاغذ بھی  
دولت کرتے ہیں کہ امام صاحب سے پائے کالی حدیث کا ذخیرہ تھا۔

بلکہ علی گارہی نے محمد بن سعد سے نقل کیا ہے: والاعاد ذکر فی تصانیفہ نہما  
رسمہ۔ اب حدیث (من تب علی القادی بذیل الخواص ۳۷۳) یعنی امام صاحب کی تصانیف  
میں ستر ہزار احادیث ملتی ہیں۔ نظام الامام صاحب کی تصانیف میں اتنی احادیث نظر نہیں آتی ہیں لیکن  
اگر حنفیوں کا طریقہ کار ذہن میں ہو تو اس بات کی صداقت واضح ہو جاتی ہے۔ اور وہ یہ کہ حنفیوں  
میں اوقات حدیث کو احتیاط کے پیش نظر غور اگر مہذب کی طرف منسوب کرنے کی بجائے خود اپنا  
قول فروردے کو فتنی مسئلہ کے طور پر بیان کرتے ہیں اس اعتبار سے دیکھا جائے تو امام ابوحنیفہ  
کی روایات کا ستر ہزار تک پہنچنا ناگوار کوئی مستحضر نہیں۔ امام محمد نے اپنے پیارے مساکل امام ابوحنیفہ سے  
نقل کیے ہیں جو برابر اس حدیث سے مقول ہیں۔ اور امام صاحب روایات حدیث کے بجائے  
چونکہ احتیاط احکام میں ملے گئے تھے اس لیے ان کی بہت سی روایات حدیث کی حیثیت میں باقی نہ رہی  
نہیں بلکہ فقہی مسائل کے طور پر باقی رہیں۔ چنانچہ شافعی عالم حافظ محمد یوسف صالح فرماتے ہیں  
ونما قلت الرواية عنه وان كان منبع الحفظ لا شذله بالاستسائط وكذلك له  
برو عن مالك وشافعي الا القليل بالنسبة الى ما سجد و كان ابو حنيفة من



ذہبیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ابو شیبہ طہم تقویٰ مدہود اور اختیار آخرت میں اس درجہ پر تھے کہ وہ ان کو شکست پہنچا سکا (شامی فقیرات، محلمان)۔

نام بخاری ص ۱۲۲۔ ۱۲۱۔ ۱۲۰۔ ۱۱۹۔ ۱۱۸۔ ۱۱۷۔ ۱۱۶۔ ۱۱۵۔ ۱۱۴۔ ۱۱۳۔ ۱۱۲۔ ۱۱۱۔ ۱۱۰۔ ۱۰۹۔ ۱۰۸۔ ۱۰۷۔ ۱۰۶۔ ۱۰۵۔ ۱۰۴۔ ۱۰۳۔ ۱۰۲۔ ۱۰۱۔ ۱۰۰۔ ۹۹۔ ۹۸۔ ۹۷۔ ۹۶۔ ۹۵۔ ۹۴۔ ۹۳۔ ۹۲۔ ۹۱۔ ۹۰۔ ۸۹۔ ۸۸۔ ۸۷۔ ۸۶۔ ۸۵۔ ۸۴۔ ۸۳۔ ۸۲۔ ۸۱۔ ۸۰۔ ۷۹۔ ۷۸۔ ۷۷۔ ۷۶۔ ۷۵۔ ۷۴۔ ۷۳۔ ۷۲۔ ۷۱۔ ۷۰۔ ۶۹۔ ۶۸۔ ۶۷۔ ۶۶۔ ۶۵۔ ۶۴۔ ۶۳۔ ۶۲۔ ۶۱۔ ۶۰۔ ۵۹۔ ۵۸۔ ۵۷۔ ۵۶۔ ۵۵۔ ۵۴۔ ۵۳۔ ۵۲۔ ۵۱۔ ۵۰۔ ۴۹۔ ۴۸۔ ۴۷۔ ۴۶۔ ۴۵۔ ۴۴۔ ۴۳۔ ۴۲۔ ۴۱۔ ۴۰۔ ۳۹۔ ۳۸۔ ۳۷۔ ۳۶۔ ۳۵۔ ۳۴۔ ۳۳۔ ۳۲۔ ۳۱۔ ۳۰۔ ۲۹۔ ۲۸۔ ۲۷۔ ۲۶۔ ۲۵۔ ۲۴۔ ۲۳۔ ۲۲۔ ۲۱۔ ۲۰۔ ۱۹۔ ۱۸۔ ۱۷۔ ۱۶۔ ۱۵۔ ۱۴۔ ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

الغرض حضرت امام عظیم رحمۃ اللہ علیہ تمام ائمہ مجتہدین اور فروعہ میں اصحاب ستہ میں سب سے بڑے ہیں اور زمانہ نبوت سے سب سے زیادہ قریب ہیں کئی کئی سو برس پہلے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سامنا کیا ہے۔ اور اصحاب کلمہ بدولت اس لئے ان کو احادیث کی پیمائش میں یا تو دین برحق و تعدیل کی ضرورت نہ ہوئی وہ تو انہیں اسلام کو دین کرنے اور ساری فقہ کے اعتبار میں لگ گئے۔ آخر ان کا یہ ہمیں فقہ اسلامی اور اس کا پھیلاؤ جو انہوں نے اصول مقرر کر کے دیا ہے۔ کیا یہ شامہ نہیں ہے کہ ان کو قرآن و حدیث پر کتنا عبور تھا۔ یہ فقہ حنفی ان کے سمجھنے پر چڑھا تھا۔ حال ہے جو لوگ ان پر طعن اٹھانے کو رہا رکھتے ہیں ذرا سمجھیں ان کے سامنے اپنی استعداد پر نگاہ کر کے ان کے اس دماغ عظیم و جمہوریت پر کچھ ہے دل سے ان کا شکر یہ امریں، احسان اور مصیبتان سے بچائیں کریں۔

(بشیر یہ ماہنامہ چیتا)

چالیس ہزار احادیث سے کتاب الہیہ کا انتخاب:

ماہنامہ، نئی امام محمد نے سامع سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ان الامام ذکری فی تصانیفہ بغاوی سبعین الف حدیث و انتخب الاثار من اربعین الف حدیث (مترقب بخاری ج ۱ ص ۱۰۱) کہ امام عظیم نے ستر ہزار سے زائد

روایات ذکر کی ہیں۔ اور پچیس ہزار احادیث میں سے کتاب وقایع کا انتخاب کیا۔ امام صدر الامم کی فرماتے ہیں و انتخب ابو حنیفۃ الاقطار من اربعین الف حدیث (مناقب موفقیں ص ۹۵) بحوالہ مقام ص ۱۱۳۔ مسانید الامام ابی حنیفہ ص ۳۳۴) یاد رہے کہ محدثین عظمیٰ کی یہ اصطلاح ہے کہ سند کے بدلے اور اسی طرح سند کے کسی راوی کے بدلے سے حدیث کی تخی اور تعداد دیا جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ حضرات صحابہ کرام کے دور میں احادیث کی تعداد کم تھی کیونکہ سند محکم تھی اور اگر حدیث کے زمانے میں احادیث کی تعداد انہوں سے تجاوز ہو گئی کیونکہ بچوں جوں جوں حدیث سننے اور راوی بہتے گئے تو احادیث کی تعداد بھی بڑھتی گئی نہ یہ کہ متواتر حدیث بڑھ گئے۔ محدثین کی اس اصطلاح کو نہ سمجھنے کی وجہ سے بعض قوموں کو سخت غم کر گئی ہے اور انہوں نے محدثین منقاد بنوا دیے۔ مورد طعن شریعہ و دیگر محدثین کی طرح جہاں کہیں امام صاحب کی طرف حدیثوں کی نسبت ہوئی ہے تو اس سے بظاہر یہی متواتر حدیث مراد ہیں اور جہاں پچیس ہزار متواتر احادیث کا ذکر آتا ہے تو وہاں اسانید اور طرق متعدد سے مراد یہ احادیث مراد ہیں۔

خطیب اندلسی بھی ان ضمن کی سند سے روایت کرتے ہیں کہان ابو حنیفۃ لا یحدث بالحدیث الا ما یحفظ ولا یحدث بما لا یحفظ۔ ترجمہ: امام ابو حنیفہ صرف ان احادیث کو بیان فرماتے جو ان کو زبانی یاد ہوئیں۔ ورجائیں یاد نہ ہوئی اُسے بیان نہ کرتے تھے۔ (مکانہ ص ۱۹۲)

امام صاحب کی جلالت علیا تک متعصبین کے نہ پہنچنے والے پتھر:

علامہ دکتور احمد قاسم اپنے کتاب ”مکات الامام ابو حنیفہ“ میں ادا کرتا فرماتے ہیں۔

قال النسانی فی الضعفاء ابو حنیفۃ النعمان بن ثابت لبس بالقوی فی الحدیث (الضعفاء والمتروکین ص ۳۳۳) ولكن کلام النسانی هذا لا یفسر جرحاً لان هذا الجرح لبس بضعف و لا اعتبار بالجرح الذی لم یفسر مع التعديل المفسر وکان المعدل عارف بما قبل فلاشک اننا نقدم التعديل علی التجریح دون تردید:

ترجمہ بیانِ امام زکریاؒ کا یہ طرزِ بطورِ ترویج کے متفق نہیں کیونکہ یہ ترویج مفید نہیں اور جب فیہ  
درجہ دوم فیہ نشرِ طراز یا نہ ہو گا اسی قدر ہی فخر کیا جھٹھا فرض آج ہے جبکہ معدلِ عارف بھی وہ تو  
اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم امامؒ کو تعزیرِ ترقی و ترویج پہ مقدم نہیں کرتے۔

(ترجمہ از مرتب)

(۱) ان بیانِ اپنی کتاب (الجزءین میں ابو حنیفہؒ کی شان میں ارقام فرماتے ہیں) کہ ان  
رجلا حدلاً ظاہر المروج لم یکن الحدیث صناعة حدث بمائة و ثلاثین حدیث  
مسابید منها حدیث فی الدعا غیر هذا احتطاً منها فی مائة و عشرين حدیثاً اما ان  
یکون فطلب اساده او غیر سده من حیث لا یعلم فلما غلب عطاف علی صوابه  
استحق ترک الاحتجاج فی اخباره المجروحین ۱۳/ ۶۱) والجواب من کلام  
ابن حبان ان قوله لم یکن الحدیث صناعة فهدا خلاف ما هو المتعارف علیه  
بعد الانتماء ان الفقیه لا یكون لقیها الا اذا اهدى الکتاب والمئة وتفقه فیهما وعلم  
اصول ذلك تمسناً والا فلا یصلح ان یكون فقیهاً وكيف یقول الشافعی الناس فی الفقه عیال  
ابو حنیفة و ابو حنیفة لم یعلم له بالحدیث هذا کلام متناقض مرعوس چراپ کا  
خلاصہ یہ ہے کہ امام ابو حنیفہؒ کی فقہیت تمام ائمہ کے برابر مسلم ہے اس کیلئے ہم غیر من الحمد میں  
شہادت دیتے ہیں کہ حدیث میں اس نے اپنا لوہا منوالیا۔ ورنہ پھر یہ فقہیت کہاں سے؟ دوسرے  
پہ کہ جرح بھی غیر منہر ہے جو کسی طرح بھی قابلِ قبول نہیں

وسالفرض ان اس حبان لا تقوم له حجة مطلقة فی کل ما ذکره من جرح اس  
حنیفة والحق ان التهم الخطیرة به ونسبة الطامعات الیه بل لتاتری اباحنیفة یظل  
شامح الرأس لاتناله حجارة المتعصبین ولا یؤثر فیہ انک الافاکیں المدخلین  
مخاکمہ ص ۴۴۴

۱۴: جرح من عدی وقال عمرو بن علی ابو حنیفة صاحب الراي

واسمہ السعیدان بن ثابت لیس بالفاظ مقطوع الحدیث و فی الحدیث  
والکمالی ۲/ ۳۷۳ الجواب عند ان حد حد مقطوع فی من غلب وعبرو  
من علی ومن غلبوا حد حد لان الجرح لا یقل الامور خاصہ المجل  
ولا یقل الامور و بطریق صحیح فاذا کان عند الک و لا یقل الامور  
تو زعم ان علی نام ابو حنیفہ ہرگز سے اسے نہ تھے ہی ابو حنیفہ سے وہ امام نہیں ہوتا  
سے ایک صاحب امر کے قیام کو نہ ہو غلط یہ بخیر آؤں سے اس سے امام نہیں ہوتا۔ اس سے امام  
علی اور عمر بن علی اور امام صاحب کے معاصروں کے کہ ان میں قطع نہ ہے۔ اس سے امام نہیں ہوتا  
بخیر تفسیر امام ابو حنیفہ کی قیام تو نہیں امام صاحب سے قیام نہ ہو نہ امام صاحب سے قیام نہ ہو  
اور قیام کو جرح مانتے ہیں۔ (تو زعم از مرتب)

(۳) قبل لإیس السارک فلا ینکم فی ابی حنیفہ صاحب سب من اوقات  
یحدوک اذا راؤ فینک الذ یحدک بعد ان یحدک بعد ان یحدک بعد ان یحدک  
۲۵۲) ان میاں کو اس سے قیام نہ ہو امام صاحب سے قیام نہ ہو امام صاحب سے قیام نہ ہو  
سے ان میں قیام نہ ہو امام صاحب سے قیام نہ ہو امام صاحب سے قیام نہ ہو  
کی طرف سے آپ امام صاحب سے قیام نہ ہو امام صاحب سے قیام نہ ہو امام صاحب سے قیام نہ ہو  
(۴) امام ابو حنیفہ سے امام صاحب سے قیام نہ ہو امام صاحب سے قیام نہ ہو امام صاحب سے قیام نہ ہو  
جس قول نہیں جلد اس سے قیام نہ ہو امام صاحب سے قیام نہ ہو امام صاحب سے قیام نہ ہو  
جائے تو اولی بھی اس سے قیام نہ ہو امام صاحب سے قیام نہ ہو امام صاحب سے قیام نہ ہو  
الذین مبداء باب کے قیام نہ ہو امام صاحب سے قیام نہ ہو امام صاحب سے قیام نہ ہو  
لشراوی والمجدد سب لرد الجرح بعد ان یحدک بعد ان یحدک بعد ان یحدک  
المصواب عندنا ان من سب امامتہ وعدالتہ و اولی ما یحدک بعد ان یحدک بعد ان یحدک  
و کانت ہذاک فریہ الذ علی سب جرحہ فی بعد ان یحدک بعد ان یحدک بعد ان یحدک  
یلتفت الی الجرح فی بعد ان یحدک بعد ان یحدک بعد ان یحدک بعد ان یحدک



نقدیم الجرح علی الإطلاق لما سلم لنا أحد من الأئمة إذا من إمام لا وقد طعن  
فيه طاعنون وهلك فيه هالكون (تأميد الجرح، تعديل: ١٢١٩، ص ١٠٩)

(۵) امام ابو حنیفہ کی محدثان ائمہ حدیث میں عالی مقام اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ ابن ابی شیبہ، فضیل، امام اعظمؒ کو اپنے نئے طرہ حدیث کے لقب و پہچانی میں اول نام مانتے ہیں مثلاً فتح ممدانی، ابن ابی رافعہ، تاجی۔ اولیٰ میں افعہنی للحدیث ابو حنیفہ کی طرح ابن ابی عمیر میں اول نام محمدؐ اس کے ذوات تلمیذی ہیں۔ ان اول من سکتم فی الجرح والنعسل میں ابو حنیفہؒ مخرج اصعبی وانی علی عمرو بن دینار و حدیث ابن المنذر کہ: مکاتب الامامہ ص ۲۳۰

[illegible]



[illegible][illegible][illegible]

نماز الخلل ہے یا روزہ؟ امام معمر نے فرمایا نماز۔ اس پر امام صاحب نے فرمایا کہ اگر میں تیرے ساتھ  
کے دین کو بدل ڈالتا تو رائے اور قیاس کے تحت تھے کے مطابق یہ تھا کہ عائد عورت روزہ کے بھاسے  
نماز کی تھا کرے اور اس آخر معاملات تک یہ سوال و جواب ہوتا رہا۔

کان ابو حنیفۃ لفقہ صدوقا فی الفقہ والحدیث لاصوغا علی دین اللہ (مکاتیب ۱۶۴)  
تاریخ بغداد (۳۱۰-۳۵۰) یحییٰ بن یحییٰ قریاتے ہیں ہو لفقہ ما سمعت احدا ً یضغفہ (مکاتیب  
ص ۱۹۳) ترجمہ۔ خطیب بغدادی حلی بن یحییٰ بن یحییٰ کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ نقوہ  
حدیث میں بہت سچے تھے۔ اللہ کے دین پر بہت زیادہ توجہ رہے والے تھے ایک دوسری جگہ  
فرماتے ہیں کہ وہ فقہ ہیں میں نے کسی کو اس کی تصحیف کرتے نہیں دیکھا۔ (ترجمہ از مرتب)

کان ابو حنیفۃ لفقہ اعلیٰ الارض کان نعم الرجل النعمانی ما کان اسطط لکل  
حدیث فیہ فقہ و اشد فحوصہ عنہ و اعلم بما فیہ من الفقہ (مکاتیب ص ۱۹۵) ترجمہ امام  
ابو حنیفہ کتنے ہی ایسے آدمی تھے اس کے ان حدیثوں کو یاد کر لینے کو کیا کہے جس میں فتاویٰ ہوں اور  
اس کے بارے میں اس کی تلاش و جستجو بہت زیادہ تھی۔ اور وہ ان احادیث کیلئے جس میں فتاویٰ  
ہوتی ہے سب سے بڑے عالم تھے۔

امام حدیث اسرائیل بن یونس کی رائے گرامی:

فہو رجل لقیہ لا یبحث إلا عن الحدیث الفقہی لانہ رجل متخصص فقد کان  
یأخذ بالحدیث ویضبط بقیدہ ویسأل عن طرفہ کما نو حی بذلك کلکۃ و اشد  
فحصہ فاذا ما وجدہ صحیحہا و ہل لا یجہل الرجال ولا یخفی علیہ حالہم ترجمہ  
فقہی آدمی ہیں فقہی حدیث سے ہی بحث کرتے ہیں اسلئے کہ وہ تخصص آدمی ہیں جب حدیث سننے  
تھے تو اسے متنبہ کر لینے تھے پھر اس کے طرق (سند) کے متعلق پوچھتے اور تحقیق کرتے۔ اور انکو  
ملا یوں کے حالات بھی معلوم تھے ان کے حالات ان پر مخفی نہ تھے۔

(ترجمہ از مرتب)

ان کی کثیر تر فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن داؤد انحرش فرماتے ہیں میں نے کسی مدرسے میں ان سے سنا

صاحبہم لا یبحثہمہ لحفظہ الفقہ والسن علیہم (مکاتیب ص ۱۹۶) ترجمہ: امام ابن کثیر فرماتے ہیں کہ لوگوں کو چاہیے کہ وہ اپنی نمازوں میں ابوحنیفہؒ کی سنتیں مانگیں کیونکہ اس نے ان کیلئے فائدہ و رحمت کو محفوظ کیا ہے۔ امام شافعیؒ کی وجوہی میں ایک مرتبہ امام احمدؒ سے کسی نے ایک مسئلے کے متعلق پوچھا تو امام احمدؒ نے جواب دے کر امام صاحبؒ نے اس مسئلے کا جواب دیا اور امام احمدؒ نے امام صاحبؒ سے پوچھا کہ آپ کو یہ مسئلہ کہاں سے معلوم ہوا؟ امام صاحبؒ نے فرمایا کہ قضاہ ان میں نے قضاہ سے جو حدیث سنی تھی اس سے مسئلہ کیا بہت سی احادیث ذکر کر دیں۔ امام احمدؒ نے امام صاحبؒ کو کہا: یا ابا حنیفۃ! احادیث کا یہ شہور احادیث کا بہ فی سماعہ (مکاتیب ص ۱۹۷) ترجمہ: ابوحنیفہؒ جو احادیث ہم نے آپ کو پیش کیں ہیں وہ آپ نے انہیں ایک سمت میں سناؤ۔

(ترجمہ درجہ ۱)

امام شافعیؒ نے ایک اور بڑے موقع پر فرمایا: معشر الفقہاء ائمتہ الاحباء و فہم الصیالۃ (مکاتیب ص ۱۹۷) اور میں ہر قبیلان بن عبید نے بھی ایک موقع پر فرمایا تھا: یعنی اے نقباء کی جماعت! تم شریک ہو اور ہم آہم صرف غلامی ہیں۔ اور جب ان سے مسئلہ پوچھا جاتا تھا اور ان کے ذہن میں اس کا جواب نہ ہوتا تو فرماتے کہ ابوحنیفہؒ سے پوچھا جائے کہ ”مسورک فی علمہ“ اس کے معنی یہ تھے: عالیٰ فی جہتہ نہ تھے نہ افتراء تھے نہ کلام مہملہ کی شخصیت کا اعتراف نہ امام اعظمؒ کے ذہن میں مقام نبیؐ کا فی الواقعہ نہ تھا۔

امام ابو حنیفہؒ امام صاحبؒ نے حسب طبع حدیث کا نام کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ما روایت اعلم بتفسیر الحدیث من ابی حنیفۃ و کان نصر مالحدیث منی الخیرات الخیران میں ہے کہ امام ابی یوسفؒ نے فرمایا کرتے تھے: ما روایت احدا اعلم بتفسیر الحدیث من ابی حنیفۃ و کنا نحلف فی المسئلۃ لسانی ابا حنیفۃ فلکان یخبر جہا من کلمہ فیدلہا البیان۔ اور ایک اور بڑے موقع پر وہ بڑے سوال کے جواب میں فرمایا: فہست لاسی یوسف اجمع الناس علی نہ لا یقدمک احد فی المعروف و الفقہ لقال ماہر فہی عند

معرفۃ اسی حنیفہ لا کبیر صغیر عند نہر لغرات مسہ بن یوسف کا بیان ہے کہ  
میں نے ابو یوسف سے کہا کہ غزوہ کربلا کا اتفاق ہے کد آپ سے بڑھ کر کرم نہایت واقف میں کوئی  
عالم نہیں تو فرمایا یہ عالم نام عظیم کے علم کے حق ہے میں بہت اُمید ہے آپ مجھے جیسے دیوے  
فراست کے پاس یکہ چھوٹی سی سر (سوفی جہد اسٹو ۱۳۱) (نور ابرار ص ۱)

حضرت عبداللہ بن مبارک نے نام اعظم نے عقلیں حسب ذیل اشعار میں آپ کے مقام  
حدیث کو بیان فرمایا ہے۔

روی آثاره و أجزاب فيها      كغيره العصور من المنفعة  
ولم يكن المعروف مطبوعه      ولا بالشرق في ولا مكره

کد آپ نے آثار کو روخت کرنے میں انکی بلندی پر نہیں آجالی ہیں میں کہ پھر سے بلندی  
مقام پر پہنچا کرتے ہیں مگر لکھ مشرقی کو فز اور عراق میں تو آپ کی نصیحتیں (مقام جنسیت ص ۱۷)  
نام بخاری نے اپنے رسالہ فقہ یدین میں یوں فرمایا ہے کہ میں مبارک اپنے زمانے کے  
سب سے بڑے عالم تھے اور یوحید کی تعویذ میں فرماتے ہیں و ذکر الامام الحنفی  
ماستادہ عن احمد بن محمد البغدادی قال سالت یحیی بن معین عن لطفی عدل  
ثقة ماضک من عدلہ ابن المبارک و کعب (مناقب الامام عظیم کردہ بی ہلد اس ۹)  
و عن یحیی بن معین لانی کان و کعب حید المرأی لیه (ای ہی ابی حنیفہ) و یضاهیه  
عن ابن المبارک قال غلب علی الناس بالحدیث و الفقه و العلم و الصیانة و الدیانة  
و شدة لودع (مناقب الامام عظیم کردہ بی ہلد اس ۱۰)

امام یحیی بن معین کا ارشاد

یحیی بن معین نے ام صاحب کی ثقافت ہی الحدیث کے متعلق یہ چھو گیا تو آپ نے  
فرمایا مع ثقہ و کان یحیی و الله نولع من ان یکذب و هو اعلی قدر من دلیک  
پہنچو موصول یکہ و سر حدہ ص ۱۰۱ تھیں میں کہں ابو حنیفہ ثقہ صدر فانی الفقه  
والحدیث مامود علی و بن اللہ (مکنا ص ۱۶۶)

وقال بحیثی من معنی اصحابہ بطول فی اسی حیثیۃ و اصحابہ للبل نہ  
مکان بکذاب قال اسی من ذلک مثنیٰ بن یحییٰ فرما: کہ میں کہہ رہا ہوں امام ابو حنیفہؒ  
ان کے ساتھیوں کے بارے میں زیادتی ہے کامیابیت میں ان میں سے کسی نے کہا: ایا ابو حنیفہؒ  
ہستے تھے؟ وہ اس سے بے باق تھے۔ (ترمذی، ص ۲۲۲)

اور محدثانہ حیثیت میں ۹۴ جلد ۳ در تہذیب سنن ابو یوسف بن معنی عدہ ذیل صفہ

ما سمعت حدا ضحیٰ

اور ترمذی نے صحیحہ و الخاری نے بڑی اچھی بات بھی ہے فرماتے ہیں لانه ما المفسود من  
حفظ الناس من المفسود ان تحفظها ونظمتها ثم تركها في بطون الكتب  
و المطلوب ندرها و انور في معانيها كلام المفسود لندس و التفقه و هو  
المفسود من جمع الف و حديث رسول الله ﷺ بمنزل قوله استقرت نصر الله  
من اسمع مغاني لوعاها فادها كما سمعها وفي رواية لرب حامل كنه نبی من  
هو الفقه و هكذا كذا ابو حنیفہؒ یبحث عن الفقه فی الحديث الذی هو  
المصدر المذموم للفقه و هل یصدر الفقه الا عن حدیث الاصلیين بمكانة ص ۱۶۰

۹۷ ترمذی حدیث کو یاد دہانے کا یہ مقصد ہے کیا اس کا مقصد یہ ہے کہ تمام نوید و نواریں  
اور پھر تابع کو کتابوں کے سفینوں میں پھونک دیں اور حدیث کا مقصد یہ ہے کہ ان میں نہ درگاہ اور ان  
کے معانی میں خود انھیں کوئی شک نہ ہو اور حدیث میں نہ درگاہ اور ان میں نہ ہو حاصل کرے ہے  
نہ حدیث احادیث رسول ﷺ کی تصنیف کا مقصد یہ ہے کہ ان میں نہ درگاہ اور ان میں نہ ہو حاصل کرے ہے  
میں اشارہ کیا ہے کہ سرسبز و شاداب نوادہ شخص اس نے نہ درگاہ اور ان میں نہ ہو حاصل کرے ہے  
پھر اس امر کو شک نہ ہو کہ اس کا مقصد یہ ہے کہ ان میں نہ درگاہ اور ان میں نہ ہو حاصل کرے ہے  
زیادہ و تفسیر ہے اور اس کے دلی فرما ہے کہ امام ابو حنیفہؒ نے یہ اس میں حدیث سے نہ ہو  
کرتے تھے جو کہ حدیث کا وہی ہوتا ہے و رفتہ رفتہ قرآن احادیث کے یہی اور تفسیر سے نہ ہو حاصل کرے ہے

(۲) بعد از مرثیہ

## کیا امام ابو حنیفہ فقہی قیاس کو حدیث پر مقدم سمجھتے تھے؟

امام صاحب کی نسبت قیاس کو حدیث پر مقدم رکھنے کا تمام شہر و نقل ہے اصل ہے امام صاحب کے مخالف اور ظاہر میں کہتے ہیں کہ آپ اس روایت کو تسلیم نہیں کرتے جو قیاس کے مخالف ہو۔ وہ قیاس کو حدیث پر مقدم سمجھتے ہیں۔ یہ مکمل بدگمانی اور امام صاحب پر انہما ہے یا ان کے اقوال کی غلط تعبیر ہے۔ جس سے ان کا دامن پاک ہے اس بدگمانی کا جواب خود امام صاحب کی زبان سے نیچے۔

(۱) خطیب بغدادی لکھتے ہیں۔ اخذ بکتاب اللہ لعالم اجد فبسنہ رسول اللہ فان لم اجد فی کتاب اللہ ولا سنہ رسول اللہ لایستعمل احداث بقول اصحابہ ثم بقول من شئت منهم وادع من شئت منهم ولا اخرج من قولهم الی قول غیرہم فلما اذا انتهی الامر اوجاء الی ابراہیم والشمسی وابن سیرین والحسن وعطاء وسعید بن المسیب وعدد رجال فقوم اجتهدوا فاجتهد کما اجتهدوا (تاریخ بغداد ج ۳ ص ۶۸۸ و حیات ابن القیم ج ۱ ص ۱۰۹) ترجمہ: کہ میں جب سے پہلے کتاب اللہ سے دلیل لیتا ہوں پھر جب اس میں نہیں پاتا تو سنت رسول سے دلیل پکڑتا ہوں۔ پھر جب کتاب اللہ میں کوئی چیز نہیں پاتا اور نہ ہی سنت رسول میں پاتا ہوں تو صحابہ کے قول پر عمل کرتا ہوں پھر صحابہ میں جب اختلاف ہو تو جس کا قول چاہتا ہوں لیتا ہوں اور جس کا چاہتا ہوں چھوڑتا ہوں۔ امام صحابہ سے کسی اور کے قول کی طرف نہیں جاتا پھر جب یہاں پر بات رک جائے ایمانیم فقہی، ابن سیرین، حسن بصری، عطاء، سعید بن المسیب اور دوسرے لوگوں تک معاملہ پہنچ جاتا ہے تو اس جماعت قوم نے اجتہاد کیا جس طرح انہوں نے اجتہاد کیا میں بھی اجتہاد کرتا ہوں۔ (ترجمہ از مرحب)

(۲) امام شعرانی میزان کبری میں شیخ علی الدین ابن العربی کی توہمات کچھ سے نقل کرتے ہیں بقولہ وقد روی الشیخ معنی الدین فی التوحات الحکمة بسندہ الی الامام ابی حنیفۃ انه کان یقول ایاکم والقول فی دین اللہ تعالیٰ بالارای وعلیکم بما ناع السنۃ فمن خرج عنہا ضل (ص ۱ ص ۵۰) توہمات کچھ میں شیخ محمد



محدثین نے مسئلہ امام ابوحنیفہؒ تک اپنی سند بیان کرنے کے بعد ان کا یہ قول نقل کیا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے دین میں کفر، ریا کے کی بنیاد پر تشہم کرنے سے بچنا اور اپنے دین سنت کی پیروی اور مذکورہ میں گئے کہ جو اس سے خارج ہو گیا۔ وہ مکرم نہ ہوا۔

۴۳۔ امام اعظمؒ نے فرمایا: میرے قول کو حدیث شریف اور قول صحابہ سے سامنے نہ کرنا اور جو حدیث سے ثابت ہے وہی میرا مسلک ہے (مظہری ج ۲ ص ۶۳)۔

۴۴۔ جامعہ شیخ محمد تقاری میں ارقا مرقیات ہیں: ان اس احیة لقال لا تتبع لمراى وطبقاى الا اذا لم اظفر منى من ملکاب اولیة الصلوة وحسب الله عنهم اعمدة القدوى ج ۲ ص ۱۲۷) ترجمہ امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا میں راءے اور قیاس کی پیروی نہیں کرتا مگر اس وقت جبکہ مجھے قرآن یا حدیث یا قول صحابہؓ نہ ہو، مگر مرسوم اللہ علیہم اجمعین سے آجھڑے۔

۴۵۔ وقال ابن حزم جميع اصحاب ابي حنيفة محمضون على ان ضعف الحديث، ولو لم يثبت من القياس وذاك مذهب الخيارات الحسان ص ۴۷) ترجمہ امام ابن حزم کا ارشاد ہے کہ امام اعظمؒ تمام اصحاب اس پر متفق ہیں کہ ضعیف حدیث امام بنامہ کے پاس قیاس سے بھڑ ہے۔ اور کسی اس کا مذہب ہے۔

۴۶۔ امام ابن حجر مکی شافعی لکھتے ہیں: وقال ابو حنيفة عجباً لئلا يفتولون القى ساقر اى ما القى الا بالاحقر (الخيارات الحسان ص ۴۷) ترجمہ امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں تو قول پر ترجیح ہے جو یہ کہتے ہیں کہ میں راءے سے فوقی راءے ہوں۔ حالانکہ میں تو آخری زمانے کی حدیث ہی سے لڑتی رہا ہوں۔ (میان نامہ اعظم ابوحنیفہؒ ص ۱۵۰ تا ۱۵۱)

۴۷۔ حیدرآباد میں مہاراجہ رام داس نے نقل کرتے ہیں: سمعت اباہو بقول مح لا ما حد سالو انى مصادم الرواذاساء الاثوتو كما الراى صاقلب اى حنيفة لعل على القارى بدليل الجواهر ص ۵۳۳ ج ۳) ترجمہ میں نے اہم راءے سے نہ کہ راءے تک کوئی حدیث نہ دیکھی تھی۔ ہم راءے پر عمل نہیں کرتے اور دسب کوئی نام بیان فرما دے ہم اپنے راءے تک کر دیتے ہیں۔

(ترجمہ از مرثیہ)

۸) امام محمد اوی نقل التوتنی (۱۲۳۷ھ) سے منقول ہے کہ امام ابو حنیفہؒ کسی مسئلہ میں ایک شخص سے بحث کر رہے تھے اثناء گفتگو میں خاموش ہوا۔ جسکے ابو حنیفہؒ لفظاں بعض اصحابہ الانجیہ یا اباحنیفہ لفظاں بعدا جیہ وهو بعدلنی بهذا عن رسول اللہ ﷺ (شرح عقیدۃ الطحاویہ ۲۸۱) امام ابو حنیفہؒ خاموش ہو گئے۔ ان کے بعض اصحاب نے کہا اے ابو حنیفہؒ آپ اس کو کیوں جواب نہیں دیتے۔ انہوں نے فرمایا کہ اوتو مجھ سے جناب رسول اللہ ﷺ کی حدیث جان کر رہا ہے۔ میں اس کو کیا جواب دوں۔

(ترجمہ از مرتب)

فائدہ :- اس واقعہ کو مولانا محمد ابراہیم میریہ لکھنؤ بھی نقل کرتے ہیں اور آٹے لکھتے ہیں کہ امام محمد اوی کے دس حوالے سے صحافہ معلوم ہو گیا۔ کہ حضرت ابو حنیفہؒ سے رسول اللہ ﷺ کی کئی تعلیم کرنے تھے اس کے سامنے کسی طرح گردن جھکا دیتے ہیں۔ (حیات امام اعظم ابو حنیفہؒ بحوالہ تاریخ اہل حدیث ص ۷۷)

**حاشیہ ۱: امام اعظمؒ کا ایک سنگین برم:**

حاشیہ ۱: اور مخالفین ابتداء سے امام اعظمؒ کی محدثانہ حیثیت کو خدو داغ کرنے نیت اس قسم کے بے سرو پا اعتراضات کرتے رہے ہیں۔ اور یہ سلسلہ کاغذ کار جاری ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ عظیم فیروزیوں کے بارے میں کبھی کبھی حلامہ زنی کی مشہور کتاب میرزا احمد علی صاحب علی نقوی نے امام اعظمؒ کا ترجمہ بھی شامل کر دیا ہے اور سلیوٹ سنوں میں یہ ترجمہ موجود ہے۔ (میزان الاعتدال ۱۵۸/۳) حالانکہ حلامہ زنی نے ثقہ راویوں پر مشتمل اپنی شبہات ناقضہ تکرار الحفاظہ میں امام اعظمؒ کی نہ صرف توثیق کی ہے بلکہ بڑے جاندار اعطاء میں آپ کا ذکر کیا ہے۔ (تذکرۃ الحفاظ ۱: ۱۵۹، ۱۵۹) اور امام اعظمؒ کے حالات پر مستقل ایک رسالہ میں لکھا ہے کہ وہ ضعیف اور شکوکہ فیروزیوں کی اس کتاب میں اس سے جب کا ترجمہ کیا گیا۔ بلکہ حاشیہ ۱: نے میرزا احمد علی صاحب علی نقوی کے مقدمہ میں صراحت یہ بات بھی ہے کہ میں اس کتاب میں اندامیوں کی تکرار نہیں کروں گا۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں وکذا الا ان ذکر فی کتابی من الانما المتبوع عن فی

الضرورۃ احدی لاجل انہم فی الاسلام و عظمتہم فی النفوس مثل ابی حنیفہ  
والشافعی والمجاہد مقدمین علی الامامین (۲/۱۲۱) اسی صرح میں اپنی کتاب میں ان ائمہ  
میں سے کسی کا بھی ذکر نہ کرنا کا جو غرض مسائل میں مشقتی اور عجیبو میں کہ اسلام میں ان کی  
جہالت ثانی اور ان میں ان کی عظمت ہے۔ جیسے امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام بخاری، امام مالک۔  
یہ سب مخالفین کی کارہائیں ہیں لیکن معروضہ تحقیق بتا دیتی امت احسان کے عہد میں کبھی نہیں  
سیچ پستی ہو، اس کے برعکس آئی ہے نورانی اور امام و ثبات مرسلی ہوتا ہے و اما السرد  
فہلک حواء و اما ما یبغ الماس فہلک فی الارض (طبقات ابن سعد ۲/۸۶)

امام صاحب پر اہل نرائے کا انرم اور اس کا جواب:

کتب تاریخ، نظام طبقات، دوس اور مناقب، نیمہ و میں امام علیہ السلام کا لقب امام اہل انرا کے  
خاکہ ہے اب دیکھیں یہ ہے کہ اہل انرائی ہونا شرعی اور لغوی لہ جو سے کیا حیثیت رکھتا ہے؟ محمد و ابو  
بکر و عثمانیات یہ یہ مذکور؟

رائے کا لغوی اور اصطلاحی معنی:

۱۔ اصطلاحاً امام پر نظر رکھ کر لفظی فہم ہے۔ الوای ما احبہ اللسان  
و اعظمہ و وہ رابعہ المرأی، بالاضافہ علیہ اعلیٰ تعذیبہ (المغرب ص ۷) یہ اصطلاحی  
مذہب میں امام رائے اس نظریہ اور اعتقاد کو کہتا ہے جس کو انسان القیہ کرنا ہے اور ہی اضاعت  
سے ماحول سیدہ امی میں جہاں حد کے فقیر تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہر شخص کا کوئی مذکور  
نظریہ اور اعتقاد ہوتا ہے جسے اس شخص کی رائے کہنا چاہتا ہے۔

۲۔ امام ابوحنس القزینی تحریر فرماتے ہیں: "سیدین ہن، و جہاں الی" (مصر ص ۵۵)  
عوامل تمام ابی حنیفہ (۱۵۹) رائے دل کی بصیرت اور جہاں کو کہتے ہیں ظاہر بات ہے کہ دل  
کی روشنی اور بصیرت خداوند کریم کا خاص محمد اور عہد ہے یہ کوئی مذہب نہیں۔ فقہ الاسلام مسعود  
نور احمد دہلوی مقدمہ فتح اسلام میں تحریر فرماتے ہیں و اموی ہو مظهر القلب یقال رای و اما  
کہ رائے کے معنی اس کی نظر اور بصیرت کے ہیں۔ مدد ابن حجر العسقلانی فرماتے ہیں

والمحدثون یسمون اصحاب العباس اصحاب الراۃ یملون اہم یاخذوا امر اہم فیہ یشکل من الحدیث و ما لم یات فیہ حدیث ولا اثر (تقدۃ الحدیث ص ۹) بخوارزمی  
 متحرف ابن حنیفہؒ (۵) کہ محدثین اصحاب تیسرا اصحاب راۃ کی کہتے ہیں۔ اس سے مراد یہ لیتے  
 ہیں کہ وہ مشکل حدیث کو اپنی رائے اور سمجھ سے حل کرتے ہیں، ایسے مقام پر وہ اپنے قیوں اور  
 رائے سے کام لیتے ہیں۔ مسکین کوئی حدیث داخل نہ ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ اصحاب اہل بیت و  
 معمرات ہیں جو مشکل احادیث اور غیر متضمن مسائل کو اپنی تدبیر اور دینی بصیرت (جو بجانب اللہ  
 موافق ہوتی ہے) سے حل کرنے کے قابل ہوتے ہیں اور محدثین کو اس امر سے معنی کی کمی تھی کہ ان  
 نو اصحاب راۃ کی کہتے ہیں۔ حافظ ذہبیؒ نے ذکر ص ۱۳۸ میں امام احمد کے بارے میں لکھتے ہیں  
 و کان اماماً حافظ فقیہاً مجتہداً بصیراً ہاتر الراۃ و لعلک یقال لغیرہ  
 الراۃ تفتیس بالاسم معلوم ہو کہ اہل رائے شریعہ اور احادیث و روایات کے قابل مدعا ہیں۔  
 بعض معمرات کو جو درالسمیران للذہبی کی درجہ میں عبارت سے اٹھو کہ ہوتا ہے ابو حنیفہ  
 امام اہل الراۃ ضعیفہ النسانی من جہۃ حفظہ و ابن عدی و آخرون و ترجمہ لہ  
 الخطیب فی فضیلین من تاریخہ و استوفی کلام الثوریقین معدلہ و مضعہ اب  
 حنیفہ اہل رائے کے وہاں ہیں نسائی، ابن عدی و غیرہ نے حافظ کی وہ ہے انکو ضعیف قرار دیا ہے اور  
 خطیب نے ان کے حالات پر اپنی تاریخ میں دو فصلیں توئم کی ہیں اور ان کی توثیق و تصدیق کرنے  
 والے لوگوں پر یقین پر تفسیر کے کلام کیا ہے۔

محققین نے اس عبارت کے بارے میں کہا ہے کہ یہ بلا مردہ ہوئی، کہ نہیں، بلکہ کسی نے  
 اس کے حاشیہ میں لکھ دی تھی، حد میں ہوتے ہوئے یہ عبارت میزان کے متن میں شریعی ہو گئی  
 جیسے کہ حامد عبد اللہ کھنونیؒ نے کہا ہے ان ہذا اصحابہ ابس لہا الراۃ فی بعض  
 النسخ المعمرۃ ہذا یقیناً معینی بعض معتبر نسخہ جو ہیں۔ نہ خود کہتے ہیں ان میں اس  
 عبارت کا وجود نہیں (بخوارزمی امام ابو حنیفہؒ ص ۵)

اور یہ عبارت علامہ ابن کثیرؒ کی ترمیمی کیے گئی ہے، جبکہ انہوں نے خود اپنے ان مقامات کے



کی پڑاؤں سے۔ علامہ فطیحی پر کمان کرنے کی وجہ یہ ہے کہ منقید اسے کو حدیث پر مقدم کرتی ہے۔ اور  
یعنی وہ منقذ کو استحباب اسے کا: سو دیتے ہیں حالانکہ ان کو اس بات کا علم نہیں کہ مخالف کا یہ ذرا سا جانی  
وقت اسے اور مبادرت عقل کی بنیاد پر پڑ گیا۔ (ترجمہ از سرچ)

کیا اسے کے بغیر حدیث سمجھی جا سکتی ہے؟

اس کے لغوی اور اصطلاحی معنی کے بعد اس امر پر بھی غور کر دے کہ کیا اسے اور فہم کے بغیر  
حدیث سمجھی جا سکتی ہے؟ ترجمہ کی جا سکتی ہے تو فحیف ہے۔ بجز اسے کو لینے کی کیا ضرورت ہے؟ اور  
اسے اور فہم کے بغیر حدیث نہیں سمجھی جا سکتی تو پھر وہ نہ سو کیسے ہوئی؟ کیا کوئی مدعیہ پر بھی کسی  
شیوں و محمود چیز کا ذرا چر و در نہ تھا کہ علیہ بن سکتی ہے دیکھتے ہیں ذات کی وضاحت کیسے مافی حاش  
کبریٰ زاہد کی تحریر جو مباحثہ صمدیۃ صلوٰۃ کتاب الرب القاضی میں تصریح فرماتے ہیں کہ لا  
يستقيم الحديث الا بالروای ہی باستعمال الروای فیہ بان بدو تک معنیہ الشوعبة  
النس می مناط الاحکام و لا يستقیم الروای الا بالحديث ای لا يستقیم العمل بالروای  
و الاخذ به الا بانضمام الحديث الیه (مقدمة لفتح التحلیم ص ۷۰) حدیث اسے کے  
اشمال ہی۔ یہ درست ہو سکتی ہے یا نہیں غور کر حدیث کے شرعی معنی کو اس کے منطوق میں اسے  
ہی ہے اور کہ سمجھ جانتے ہیں اور اسے سمجھ کر حدیث کے درست نہیں ہو سکتی یعنی محض اسے پر  
عمل کرنا درست نہیں ہو سکتا، و فقیر اس رائے کے ساتھ حدیث منہل پر ہے (تمام اہل منقذ میں سے)۔

حدیث سے اسے کی محمدؐ کی کاشفوت:

حقیقت یہ ہے کہ اس کے اہل شریعت کے پیش نظر کتاب و سنت کے معنی تو ان میں اور ضم ابنا کو لازمی  
نور کا شعل قرار دے کر یہی پیش آمد و ضرورت کے متعلق جس فی تفصیل و تکوین و بعد صحت  
مکرر قرآن و سنت میں موجود ہو قرآن و سنت کے بولنے و بولنے معنی میں مجتہدین کو یہ  
حق حاصل ہے۔ وہ اپنے اجتہاد اور اسے کے کام سے ترقی و ترقی کے معنی میں و حق بنی آدمی  
ورہنگائی مسائل کو حل کریں اسی کو فقہ و اجتہاد اور حق میں اور اسے سمجھتے ہیں اس بات کی ثبوت کیلئے  
مسترح حدیث معاذ کافی ہے جس کے بارے میں شیخ الاسلام ابو عمر انیدہ نے اہل اسلامی رجحان فرماتے ہیں

کر و حدیث معدد صحیح مشہور و رواۃ الانحۃ الفعیہ و هو اصل فی الاجتهاد و انکسار علی الاصول کہ یہ حدیث صحیح اور مشہور ہے و من کو مادی و منہ سے روایت کیا ہے اور بعض حدیث اجتہاد و قوانین علی الاصول کے لئے اسے اسل اور ہوا ہے۔

مشرقی میں سے یہ روایت کہلاتی ہے۔ سنن رسول اللہ ﷺ میں العزم لعل  
مشاروفہ اہل طرایف ثم ثنائیم (شعبہ اس کثیر ج ۱ ص ۲۵) انھوں نے  
سند حسن قرار دیا۔ حدیث میں آیا کہ یہ نبی کریم ﷺ نے آپ کے لئے ارشاد فرمایا کہ اہل مراکے سے  
مشرقیہ کے بچے ان کی زبان کی کہتے۔

اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کو ان ایسا کر ادا کرنے سے قبل ہی عطا فرمایا تھا۔ اس کتاب کی ابتدا میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَرْسِلَ إِلَيْكُمْ رَسُولًا بَيْنَهُ أُمَمٌ مِمَّنْ لَكُمْ" (اور جو تم چاہو، مگر یہ کہ تم کو اپنی قوموں میں سے ایک رسول بھیج دے تاکہ تم میں سے ایک قوم اس کے درمیان ہو)۔ اس کتاب کی ابتدا میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَرْسِلَ إِلَيْكُمْ رَسُولًا بَيْنَهُ أُمَمٌ مِمَّنْ لَكُمْ" (اور جو تم چاہو، مگر یہ کہ تم کو اپنی قوموں میں سے ایک رسول بھیج دے تاکہ تم میں سے ایک قوم اس کے درمیان ہو)۔

اور حضرت نے اپنے اور خاندان میں مشہور یہی قاضی شریعہ و سنتی (شیخ) کو ایک ایسا  
بر مال فرمایا تھا جس میں اس کی تسخیر فرمائی تھی کہ اگر کوئی ایسا مقدمہ درمستحق آئے جس پر  
آپ اب اسلٹ سے دشمنی نہ پڑتی ہو اور اس کے بارے میں پیچھے سے کسی نے شکوک بھی نہ کی ہو۔ سو  
فحسراً الامر میں شفت، ان شفت، ان نعتہد، ہر ایک تم نقد و فسخ و ادا و ارجی ج  
اور جس ۱۹۵۷ء ترجمہ ان امور میں سے جو اس قسم پر جو پستہ کر لیا یا ڈال دیا اسے اسے اسچہ کر لیا  
اس میں جتنا تم کے ہر شے ہو کر اسے

مشہور محقق عالم اور صاحب اللم یازمگ ابو محمد زید مصری اور قاضی فرماتے ہیں ان الحکم  
بالسرای من اصحاب رسول اللہ مشہور و معتبر الخطاء فی اجتہادہم ثابت الذ  
لیسوا بمعصومین عن الخطاء (ابو حنیفہ حیات و عصرہ و آثارہ ص ۷۳) رائے کے مطابق  
عقلم کرنا آنحضرت ﷺ کے صحابہ سے مشہور ہے اور ان کے اجتہاد میں بھی خطا کا انکار ثابت ہے  
کیونکہ وہ خطائے معصومہ نہ تھے الغرض غیر منصوص مس کمل میں حضرات صحابہ کرام نے جہاں رائے  
اور اجتہاد سے کام لیا ہے مگر ان کا تتبع کیا جائے تو، چھا خا صاً فقہ تیار ہو سکتا ہے اور روح بالا آ جاوے  
احادیث سے یہ حقیقت واضح ہو کر کھل کر سامنے آ جائے کہ قرآن اور حدیث اور جماعی مسائل کے بعد  
رائے اور قیاس سے کام لینا خود سرفراخ اور صحیح حدیث اور صحابہ کرام کے اقوال سے ثابت ہے اور  
جسہد راست بھی اس کی قائل ہے پھر رائے اور قیاس کی خدمت و راہیں ملو گے اور صاحب قیاس کی  
توجہیں و تدبیریں کیونکر قابلِ تاحوت ہو سکتی ہے (مقارن اہل حنفیہ ص ۱۸۱)

خطیب بغدادیؒ اور ابن خلکانؒ کے منقول الزامات کے تحقیقی جوابات :  
اصل میں امام ابو حنیفہؒ پر مختلف قسم قبہوں اور بے بنیاد الزامات کے تاریخی مآخذ خطیب  
بغدادیؒ کا نقل کر رہے سند اقوال کا کافی ہیں جو انہوں نے تاریخ بغداد میں اور قاضی فرمایا ہے قابل میں  
ان کے یا قول مع تحقیقی جوابات یہ فقرات اس لئے جو تھے ہیں تاکہ حقائق کی سسٹنٹی پر ان کی معیر  
مصادقات واضح کیا جائے۔

خطیب بغدادیؒ کی امام ابو حنیفہؒ کے متفقین فی الحدیث کرتے ہوئے رقم الزہبی و کان یسما  
فی الحدیث کان زحافاً فی الحدیث لم یکن بھا صاحب حدیث (ابو حنیفہ صحیح حدیث میں  
تیم تھے ابو حنیفہؒ حدیث میں بالکل اپنا ج تھے ۱۰۰ حدیث کے آدھی نہ تھے۔ آگے لکھتے ہیں لافہ  
لیس لہ راۃ ولا حدیث جمیع صاوی عن اسی حلیفہ من الحدیث حافہ و  
عمسوں اخطا فی نصہا (تاریخ بغداد ج ۳ ص ۳۳۳) قریم ابو حنیفہؒ کے پاس نہ تو رائے  
تھی اور نہ حدیث ابو حنیفہؒ سے روئی کل ذرا حدیثیں ہیں جن میں سے آدمی حدیثوں میں ان  
سے غلطیاں ہوئی ہیں۔ (زہبی زمرہ)



متروکین نے بھی بعض و نکتہ برائے مخالفت اور بعض آثار مستطوعہ پر ان الزامات کو اپنی تاریخوں میں افسر کرتے چھپے آئے ہیں۔ مثلاً ابن خلدون نے اپنی تاریخ کے مقدمہ میں لکھا ہے (ان مرویاتہ بحدیث علی ما انفال سبعۃ عشر حدیثاً) ترجمہ: ابو حنیفہ سے مروی احادیث کی تعداد جیسا کہ بتایا گیا ہے۔ سترہ تک پہنچی ہے۔ مگر حقائق و واقعات کی دنیا میں ان الزامات میں کہاں تک صداقت ہے اسی مسئلہ میں گزشتہ بحثیں کافی ہیں۔ مگر مزید طعینان خاطر کے لئے چند تراجم و معارف قلم نگار حضرت مولانا عبدالقیوم قدوسی کے کتاب ”دلائل امام ابو حنیفہ“ سے پیش خدمت ہیں۔

(الف) نقض ابو حنیفہ کے مذہب کا قطعی مظلوم کرنے والے کبار دانشور کرام اور فقیہا عظام نے فقہ حنفی کے اصل قواعد احکام کو (لدر المعنی لیس اذہ ابی حنیفہ) کے نام سے ایک مستقل کتاب میں جمع کر دیا ہے تو سوال یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ کے علم حدیث سے اہلحد و تہمتی دانسی ہونے کے باوجود ان کے استنباط کردہ مسائل و احکام صحیح احادیث کے موافق کیسے ہو گئے۔

(ب) علم اصول حدیث و کتب معطل حدیث و کتب اسماہ الربا میں امام ابو حنیفہ کے آراء و نظریات کو مدون کیا جاتا ہے، روایات کے اعتبار سے ان پر کھروسہ کیا جاتا ہے۔ یعنی جس حدیث یا روایت کو امام ابو حنیفہ رد کر دیں اسی کو مردود سمجھا جاتا ہے اور جس کی وہ تائید کر دیں اسے قبول کر لیا جاتا ہے۔ کیا ایسے عظیم علمی شخصیت کو علم حدیث سے کورا اور تہمتی دان قرار دینا سزا سرجھوٹ اور بیتان نہیں ہے۔ (دلائل امام ابو حنیفہ ص ۱۰۲)

علاحدہ ابن خلدون کی منقول روایت کی توجیہات:

س تفہیم سے ابن خلدون کے بیان کی حقیقت بھی واضح ہو جاتی ہے۔ تاہم ابن خلدون کی عبارت بہت مبہم ہے۔ انہیں نے اتنا لکھا ہے۔ کہ ابو حنیفہ کے روایات کی تعداد سترہ ہے ہو سکتا ہے کہ۔

(۱) ابن خلدون نے امام ابو حنیفہ کے مرویات کی تعداد سے ان کے سترہ مسانید مراد لئے ہوں۔

(ب) اور یہ بھی ممکن ہے کہ امام محمد نے جو چار موطا ماسدک سے روایت کیا ہے۔ مگر اس

میں صرف تیرہ حدیثیں ایسی درج کئے ہیں جو ابو حنیفہ سے منقول ہیں اور چار حدیثیں ابو یوسف سے روایت کی ہیں ان سترہ کو رد کیے کہ بعض اہل علم نے موطا میں درج شدہ احادیث کی تعداد سترہ

بتائی ہیں اور وہی نقل ہوئی چلی آتی ہو۔ مگر یاد رہے کہ سزا و احادیث اسے بہتان اور بے بنیاد  
 الزام کو اسن غلط دان کے سوا کسی ترسب نے بھی اکر نہیں کیا۔ (عولہ تالیپ انڈیا پ ۱۵۶)

### فقہ حنفی پر مخالفت حدیث کے الزام کی حقیقت :

بعض علماء نے امام صاحب ہر فقہ حنفی کے بارے میں حدیث کی سہیفہ مخالفت کا بے بنیاد  
 پرہیز کیا ہے۔ جس نے بعض بڑے بڑے علماء بھی متاثر نہ کیے بغیر نہ رہ سکے۔ حقیقت یہ ہے کہ امام  
 صاحب نے فروعی مسائل اور اصولوں و دائرے میں فقہ کی راہ اختیار فرمائی۔ کیونکہ امت انگلی سے یہ کام  
 زیادہ اہم ہے۔ اور ان مہموں پر قوموں کی رہنمائی شدہ ضروری تھی۔ فقہ ہی کو راہنہ کا نام پامایا۔ اپنی  
 انجی خدا و اصحابوں کے سبب عیوۃ پائے اور کے تمام مہمیں پر فقیہ تھے تھے۔ (از مرتبہ)  
 صاحب حرکۃ الفتح لاطی القاری نے ایک دلچسپ اور نقل کیا ہے وفد سالہ  
 الاوزاعی عن مسائل و ارادہ الحجت معہ یوسائن حاجاب عینی وجہ نصواب فقہان  
 لہ الاوزاعی من ابن ہذا الجواب و الفاعل من الاحادیث النبی و یمنموہا من  
 الاحیاء و الانار اسی غلط فہمی میں نہ وجہ دلالتھا و طریق مستطیحا۔ لانصف  
 الاوزاعی ولم یسمع فقال نحن العطارون و اسم الاطباء احرقاء المعاصی ج ۱ /  
 ص ۲۸ : کہ ان عہدہ ان نقل الحدیث الشریف لا یجوز الا باللفظ دون  
 المعنی و مقننہ اس جملوں ص ۱۴۴ : امام حنفی نے آپ سے چند مسائل کے بارے  
 میں پوچھا اور آپ سے بحث کا راہ دیا۔ آپ نے صحیح کتب جواب دیئے تو آپ نے یہ جوابات  
 کہاں سے دئے ہیں۔ آپ نے فرمایا ان احادیث و روایات اور آثار سے جنہیں آپ لوگ کہتے  
 کرتے امام اوزاعی نے انصاف سے کام لیتے ہوئے اور بغیر کسی جھجک کے کہا : علماء تو جڑی  
 بوئیں جمع کرنے والے ہیں اور آپ لوگ ماہ سمجھ ہیں امام صاحب نے یہ طریق اس لئے  
 اختیار فرمایا کہ آپ کے نزدیک روایت باللفظ جائز تھی الفاظ کی مراد نہ اس کی مراد۔ اس  
 تنقید کے اختیار فرمانے میں اسد میں کی سازشوں کو کاہنا متصور تھا

(ترجمہ و مرتبہ)

وقال فيه سألني لکیرة الفراعنة من زائدة العراق وحرمه علی ان لا یأخذ  
بالکتاب ففی دہسہ اتماریح الادب العربی ص ۳۸۲) کہتے ہیں: بعد از انکے انکار کے کہ  
طریق آپ نے (مناہجین حدیث) (ممن کا تعلق نہ تو عراق سے تھا) کی کثرت سے پیش نظر اختیار  
فرمایا، تاکہ ضامین کی، اہانت کے سبب آپ کے فقر و غریب میں کسی قسم کا فتنہ نہ پھیلے۔

نام صاحب کے پیش نظر یہ فرمان رسول بھی تھا کہ عن عبد اللہ بن عمرو قال قال  
رسول اللہ ﷺ بلغوا عنی ولو آتية وحدثوا عنی سیرا لیل ولا حرج ومن کذب  
علی متعمدا فلیترا معہ من النار من حدث عنی بحديث بری انه کذب فهو  
احد الکاذبین او کما قال اخذ بکتاب اللہ فان لم یجد فیہ من رسول اللہ ﷺ  
فان لم یجد فی کتاب اللہ ولا من رسول اللہ ﷺ اخذت بقول الصحابة اخذ  
بقول من شئت منهم وادع من شئت منهم ولا اخرج من قولهم الی قول غیرہ  
لیما لا انتہی الامر الی ابرہیم والنسبی وابن سیرین والنحس و عطاء وسعید

بن المسیب و عدد رجالا فقوم اجتہدوا و لا یجتہد کم حجتہم و انار یخ بعد ان  
ج ۳ ص ۳۶۸) ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ سے  
جو حدیث آئے ہیں پچھاؤ اور ہر ایک آیت ہی کیوں نہ ہو۔ ہماری سیرا لیل سے وہ بات نقل کرنے  
میں بھی کوئی عرج نہیں۔ البتہ جس نے مجھ پر میری طرف منسوب کر کے (مبہوت ہاندھا تو وہ اپنے  
لہکے کا تکیہ کو بنایا ہے جس نے کسی بات کو مبہوت سمجھنے کے باوجود میری طرف منسوب کیا اسے مجھوں  
مبہوتوں میں سے ہے۔ امام صاحب قرآن مجید کے بعد نہ صرف محدث رسول اللہ ﷺ و راہب  
سوی پر کثرت سمجھتے تھے بلکہ اختلاف صحابہؓ سے دور بھی اقبال صحابہؓ سے فراموشی کو ہم سمجھتے  
تھے اپنے اصولی استنباط پر خود اس صاحب کی تہذیب کا موجد ہے، لہذا میں کتاب اللہ سے ظہر معلوم  
کرتا ہوں پھر افراد ہاں سے نہ لے تو محدث رسول اللہ کو تو سچا ہوں اگر ہاں بھی نہ لے تو پھر میں  
کرام میں سے کسی کے قول کو اختیار کرتا ہوں۔ جس کے قول کو یہ ہوں اختیار کر لیتے ہوں جسے قول کو  
یہ ہوں اختیار نہیں کرتا یہ حال ان کے اقوال سے ہوا نہیں لکھا جب معاملہ یہاں سے ہوا تو میری

انہی سیرین، حسن، عطاء اللہ، سعید بن المسیب، دلیہ و ثلبہ آپ نے قرآن کو ان لوگوں نے بھی اجتہاد کیا ہے انہی کی طرح میں بھی اجتہاد کرتا ہوں۔

(ترجمہ از مرتب)

وضاحت: یعنی داکے اور قیاس کا دخل وہاں سے شروع ہوگا جہاں قرآن و سنت اور سنت اصحاب النبی ﷺ کی تصریح موجود نہ ہو یہ داکے قرآن و سنت کے تابع ہے۔ مخالف وہ داکے ہے جو قرآن و سنت کی پرواہ کئے بغیر اختیار کی جائے۔

موجودہ دور کے زائفین کے لئے فقہ فقہی کی تائید میں تخریج معاریت کی کتب احناف کی طرف سے واضح اور ملل جوہر ہیں۔

امام عیاضی کی ”شرح معانی آثار“، موطائی کی مسند، علامہ زبلی کی مصعب الراویہ لسی، تصنیف احادیث الہدایہ، مولانا فخر احمد عثمانی کی ”امام السنن“ ان کے علاوہ مشہور کتب حدیث کی شرح میں ”شرح البیہاری“، ”مراقاة المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح“، ”فتح الملبم شرح المسیم“، ”طیلس البیہاری شرح البخاری“، معارف السنن شرح جامع الترمذی، ”دلیہ و ثلبہ کا وجود فقہ منکر کیلئے حادیہ ہیں۔

(ترجمہ از مرتب)

امام ابو حنیفہؒ پر عقیدہ ارجاء کے التزام اور اس کے تحقیقی جواب:

نوٹ۔ عنوان ہذا کے ذیلی مضمون ادارے کی طرف سے اضافی فی الواقعہ ہے جو سلسلہ امام ابو حنیفہؒ پر جرح و اعتراضات اور ان کے تحقیقی جوابات کے ساتھ منسلک ہے اس لیے اس سے الگ اب کے ضمن میں شامل کر لیا گیا ہے۔ (مرتب)

سرخ مسلمانوں کا مشہور فرقہ ہے جو کئی شاخوں پر مشتمل ہیں۔ یہ لوگ امام میں غلطی کے دور آنے سے متاثر ہوئے تھے جیسا جبریتہ دینا غیر وافر ہے غرض یہ کہ یہ لوگ مرتبہ جبریتہ دینا ایک دوسرے سے قریب ترین کیونکہ یونانی رقی۔ ام یہ ”مرجہ خوارق“ کو ایک ہی صف میں شمار کرتے ہیں اور ایرانی فلسفوں نے ان کے خیالات پر بنا دیا۔ اسے ”مرجہ ارجاء“ سے شیعہ

ہے جو ہماری پس منظر سے مہموں میں لایا جاتا ہے ان کے زعم کے مطابق ایمان مقدم ہے اور عمل مؤخر ہے ایمان کا نقش قلب سے ہے عمل سے نہیں اور اگرچہ جوئے کے باوجود ان کا ہدایہ عمل رہتا ہے بعد ازاں اللہ کی رحمت میں ان کو معاف کر دے گا۔ اس میں فرقہ کو حشر رنج کا حصہ قرار دیا ہے ممکن ہے بعد میں توبہ کی ہے بھی یہ غلط ہے۔ جو کمر بعد میں ان کے پیشتر علماء نے انکار و حلیہ کی فرار میں تقید کی اس نے یہ نتیجہ نوٹ کیا کہ کومر چہ عقیدہ بھی سمجھتے ہیں جیسا کہ سید عبدالقادر جیلانی کی کتاب علیہ نظامی کے ترجمہ نے اپنے ویر پہ میں منسلک کی تھی یہ فرقہ قدیم بن معاویہ کے مہم جو ہے جو ہر مشکل کو اپنے نقطہ نظر سے اس مہم کا ٹھکانہ سے اس مہم کا ٹھکانہ "طہنن ترمذی" نے ان کی مہم سے تقریر کی ہے اور ان کا توجہ جو تھا ان کے لئے اس فرقہ کی سرپرستی کی ان کے ابتدائی عقائد کا خلاصہ بیان ہے ایمان کا حصول عمل کے لئے ہے جسے علم کی ذاتی بشری فاسق اور جری کیوں نہ ہو ان کو مستثنیٰ ہے اس شخص کے قیام میں نہ ہو کہ وہ پڑھ لکھ اور علم کے درمیان ہوتا ہے اس میں شریعت کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ میرا کہہ رہا ہوں ہے۔ ایمان کا قہر سب کے پاس ہوتا ہے۔ فرقہ کے ان کے عقائد اور عام اصولوں کا ایمان ایک ہی نوعیت کا ہے۔ زبان کا مقرر عمل سامع کے لئے ہے۔ کلام کا کوئی طبع وہ جو کہ جسے یا کوئی فعلی ہیں جن پر سارا ایمان جمع ہو جاتا ہے ایمان کوئی نہیں کہ کوئی عمل کی ہے اور نہ وہ ایمان کا ایک ہی نوعیت ہے جو ساری دنیا میں ملتی ہے ایمان کی ایک ہی نوعیت ہے جو ایمان کی ایک ہی نوعیت ہے ایمان کی ایک ہی نوعیت ہے۔

(۱۱۱)

اسلامی امام اعظم پر جرح و اعتدال کے جوابات امام ابوحنیفہ

اور عقیدہ وار ہوا

نوٹ: امام ابوحنیفہ پر جرح و اعتدال کے سلسلے میں پندرہ امام صاحب پر عقیدہ دیا گیا۔ امام ابوحنیفہ پر جرح و اعتدال کے سلسلے میں پندرہ امام صاحب پر عقیدہ دیا گیا۔

۱۰۰۰ روایتیں کی شخصیت کو رد کرنے کے لئے ایک کاری شرب شمار کیا جاتا ہے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ اس دہرائی کی اصل حقیقت روحی نہیں کے حضرات و درجہ حرارت و اشیا کرتے ہیں سے ملنا اور مفصل جواب دیا جائے اس ضرورت کے پیش نظر ذیل میں ماہنامہ بیانات میں اس کے بابت شائع شدہ تفصیلی مضمون نقل کیا جاتا ہے۔ عموماً وہ یہ کہ پیش نظر میں ملے جیسے یہ مضمون میں ضمنی طور پر اس کے استفادے کے لئے پیش شدہ مست ہے امید ہے کہ انہیں دیکھ کر حائل کریں گے۔ (ازمجب)

تغلب حقیقت ان کا مل مغرب لکھے عبد القادر جیلانی رستہ اند علیہ نے اپنی کتاب "تغلبہ الطالین" میں تہ (۳۰) اذوق کی تفصیل ذکر کرتے ہوئے عرب کے بھی ذکر کیا ہے اور ان (مرجہ) میں اصحاب ابو یوسف نعمان بن ثابت کو بھی شمار کیا ہے جس سے جملہ متعصب اور مذہبات سے مغلوب یہ عقیدوں نے فائدہ اٹھاتے ہوئے امام صاحب "توہید کیا اور کھو پے جن میں حقیقت لغت" کے مؤلف نے مقدمہ عامہ مولانا محمد یوسف بھی شامل ہیں۔ ائمہ دارالافتاء میں ہم انہی کی نمائندگی کو رد کرتے ہوئے حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے کام کا صحیح مطلب بیان کریں گے۔

نوٹ: ۱۔ ائمہ و علماء میں مؤلف "حقیقت لغت" کی عبارت "م" کے عنوان سے پیش کردہ "کے" "تغلب" ہے اس کا جواب دیا جائے گا۔ موصوف مقدمہ "حقیقت لغت" ص ۲۹ پہلی۱۱ الطالین کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

م: "پہلے تھا اور دوسرے کا جس کے بارہ (۱۲) فرقے حسب ذیل ہیں۔  
 عموماً یہ تہود کا مل ہے کہ حسب کسی نے ایک بار لکھ دیا چاہے اگرچہ سارے ہی ان کو کہہ  
 ہر تہ و تہ میں نہ جانے گا۔ ایمان میں نے قول کیا ہے، اہل ایمان سے خارج ہیں۔ اور اس نے  
 دیکھا کہ شریعت میں لوگوں کا ایمان کم زیادہ نہیں ہوتا ہے (عام ہوئے ایک ہوں یا بدخلق ہوں،  
 ناجز) ان کا ایمان اور نبیوں اور فرشتوں کا ایمان ایک ہی ہے نہ زیادہ نہیں اور نہ کم نہیں ہے۔"

فرقہ کا نام	پیشوا کا نام	مقام
تغلبہ	ابو یوسف نعمان بن ثابت	ایمان میں نے معرفت الہی اور اللہ کے ساتھ اور اس کا اور زیادہ جو وہ خدا کے پاس سے لائے ہیں۔ انہی میں جو یہ ہی طرح ان کو لیا رہی ہوئی ہے۔" (تہذیب ص ۲۹)

## صحاب حقیقہ: حقیقت کا تمہیسی

انجیل: منافق کا قصور تہذیب و قانون کی غمیں ذکر کرنے سے صرف اس قدر ہے کہ وہ صاحب بی سوزہ تمہیسی کریں کہ غصہ بھی، بیکار لڑائی جنگ کی عورت تپ کر اترتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ان غصے سے فتح عبداللہ درمیان میں رخصت اللہ علیہ کا قول نقل کیا کہ حقیقت فرقہ جو، موہر عزیز نعمان بن ثابت نے جو ان کا یہ عقیدہ ہے جو اچانک کیا ہے۔ چنانچہ حقیقت کا ان کو مرہب قوتوں کے تحت کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ منافقین کی قریب رہا، انے قائل تھے نہیں قائل اس نے کہ ان منافقین پر اللہ اللہ میں اللہ علیہ کا جو یہ دیا ہے، طالب محرم، وہ ہے کہ منافق کی چہ بھتی کی طرف اشارہ کیا کہ وہ کسی قدر توجہ دی، یہ کم لیتے جو کہ عبارت کا صحیح مطلب ہے نہیں اس سے ہیں وہ سے کہ انہوں نے اسلئے ان کی اصل عبارت میں پیش کرنے کے بجائے صرف ترجمہ پر اکتفا کیا ہے، اور حقیقت اللہ میں کاسر عبارت، وہی بی سوزہ منافقین نے لایا ہے کہ ان کے حقیقت کی اصل عبارت، حقیقت

ماہنامہ بین الاقوامی تحریک اسلامی صحابہ امیر حقیقہ، البعثان بن ثابت و عمرو بن لا یحسان علیہ السعرة و لا یفرار ماخذ و وسولہ و معاد جاء مع عبیدہ حمله علی ما ذکرہ المرہوفی فی کتابہ المشعرۃ لیکن غلبہ بعض صحابہ پر حقیقت نعمان بن ثابت بن انہیہ عقیدہ ہے کہ یہ صرف معرفت (مال سے پہچانے) اور باقی اللہ میں کے رسول کا امر ہے کہ وہ ان کے پاس سے لے آئے ہیں اللہ میں صریحاً اور کام ہے جیسا کہ برہوتی نے کتاب الحج و انہیہ لکھا ہے۔

نہیں ان کے لئے ترجمہ کرتے وقت "کتاب آخر" کا نام نہ لیا کہ "باجہ" "تبیخ" کا نام نہ لیا کہ "باجہ" سے پہلے یہ لکھا ہے کہ "لہ ہوتی" "انہیہ میں ان کی" "کتاب آخر" "استدھکی" ہے یا نہیں انہیہ میں "معدہ" کی غیر معدہ "تبیخ" کے حوالے کوئی بات لکھی، یہ بہت بدعتی ہے۔ اس لئے "لہ ہوتی" "انہیہ کی کتاب آخر" انہوں (اسلامی علماء) سے کہہ دیا کہ انہوں نے

## حقیقت پوشی کی ناکام کوشش:

اس کے علاوہ جب مؤلف بہ ذات کی صحت کیسے متذکرہ دلائل گرنے میں تو آخر امام اعظم رحمہ اللہ جیسی عظیم شخصیت پر ایک غلط الزام لگانے وقت انہوں نے اس اصول کو کیوں نظر انداز کر لیا؟ واقعی ”اتبہ“ حجۃ اور اس کا مصنف حضرت علیہ السلام ان کا مقصد نہ کر کے بقید معنی میں کا حوالہ اصل کتاب کی عبارت مع سند بخیر کر دی جاتی ہے جب اس میں ”یا تو“ واضح ہو گیا ہے یہ حقیقت مقصود کے خلاف کم غرضت کی حد تک پوشی کی ناکام کوشش ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ ”اتبہ“ میں تو بعض صحابہ اپنی حنیفہ تحریر تھا جس کا مطلب یہ ہے کہ اس عقیدے کے حامل تھے مخالف نے کمال و اختلاسی سے ”بعض“ کا غلط اڑا کر تمام مخالف میں شامل کر دیا اور اس کو ”مصادیہ کاغذ“ بنیاد بنا دیا۔

اور کارا از قوت یہ تو مرد اس نہیں کہند

حقیقۃً الفقد کی عبارت:

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بن ثابت کوئی مفتہ اچھا فرقہ حنیفہ کے اکثر اہل علم نے ان کو مرید قرار میں شمار کیا ہے۔ چنانچہ ایمان کی تحریف اور اس کی کمی و زیادتی کے بارے میں جو عقیدہ موجود تھا ہے انہوں نے بھی بھیج دیا اپنا عقیدہ اپنی تفسیر فقہائے کرام میں درج فرمایا ہے۔ علامہ شہرستانی نے ”کتاب الملک والخص“ میں بھی درج کیا ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بن ثابت کو مرید قرار دیا اور اس کا عقیدہ اور ابو یوسف اور محمد بن حسن وغیرہ کو ماننے کیا ہے۔ اسی جملے کا حوالہ بھی جو فرقہ علامہ نے دیا ہے۔ ابو حنیفہ کو فرقہ مرید میں شمار کرتا ہے (سنن، تہذیب، ج ۱، ص ۹۴، جلد اول مطبوعہ مصر) (حاشیہ حقیقۃً الفقد ص ۱۷۷)

الجواب: مؤلف کا یہ قریب کہ ”اکثر اہل علم نے ان کو مرید فرقہ میں شمار کیا ہے“ یہ بھی دعویٰ ہے جس پر کوئی دلیل نہیں دلائی کہ یہ عقیدہ نہیں کہ اکثر اہل علم نے ان کو مرید کہا ہے اگر ایسی بات تو مؤلف ”یسے“ معلوم اور پرہیزگار آدمی سے اس کی قطعاً نہیں کی جاسکتی۔ وہ ان کلمہ ”مرید“ سے بغیر آئے گذر جائیں کیونکہ تمام ابو حنیفہ کی مدح و ستائش مؤلف کے دیکھ دیکھ میں ہو سکتی



اور انھیں ہے۔ پتہ نچ اٹھیں امام صاحبہ کے بارے میں جو کچھ بھی روایہ و ابھیں خدا صبح ملے۔ سب کو زنجیر باقی چڑھتا ہے (اور دقت نہ کے) اپنی تالیف میں درج کرتے جاتے ہیں۔ چہ نچ اس کے سہ ۹۲ برقی (۸۰) علم کی نام جن غیر مست پیش کی ہے زواج اپنے وقت کے امام بخاری حافظ و پیشوا تھے (جنہوں نے امام صاحبہ کو: قص اذ نیک حدیث و کلم چائے و اہل اس کی جانچ پر ہاں، قص نیا عرفی زبان میں قص خلاصہ و زمان کے وقت نہ اور مسائل پر اذاعت اضافت نہ ہیں۔ اس سے ہمیں یہاں تو پتہ کہ انہوں نے (مؤلف ہیئت لفظ) اس پیمانہ آتش میں عمر بلی لبر است پیش نہیں کی تا ارجح و کی الزام جسد و بغض پر مبنی ہے:

تاریخ: جن لوگوں نے امام صاحب کو سرحد کہا ہے یا تو حرمہ اور بعض کی بنا پر ان پر یہ نعرہ لگایا،  
 و ان کو امام صاحب کے بارے میں رائے قائم کرنے میں خطا واقع ہوئی ہے، یہ تحیدلہ سے مانفد  
 مہ البہ ماہی تو یہ بات ہے۔ ونقسموا ایضا علی اہل حنیفۃ الاوجاء ومن اہل العلم من  
 یسبب الی الارحاء کثیرا لم یکن قبیح سابق فیہ کما عوا بذلک فی اہل حنیفۃ  
 و کان ایضا یحمد ونسب الیہ ملا ینبغ وقد اہل علیہ حماعہ من العباد وفضلو  
 ۱۰ اچھا ہے یا ان کے علم اور فضل سے کہ امام صاحب کی تعریف میں نے امام صاحب پر اپنی کا بھی التزام رکھا ہے۔  
 مالک، امام صاحب سے تو ایسے لوگ بڑی کثرت سے موجود ہیں جن کو مرید نہ کیا ہے لیکن جس طرح  
 امام ابوحنیفہ کی نامت کی وجہ سے اس میں ہر پہلو نمایاں کیا گیا ہے۔ اور ان کے بارے میں ایسا  
 نہیں کیا گیا، اس سے وہ بھی بہت چلتے تھے، وہ ان کی طرف اس کی باتیں شہرہ کرتے تھے جن  
 سے ان کا امن باطل پاک تھی اور ان کے بارے میں نامناسب باتیں لکھی جاتی تھیں حالانکہ علماء  
 کی ایک بڑی جماعت نے ان کی تعریف کی ہے اور ان کی فضیلت کا قیام کیا ہے۔

رجاء کی حقیقت:

خوارزمی بھی اسی میں امام سب سے اور جہاں کہا گیا ہے وہ "ارجانہ" اصطلاح و لہجہ امت کے عقیدہ کے خلاف نہیں مگر اے ہم سب سمجھتے ہیں کہ پہلا ارجہ جو صحیحی ارجہ کا حال اس کے آٹھ کدواں وضاحت سے بیان کر دے گا کہ امام صاحب کی صرف منسوب "ارجانہ" یعنی عقیدت کون کر



اب میں نے یہ بات یہ کہ اس حساب کا یہ تہیہ و تہنہ آج کی صورت میں شہر ریاض کے خلاف ہے یا صرف ان لوگوں کی بات و ادعا ہے۔ اس حساب سے اس نتیجے کی تائید ہوتی ہے کہ تمام مسلمانوں کو یہ بات ہے۔ لیکن اگر یہی مقصد میں کا تہیہ و تہنہ ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہی مقصدی نتیجہ نہیں ہے۔ اس لیے اس بات کی وجہ سے اس بات کی وجہ سے۔

۱۔ مریخ کی سطح کی وضاحت

لما خلقوا من نوره لم يزلوا في حال قديم على قدر ما خلقوا ، قال في هذا عمر ابي مفضل  
 سمعت ابا جعفر يقول ان الله عز وجل خلق آدم عليه السلام من اهل الجنة ولا من  
 والمنزلة الاخرى ، ثم كون شهيد عليهم من اهل النار والمنزلة الثانية  
 المزمعون بقول عليه : لا شهيد على واحد منهم بل من اهل الجنة ولا من اهل  
 النار ولكلهم حق فيهم ، وحادث غيبه يقول كما قال الله تعالى احبوا اعداء  
 صالحا واخرج من اعدائهم لان الله عز وجل خلقهم ، حتى يكون الله عز وجل  
 بينهم وامانهم جميعا لان الله عز وجل خلقهم ، ان الله لا يفرق بين  
 وبعض ما دون ذلك نعم بشيء ، وحادث غيبه يقول عليه : وحظا به ونبي  
 احد من الناس ، وحب له الجنة ولو كان عبد من قوم غير الانبياء ، من قال فيه  
 الانبياء ، كتاب الغزوات ، المتعلق به ٢٤٢ عن ابي عبد الله عليه السلام في قوله

[illegible]

فرمایا (تحقیق احمد اس کو تو بہتر مضاف نہیں کر سکا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا چاہئے اور اس سے کبیر، اشرف کے نزدیک ہر جس کے چاہے عاف کردے اور نہ سب بارے میں مابوں اور غلطیوں کے سبب عذاب کا خوف بھی رکھتے ہیں، مرنے والی شخص ایسا نہیں کر جس نے اپنے لئے بدعت نوادہ جب کر لیا ہو مگر چاہے کتنا ہی روز رکھے والا اور عبادت کرنے والا ہو بخیر الخیر و دارین و طرائف کے کہ جن کو انبیاء نے مطلق کیا ہو۔

عبادت مذکورہ سے امور مستثنا وہ

حضرت امام ابو حنیفہ کی عبارت بالآلہ سے عندہ ذیل امور معلوم ہوئے۔ (۱) ہر نیک و صالح صاحب کے نزدیک ۱۲۰۰ قریبوں میں ۱۲۰۰ سال کا عالمی نظامی مشیخ پر موقوف ہے چاہے ان کے ہاں اس کو مزید یا زائد فاضل میں تو منتقل فرمایا۔ (۲) یہ فیصلہ اس مسئلہ پر متفرع ہے کہ فاضل ایمان کا جزو ہے یا نہیں اس میں دیگر ائمہ اور محدثین ظاہر و باطنیہ نے خلاف معلوم ہوتے ہیں لیکن یہ اختلاف صرف غلطی ہے و تحقیق کے نزدیک عمل ضروری ہے اور صاحب کی ہر ایک چیز سے یہ نہیں کر عمل کی ضرورت نہیں۔ مثلاً امام صاحب کی ہے ہر نیک و صالح ایک امام صاحب عمل کو ضروری قرار دیتے ہیں اور ان کے نزدیک اگر کسی نے بدعت نہ فرمائی تو تارک عمل اپنے ترک عمل کی سزا بھگت کر جنت میں جائے گا۔

نزاع لفظی سے فسار اعتقاد نہیں آتا:

چنانچہ علامہ محمد صالح بن علی بن محمد اقصیٰ الشافعی فرماتے ہیں والاحتمال المدعی بفسار اسر حجة والائمة الناقص من اهل السنة اختلاف صوری فان تكون اعمان الحواجز لازمة لايمان المقلد او جزم من الايمان مع الاتفاق على ان مرتكبه الكبيرة لا يخرجه من الايمان بل هو في مشية الله ان شاء الله وان شاء عفا عنه نزاع لفظي لا يخرجه عن ايمان عليه فساد اعتقاد شرع لئلا يفسد اعتقاد جديد۔ (۱) بھان کے بارے میں امام ابو حنیفہ اور دیگر ائمہ اہل سنت کے درمیان جو اختلاف ہے وہ عمل ضروری ہے۔ یعنی لفظی اختلاف ہے۔ تحقیق نہیں اس کے کہ اعمال بجا رہیں یا تو اس زمانہ میں یہ بات

۴۰۱۔ میں اور اس پر سب کا اتفاق ہے کہ عرب کبیر و اموات سے نہیں بھگتا تھا۔ واللہ کی مشیت کے تحت ہے چاہے تو وہ اس کو عذاب دے اور یہی ہے تو معاف کر دے۔ غرضیکہ یہ سب نے انسانی اختلاف ہے جس سے عقیدے میں کوئی فراہمی لازم نہیں آتی۔

اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی بھی یہی رائے ہے چنانچہ لکھتے ہیں: ونس النزاع لا راجعاً انی اللفظ (التعہیحات الالہیہ صفحہ ۲۹) تین زبانیں صرف لفظی ہے۔ جس سے معلوم ہو کہ اس صاحب کے نزدیک عمل اور چہ بڑا مان بن نہیں سکتا، ہم ایمان کے وائیات میں سے ہے اور اس پر ثواب و عقاب کا قرب ہوگا۔ مخالف مروجہ کے۔ ان کے نزدیک ایمان کے بعد عمل کی حیثیت آتے۔ ثواب و عقاب نے اس میں بھی نہیں ہے۔

موجہ مذموم کے مذموم عقائد۔

ثم انهم حنة المذمومة المبتدعة لبسوا من القدريية بل هو طائفة قالوا لا يضر مع الايمان ذنب كما لا يضر مع الكفر طاعة غير معمول وان واحدا من المسلمين لا يعاقب على خطيئة من الكائير فان هذا الاوجاه عن مالك الارجاء (شرح فقہانہ ۱۸۹) پھر مروجہ مذمومہ بدلتی فوق تقدیر اس سے آگے یہ فرق ہے جن کا عقیدہ یہ ہے کہ ایمان سے لے کر بعد ایمان کے لئے کوئی ان پر مستثنیٰ ہوگا۔ کفر کے بعد کوئی بھی قبول نہیں اور ان کا نظریہ ہے کہ مسلمان بھی ایسا ہی ہو سکتا ہے اور ان کو عذاب نہیں پایا جائے گا۔ جس سے اس ارجاء یعنی اس برکت کا ارجاء اور اس ارجاء (ابو سعید) نے ارجاء میں کیا نسبت۔

فقہ اکبر میں امام صاحب کی طرف منسوب اصل عبارت:

یہ مؤلف کا یہ قول کہ امام صاحب نے خوالہ میں وہی عقیدہ ذکر کیا ہے جو مروجہ ہے، بالکل غلط ہے۔ فقہانہ کا وہ ترجمہ صاحب کی طرف منسوب ہے۔ اس کا مؤلف نے بھی ذکر کیا ہے اس کی عبارت یہ ہے: والایمان هو الاقرار والتصديق و ايمان اهل السماء والارض لا يريد ولا يفتنى والمؤمنون ممتنون في الايمان والتوحيد متفاضلون في الاعمال ولا يقولون انهم من لا يضره الفسوق ولا يقولون انه لا يدخل النار

ولا نقول انه يخذ فيها وان كان لما ساعدوا بحرج من الهدى مؤمنا ولا نقول  
 حلت لنا مقولة وميات معصية كقول المرحنة اديان نام ہے وہاں سے آقا ابراہیم  
 علیہ السلام سے کہنے کا اہل حد و اہل زمین و ایمان کوئی چرچہ نہیں اور ان وہ حید میں سرور  
 مومنین پر ہیں اور انہوں نے غلط سے ایسا وہ ہے سے ہر جہت چکر ہیں۔ رفتہ بہ رفتہ اور  
 دوسرے مقام پر یہ تحریر ہے اور ہم یہ نہیں کہتے کہ وہاں کے لئے ان کا مقصد ہے۔ ورنہ ہم اس کے  
 تکلف میں نہ ہوں جنہ میں باقی اس کی نہیں ہوگا اور یہ کہتے ہیں کہ وہ ایک جہت میں رہے گا کہ  
 چہ غاشیہ کہ جب کہ وہ دنیا سے ایمان کی حد میں نکلا اور نہ ہم یہ کہتے ہیں کہ ہماری ترجمانیوں  
 مقبول ہیں۔ اور تمام جہت و معارف ہیں جیسا کہ رجب کو عقیدہ ہے۔ لہذا وہ قلب کا یہ ہے کہ غسان اور  
 زعفران غسان کا یہ ہے کہ اس کی نام نہ جب کہ وہ دنیا میں شمار کرتا ہے۔ پانچے غسان حقائق کی صورت  
 دیکھ ہے یا پھر غسان ہے کہ انہوں نے اہل اہل و اہل کی عبادت نہیں چاہی جس سے ان کو نکلا  
 نہیں آئی۔ اب فراموش فرمائیے کہ غسان کی حد سے نام نہ جب کہ وہ دنیا میں شمار کرتا ہے۔

یہاں پھر مرثیہ لکھی ہے: میں ومن العجب و غسان ملکی عن ابی حنیفہ  
 میں مدد ہے و بعدہ من المرحنة والعلة کذاب و بعدہ: کان یقال لابی حنیفہ  
 و اہل حنیفہ مر جنة السنة تجب کی بات ہے۔ غسان بھی اپنے قریب والہ صاحب کا نام  
 نہ جب کہ نہ کہ تھا۔ نام نہ جب کہ اب کو بھی مر جہ میں شمار کرتا تھا۔ یہ مر جہ ہے جسے زعفران  
 کہتے ہیں اس کی تحریر ہے۔ جو غیث و ریح کے احباب کو مر جہ السنہ کہا جاتا تھا۔ (المجلد ۱، ص ۱۹۰)

یہ نہ کہہ رہے ہو کہ میں تو معلوم نہ کیا ہے کہ غسان کا نام نہ جب کہ مر جہ سنہ کو مر جہ  
 سنہ اپنے ہر جہت کی ترویج و تفسیر ہے۔ ورنہ یہ حقیقت غسان اور مر جہ سنہ نے عقیدہ ہے۔ غسان  
 زمین و آسمان کا فرق ہے۔ یہ کیا غسان کے کہتے ہیں کہ صاحب مر جہ سنہ یا میں نے غسان  
 اپنے ہر جہت کے کہتے ہیں کہ صاحب مر جہ سنہ کا فیض و ہمت ہے۔ اہل حد و اہل  
 اور جب کہ وہ مر جہ سنہ کو اہل حد میں شمار کرتے ہیں اور غسان نے اپنے

فقہیہ امام صاحب کی طرف منسوب کرنے کی بناء پر تعجب کا اظہار کرتے ہیں تو پھر مؤلف کا علامہ شہستان کے بحوالہ سے فہرستان نے قولی کو نقل کر دیا اور اس کو حجت کے طور پر پیش کرنا اور اس بناء پر امام صاحب پر لعن کرنا صریح و باریکی نہیں تو اور کیا ہے؟ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ۔

### نقیض الطائیفین کی عبارت کا حل:

پہلے ہم بیان کر چکے ہیں کہ "ناف" کا تہر فرقوں کی تفصیل ذکر کرنے سے غرض صرف یہ ہے کہ "ناف" سے "عبداللہ" دیا جاتی، "عبداللہ" کی عبارت سے ثابت نہ کریں گے کہ انہوں نے امام صاحب کو مرجعہ قتالہ میں شامل نہیں کیا۔

اس سلسلہ میں پہلی بات تو یہ قابل غور ہے کہ "نقیض" کا جو نسخہ جاریہ سامنے ہے وہ لاہور کا طبع شدہ ہے اور اس کے ساتھ مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی کا فارسی ترجمہ بھی ہے جس میں اس عبارت میں بعض کالفتہ موجود ہے۔ اس طرح کے مصرعے نسخہ میں بھی "بعض" کا لفظ موجود ہے جس کی عبارت یہ ہے۔

اما الحنفیۃ فہم بعض اصحاب ابی حنیفۃ النعمان بن ثابت زعموا الخ  
یعنی "انفیدہ" "بعض" صحابہ: توضیفہ نعمان بن ثابت ہیں جن کا عقیدہ یہ ہے (الخ)۔

اور یہی بات مولانا محمود حسن خاں صاحب ٹوکی رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں  
واما اصحاب الامام سندھۃ کتاب العنیدۃ النبی رجعت الیہا ونقلت مہا ہی النبی  
ذکرہا فیہا اما الحنفیۃ فبعض اصحاب ابی حنیفۃ ترجمہ: امام صاحب کے  
مقلدین کے بارے میں فرمایا کہ "انفیدہ" "اکادہ نسخہ جس کو کوئی کفر ہم نے یہ عبارت نقل کی ہے  
اس میں یا الفاظ ہیں اما الحنفیۃ فبعض اصحاب ابی حنیفۃ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس  
سے مراد وہ بعض تھے جن کو امام صاحب کے بعض فروغ غیبیہ میں مقلد تھے مگر عقائد میں مرجعہ  
تھے چونکہ یہ اوجہ فرائض میں امام صاحب کے مقدم تھے اس لیے وہ بھی حق کہلاتے اور فہرستان بھی  
انہیں میں داخل۔ چونکہ وہ پہلے رب کو امام صاحب کی طرف منسوب کر رہے تھے۔

پہنچو مولانا عبدالحی فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ اسی اندکال کا جواب ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں ان  
مراد النسخ من الحنفیۃ فرقۃ مہم وہم المرحۃ ونو ضیحة ان الحنفیۃ عارۃ عن





لا مفضل امام بوضیف نے فرمایا کہ اس کو قتل نہ کیا جائے۔

اگر حضرت شیخ زادہ اللہ علیہ کے نزدیک امام صاحب مہجر خاندان میں سے ہوتے تو پھر ان کو امام کے لقب سے کیوں یاد فرماتے اور امور شریعہ میں دیگر ائمہ کے اقوال کے ساتھ ان کے قول کو نہیں ذکر کرتے۔

اس جواب کا رد عمل یہ ہوا کہ امام صاحب ہر قوم سے اعتراض وارد بھی نہیں ہوتا جو اس کا جواب دیا ہو۔ یہ کہوں ہے کہ مؤلف نے اپنے اقتدا حضرات کی کتابوں کا مطالعہ بھی نہیں کیا جو ان کو پتہ چلتا کہ سن کی اس بار میں کیا رائے ہے۔ چنانچہ دلیل المطالب علیٰ ارجح المطالب میں جواب صدیقی حسن خان صاحب فرماتے ہیں

سوال: "روایۃ الخلیفین" مرید صاحب ابی حنیفہ نعمان ذکر کرده و کفر وغیرہ وغیرہ جواب: "آپ صحت؟"

جواب: "نماز الی اللہ محدث دہلوی در معجمیات نو شہداء ذکر اور جاہ و گونا گوست کیے اور جاہ است کہ فی کل را از سنت بیرون میکند۔ دیگر آیت کہ از سنت بیرون نمیکند۔ اولیٰ آیت کہ معتقد آن باشند کہ بر اثر ابرار و پارسان و تصدیق ایمان کرد۔ پنج معصیت اور معترضت اصلاً دیگر آیت کہ امتحان کنند کہ عمل از ایمان غیرت و لیکن جواب و عقاب بر آن مرتب است۔ جب فرق میان بر دو آیت کہ ما بہ ان بعین ایمان کرد و ائمہ پر تنکد ہر جہت اندک بر عمل جواب و عقاب مرتب نہ شود پس مخالفہ ایمان منافق و مبتدع است و در مسند جامعہ ایمان سلف ظاہر نیکہ و بلکہ و اہل حدیث است بعض آیت و حدیث و اثر و اہل سنت و جماعت بر آئین ایمان قیاس کل است و بیہودہ۔ از دلیل دل است بر آئین اہل ایمان بر مجموعہ قول و عمل است و ایمان را راجع میشود اسوئے لفظ ہیبت و اتق کہ بر آئین مابقی ایمان خارج نمی شود اگرچہ مستحق عذاب است و صرفہ و انزل وال بر آئین ایمان عبارت از مجموعہ ایمان و تہذیب است از عنوان ایمان عبارت است۔ آجی۔

دراصل معصوم شہید کہ مراد حضرت شیخ زادہ اللہ ارمدہ جو دن و صحابہ ابی حنیفہ شیخ ثانی است ولا عیار علیہ اگرچہ اگرچہ از روئے نظر و دلائل کمال مذہب اہل حدیث است کہ ایمان عبارت است

از مجموع اقرار و تصدیق و یہ قول اللہ تعالیٰ ثناء اللہ فی (ملا بہ منہ)

سوال: "ثبوتہ الطائیس" میں اصحاب اہل حنیفہ کو مریضہ میں ذکر کیا گیا ہے اسی طرح اور انہوں نے بھی اپنی تفسیحات میں بیان کیا ہے اس کی وجہ کیا ہے؟

جواب: شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے "تلمیحات" میں لکھا ہے کہ دراجاء کی (۱) قسمیں ہیں (۱) ایک قسم تو وہ ہے کہ اس کا قائل اہلسنت سے خارج ہو جاتا ہے (۲) دوسری قسم وہ ہے کہ اس کا قائل اہلسنت سے خارج نہیں ہوتا۔ پہلی قسم یہ ہے کہ یوں اعتقاد رکھے کہ جس شخص نے ایمان کا زبان سے اقرار کر لیا اور ول سے تصدیق کر لی تو پھر یہ ہے کوئی منہ نہ کرے اس کو قطعاً کوئی خطر نہیں (۳) دوسری قسم یہ ہے کہ یوں اعتقاد رکھے کہ عمل ایمان میں داخل نہیں ہے لیکن ثواب اور عقاب اس پر مرتب ہوتا ہے۔ اور دونوں میں فرق یہ ہے کہ صحابہ اور تابعین کا مردہ کے کمرہ ہوتے پر اتفاق ہے۔ اور مشرکوں نے کہا ہے کہ عمل پر ثواب اور عذاب مرتب ہوتا ہے لہذا اس کے خلاف عقیدہ رکھنے والا گمراہ اور مبتدع ہے لیکن دوسرے مسئلہ میں سلف کا اجماع نہیں ہوا بلکہ اہل اختلاف ہیں۔ بعض آیات و احادیث و آثار میں پر دہل ہر کس ایمان کا اطلاق قبول و عمل دونوں کے مجموعہ پر ہوتا ہے لیکن یہ نزاع صرف لفظی ہے اس لئے کہ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ عامی اعدیان کی وجہ سے ایمان سے خارج نہیں ہو جاتا اگرچہ مستحق عذاب ہوتا ہے اور جو بائبل کے ایمان، مجموعہ (اقرار و تصدیق و عمل) پر دلالت کرتے ہیں ان کو الٰہی تائید سے ان کے ظاہر سے پیچھے اچھٹکا ہے (نہی)

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی مراد اصحاب اہل حنیفہ کے مردہ ہونے سے دوسری قسم ہے اور اس پر کوئی غبار نہیں (کیونکہ یہ اعتقاد سنت کے خلاف نہیں) اور چہ اوائل سے اعتبار سے اہل حدیث کا نہ سب رائج ہے کہ ایمان مجموعہ اقرار و عمل و تصدیق و عمل کا نام ہے اور نبی یا توحید شاہ اللہ نے اپنی کتاب (ملا بہ منہ) میں ذکر کیا ہے۔

غیر مقلہ بن حضرات کے مقتدی توحید الطائیس کی اس عبارت کا عمل خالص نہ ہے جس سے ان جیسے اہل فکر حضرات کو کلمہ جی ہوئی لیکن مولف ہی ہے کہ ان کو اپنے اعتادات کی بنا پر دیکھنے کی توفیق نہیں ملی (درجہ چھابین مائتہ مہاجر، ج ۱، ص ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶،

## باب پنجم

### امام ابو حنیفہؒ کی تصانیف

یہ باب اصل حضرت مولانا مفتی رفیع الدین دارالعلوم مدنیہ دہلی کے نام لکھا گیا ہے۔ اس کتاب کا پیش کردہ مقالہ بعنوان "امام ابو حنیفہؒ کی خدمات و شخصیت" کے ذریعے دوسری دونوں فقہی کانفرنسوں 18/19 اکتوبر 1998ء تک ایک دور ہے۔ دارالافتاء کے متعلقہ اداروں میں مرتبہ کرنے کے وقت اس کے ساتھ جگہ جگہ اضافہ اور کٹاوت کے نئے نئے اضافے کی ضرورت پڑنے سے ڈرامے کو شادی نہ ہو۔ یہ ہے نہ تحریریں اس کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ (۱۰۰)





العجب سے اسناد ادا و وضعیاں مکتب احمد و ادعیٰ میں اس حقیقت قدس علی  
 نہ رہتا تھا کہ اس کتاب میں تصدیق میں اصحاب و اہل نفس و کبریاں نہ بنی  
 مہیوفا۔ قرآن و وحش کی قیاس میں ہے کہ ان مرتبہ ۱۰۰۰۰ کیوں کہ اس کتاب کو  
 ہے اس کے سب سے پہلے اس کو طبع کیا اور اس کی ترتیب کیا اور اس کی ترتیب کیا اور اس کی  
 اور اس کے سب سے پہلے اس کو طبع کیا اور اس کی ترتیب کیا اور اس کی ترتیب کیا اور اس کی  
 سے پہلے اس کی ترتیب کیا اور اس کی ترتیب کیا اور اس کی ترتیب کیا اور اس کی  
 جواب میں بقول مولانا جواب: وہ ہے کہ اس کی حقیقت انصاف سے ۱۳۹۹ھ

### کتاب الآثار

اس کتاب میں مختلف کے ان تصدیق میں ہے کہ اس میں اس کی ترتیب کیا اور اس کی  
 پہلے اس کی ترتیب کیا اور اس کی ترتیب کیا اور اس کی ترتیب کیا اور اس کی

پہلے اس کی ترتیب کیا اور اس کی ترتیب کیا اور اس کی ترتیب کیا اور اس کی  
 اور اس کی ترتیب کیا اور اس کی ترتیب کیا اور اس کی ترتیب کیا اور اس کی  
 سے پہلے اس کی ترتیب کیا اور اس کی ترتیب کیا اور اس کی ترتیب کیا اور اس کی

المرض کتاب الآثار میں ہے کہ اس کی ترتیب کیا اور اس کی ترتیب کیا اور اس کی  
 جواب میں اس کی ترتیب کیا اور اس کی ترتیب کیا اور اس کی ترتیب کیا اور اس کی  
 اس کی ترتیب کیا اور اس کی ترتیب کیا اور اس کی ترتیب کیا اور اس کی

کتاب الآثار میں اس کی ترتیب کیا اور اس کی ترتیب کیا اور اس کی ترتیب کیا اور اس کی  
 اس کی ترتیب کیا اور اس کی ترتیب کیا اور اس کی ترتیب کیا اور اس کی

اس کی ترتیب کیا اور اس کی ترتیب کیا اور اس کی ترتیب کیا اور اس کی  
 اس کی ترتیب کیا اور اس کی ترتیب کیا اور اس کی ترتیب کیا اور اس کی  
 اس کی ترتیب کیا اور اس کی ترتیب کیا اور اس کی ترتیب کیا اور اس کی



مہر بن محمد بن عبد اللہ بن عباس و حضرت امام ابو حنیفہؒ کے شاگرد ہیں۔ ان کے زبانی روایت ہوئی اور حضرت مہر بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کے شاگردوں میں سے ایک کو روایت کیا اور ممتاز تھے۔

حضرت شافعیؒ نے روایت کی ہے کہ: "وَالْكَاتِبُ هَذَا التَّوْحِيدَ عَسَىٰ وَعَلَىٰ وَاسِیْ عَسَدٍ قَرِیْبٍ۔" کہ اگر کسی نے چاروں ائمہ کے نام لکھ کر ان کے نام لکھے ہیں تو اس کے لیے عسدر بن عبد اللہ بن محمد بن حنفیہ

امام مرقومہؒ کا وہ افضل تھے یا درجہ اولیٰ تھے۔ یہ بارہ سال کے بعد میں اس نے اس کتاب کا ترجمہ کیا ہے۔ وہ یہ کہ اس نے اس کتاب کے ساتھ ہی اس کے نام لکھے ہیں۔

حضرت شافعیؒ نے فرمایا: "مَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيدِ لَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيدِ"۔ حضرت مہر بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کے ساتھ ہی اس کے نام لکھے ہیں۔

کتاب آثار کے بارے میں خود نے اس کے نسخے بھی متعدد ہیں۔ ان کے نام لکھے ہیں۔

### کتاب آثار کے نسخے

امام مرقومہؒ نے جن دلائل کے کتاب آثار کی روایت کی ہے، وہ متعدد ہیں جن کی وجہ سے نسخے بھی متعدد ہیں جن میں مشہور نسخے چار ہیں۔ ان کے راویوں کے نام سے یہ نسخے مشہور ہیں۔

(۱) کتاب الآثار۔ بروایت امام زفر بن الحدیلؒ۔ (التوفی ۱۵۸ھ)

ان کے نسخے کا (کرم زاد) میر بن کوثر (التوفی ۱۶۵ھ) نے اپنی مشہور کتاب "الاكمال

فی رفع الارباب عن المؤلف وسمی الخلفاء وسمی الخلفاء وسمی الخلفاء" کے باب الحنفی والحمصی میں کیا ہے۔ چنانچہ محدث احمد بن محمد بن حنفیہ کے زیر میں تھے جن احمد بن بکر بن سہم ابو بکر الحمصی ثقہ بعلیل میں اہل الظہر رحمہ عن



[illegible]

ماہرِ قلم نے ان نمونوں کا مطالعہ کیا تو عدالت میں یہ ثابت کرنے کے لیے کہ "کاپی رائٹر" نہیں ہے۔  
 یہ ثابت کرنے کے لیے کہ "کاپی رائٹر" نہیں ہے۔

پھر اس آیت کے تحت الامام علیؑ کی اہمیت کی تائید کے لیے یہ بھی لکھا کہ ابو وہب  
محمد بن مزاحم مروی ہے کہ اس کے بعد اس حکم پر بلخی کے لوگوں نے اپنے اپنے  
لوگوں کو بلایا اور ان کو اس کے ساتھ لے کر اپنے اپنے علاقوں کی طرف روانہ کیا۔  
اس کے بعد اس حکم سے لوگوں میں ایسے اختلاف پیدا ہوئے کہ ان کو جو لوگ بلخی کے لوگوں کے  
ساتھ تھے وہ ان کے ساتھ ہی رہ گئے اور ان کے ساتھ رہنے والے لوگوں نے اس حکم پر  
الجمعہ کی امر دہرایا کہ بعد اس حکم کے بعد مسیحی و مسلمان ہر ایک نے اپنے اپنے  
محل میں رہ گیا اور جب محمد بن مزاحم مروی ہے کہ ان لوگوں نے اپنے اپنے  
علاقوں کی طرف روانہ ہو گئے تو اس کے بعد اس حکم پر بلخی کے لوگوں نے ان کے  
ساتھ ساتھ ہی رہ گئے اور ان کے ساتھ رہنے والے لوگوں نے اس حکم پر

[illegible][illegible]



عنقولہ البتہ کہ کتاب الانوار فی روائعہ محمد بن الحسن علیہ السلام بہ نسبت شریعہ امامیہ  
فی جوہر خلق نامہ کمزور ہے۔ وہ کتاب انظار ہے نہ تدبیر آئی ہے نہ تدبیرتی ہے۔

(۴) کتاب الآثار و احوال امام حسن بن زید و ولایه فی القوفی (۲۰۲۵)

[illegible]

ان حضرات کے بارہ و خوار، ابو حنیفہ نے صاحبِ دار کے امام بن کر ان اہل طریقت المتوفی علیہ السلام اور مشہور محدث محمد بن محمد بن خالد اودھی المتوفی قریب ۱۸۰ھ کی روایت سے بھی کتاب اناکار نے نسخے مروی ہیں۔ چنانچہ جامع مسابہ میں محدث خوارزمی نے ان دونوں نسخوں سے حدیث کی روایت کی ہے۔ اور کتاب مذکور کے باب ثانی میں بھی ابن ابی اسیر نے ان دونوں حضرات تک نقل کر دی ہے۔ خود بخود ان دونوں نسخوں کا ذکر بھی ابن ابی حنیفہ کے بارے میں کیا ہے۔

ابو حنیفہ سے دیگر راویان حدیث۔

مذکورہ ۱۶ اپنے مضامین کے علاوہ جن کے ذریعہ اسے "کتاب" کا نام حاصل ہوا ہے اس کتاب کا نسخہ موجود ہے اور جن کے متعلق یہ پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے امام ابو حنیفہ سے اس کتاب کا نسخہ لیا ہے وہ یہ ہیں

(۱) امام عبداللہ بن مبارک:

انہوں نے خود لکھا ہے کہ کنت سمع اسی حبیۃ غیر سرّا کان یقع فیہا روایات فاسکتہا (مناقب ص ۱۱۱)۔ ق ۳ ص ۲۷ میں نے امام ابو حنیفہ کی تسائیہ کوئی بار نقل کیا کیونکہ ان میں اضافہ ہے۔ یہ ہے اور کچھ انہیں نقل نہ ہوا۔ محدث غلیب بغدادی نے ہمارے بغداد میں امجدی شجرہ جاری کیا ہے۔ سمع عبداللہ بن مبارک بقول کنت سمع اسی حبیۃ اور بعد ازاں حدیث میں نے ابو حنیفہ بن مبارک کو روایت کیا۔ امام ابو حنیفہ سے میں نے چار سو حدیثیں سنی ہیں۔

(۲) امام غفر بن عیاض:

ان سے حافظہ داروں نے نہ نہ نقل کیا ہے کہ سمعت من اسی حبیۃ کتبہ و اثارہ میں نے امام ابو حنیفہ سے ان کی کتابوں کو اور ان کے شاگردوں سے

(۳) شیخ الاسلام عبد اللہ بن بریل المقرئ:

ان کے بارے میں امام ربیعہ بن عیسیٰ نے سمع من الامام محمد بن عیسیٰ حدیث (مناقب ص ۱۱۱) ملاحظہ فرمائی کہ وہی ہے (۲۳) کہ انہوں نے امام ابو حنیفہ سے نو سو حدیثیں سنی ہیں۔

(۴) امام وکیع بن الجراح:

ان کے متعلق حافظ ابن عبد البر جامع بیان الصغیر میں یہ اتفاق مضمر ہے کہ بن عیسیٰ سے نقل ہیں کہ سوا ابیہ احمد بن قدامہ علی وکیع وکان یفنی برای اسی حبیۃ وکان

محفوظ حدیث کلمہ میں ہے کہ: ”مَنْ رَوَى عَنْهُ حَدِيثًا وَهُوَ يَدْرِي أَنَّهُ كَذِبٌ فَلَيْسَ بِهِ شَيْءٌ“  
 ”اَلَّذِي يَدْرِي“ کے معنی ”جس کو علم ہو“ کے ہیں۔ اس حدیث سے ظاہر ہے کہ اگر کوئی شخص  
 کوئی حدیث روایت کرے اور وہ اس کو جانتا ہو کہ وہ کذب ہے تو اس سے کوئی فائدہ نہیں۔

(۵) امام جماعت بحث فرماید:

ما جاء من جواب الاستفتاء في فضائل الائمة الثلاثة الفقهاء من روضة الرجال  
 وروى حسام بن زيد عن أبي جعفر الصادق عليه السلام في فضائل الائمة الثلاثة  
 ما عني مدحهم والحث على

(۶) اقامت اسرار و مخفی:

محدث صیغہ کے لیے جو بعض حصوں میں دیکھ سکتے ہیں ان کے متعلق ہم نے متعلقہ  
تکذیبیہ کے اوّل میں کتاب الہی میں حقیقت اس کے بعد (المجاہد المصنف) کے ساتھ  
نہیں۔ ان کے لیے جو بعض حصوں کے لیے وہاں موجود ہیں ان کے لیے۔

(ج) امام خاندانِ اہل سنت

اسی نے ہم سے بھی امامانِ حق کو اپنے لئے "الاستغناء" میں قادر بنایا۔ اسی نے ہم کو اس قدر تعلیمی احادیث کبیرہ (۱۱) نکلا، جو ۱۱۳ سالہ انسانِ اعلیٰ نے امامِ ربیع سے سنتی رہیں۔ (۱) سنتی ہیں۔

[illegible]



تکذیبی نے اہل بیوت سے قول

(۵) ملا کہ میں تمہیں نے کشف الظہور میں اساسی الکتاب والعلوم "میں" کتاب

نہ کہ "میں" کہہ رہا ہوں، یعنی کسی شریعت کا بھی انکار کیا ہے۔

(۶) اس کے ضمن میں غزالی نے بھی اپنی عمر میں کتاب "مذہب میں کتاب" آگاہی

میں غزالی کا نام نہ لکھا ہے۔

(۷) اس میں غزالی نے بھی مسلک الذہور ہی اہل انہی الفروع الناسی عنہم

میں بھی وہ لکھا ہے۔ اور یہی مل ابن عربہ جلی مری شافعی (استغفری) سے لے کر اسے قرآن میں اس کی

شان "کتاب" قرآن "مذہب" کہہ کر ہے۔

(۸) علامہ محمد بن ابی حامد رشید نعمانی نے اس سے پہلے یہ مسئلہ کتاب

نہ کہ "میں" کہہ رہا ہوں، یعنی کسی شریعت کا بھی انکار کیا ہے۔

الاعجاز پر غزالی کی سورت میں ملتی ہوئی ہے۔

(۹) علامہ ابو زہرہ و تفسیر (جو اس کے بعد لکھی گئی) میں اس سے پہلے یہ مسئلہ کتاب

نہ کہ "میں" کہہ رہا ہوں، یعنی کسی شریعت کا بھی انکار کیا ہے۔

قرآن میں یہ واقعہ اعراف (۱۰۰) کا حقیقہ (۱۰۰) میں اس سے کتاب (۱۰۰) کا حقیقہ (۱۰۰) میں اس کی

مدولی ہے۔

(۱۰) (۱۰۰) قیام بعدین میں ابی حامد رشید نعمانی نے اس سے پہلے یہ مسئلہ کتاب

نہ کہ "میں" کہہ رہا ہوں، یعنی کسی شریعت کا بھی انکار کیا ہے۔

الاعجاز پر غزالی کی سورت میں ملتی ہوئی ہے۔

وہی ہے۔

حقیقی مذہب کی تاریخ میں ان اشاعت مذہب میں غزالی نے اس سے پہلے یہ مسئلہ کتاب

نہ کہ "میں" کہہ رہا ہوں، یعنی کسی شریعت کا بھی انکار کیا ہے۔

درجات و آثار کتاب (۱۰۰) میں اس سے کتاب (۱۰۰) کا حقیقہ (۱۰۰) میں اس کی

تدلیس و غیب و۔

(۱۱) (۱۰۰) قیام بعدین میں ابی حامد رشید نعمانی نے اس سے پہلے یہ مسئلہ کتاب

نہ کہ "میں" کہہ رہا ہوں، یعنی کسی شریعت کا بھی انکار کیا ہے۔

مطہم ہے یہ مولانا محمد ثانی محمد عظیمؒ نے مرتب کیا ہے۔

(۱۲) مولانا تقی مہدی حسن شاد بھائی دہلی نے بھی اس پر تین ضخیم جلدوں میں عام قارئین اور محافل کتاب آذربائیجان، جوا اور محافل شریعتی کے لیے چھ بکے ورتے میں مولانا ابو قاسم افغانی نے شامیانہ مرتب کیا۔ (اسی کے ساتھ شریعتی نظریہ، سچنے میں نہیں آئی) کے ساتھ استعمال سے ہیں راقم کو شریعت اور سچو پہ نہیں ہوئی، البتہ یہ ضخیم جلد اہل علم و افتاد پر پختہ آئی جس سے استفادہ کیا گیا۔

(۱۳) ترجمہ قواعد مولانا ابو الفتح محمد بن محمد بن ابی بکر سعید بن عبد اللہ شافعی نے تالیف کی ہے۔ (۱۴) مولانا محمد ثانی کتاب آذربائیجان کاغذی اصل میں سے مولانا محمد حبیب اللہ شاد آریہ (اس میں جلد اول و دوم) مولانا محمد بن ابی بکر شافعی نے تالیف کی ہے مولانا محمد ثانی شافعی نے تالیف کی ہے شریعتی نظریہ کے لیے مولانا محمد بن ابی بکر شافعی نے تالیف کی ہے۔ راقم کو شریعت اور سچو پہ نہیں ہوئی، البتہ یہ ضخیم جلد اہل علم و افتاد پر پختہ آئی جس سے استفادہ کیا گیا۔

(۱۵) مولانا ابو الفتح محمد بن ابی بکر شافعی نے تالیف کی ہے مولانا محمد حبیب اللہ شاد آریہ (اس میں جلد اول و دوم) مولانا محمد بن ابی بکر شافعی نے تالیف کی ہے مولانا محمد ثانی شافعی نے تالیف کی ہے۔ راقم کو شریعت اور سچو پہ نہیں ہوئی، البتہ یہ ضخیم جلد اہل علم و افتاد پر پختہ آئی جس سے استفادہ کیا گیا۔

(۱۶) مولانا محمد ثانی کتاب آذربائیجان کاغذی اصل میں سے مولانا محمد حبیب اللہ شاد آریہ (اس میں جلد اول و دوم) مولانا محمد بن ابی بکر شافعی نے تالیف کی ہے مولانا محمد ثانی شافعی نے تالیف کی ہے۔ راقم کو شریعت اور سچو پہ نہیں ہوئی، البتہ یہ ضخیم جلد اہل علم و افتاد پر پختہ آئی جس سے استفادہ کیا گیا۔

اس کے علاوہ مولانا محمد ثانی کتاب آذربائیجان کاغذی اصل میں سے مولانا محمد حبیب اللہ شاد آریہ (اس میں جلد اول و دوم) مولانا محمد بن ابی بکر شافعی نے تالیف کی ہے مولانا محمد ثانی شافعی نے تالیف کی ہے۔ راقم کو شریعت اور سچو پہ نہیں ہوئی، البتہ یہ ضخیم جلد اہل علم و افتاد پر پختہ آئی جس سے استفادہ کیا گیا۔



صاحب نے فقہ مدیٹ کے نوئی مجموعہ موجودہ تصانیف کے کتاب المآثر کا تذکرہ بھی کیا ہو چکا ہے۔  
تاجم الامام جلالہ لکھنے کے ان مسانید کی تعداد آٹھ تھی ہے۔ ہر امام صاحب سے سند متصل  
مردی ہیں اور ان مسانیدوں کے علاوہ نے تصنیف کیا ہے۔

محدث خوارزمی (المتوفی ۶۹۵) جو کہ ان مسانید سے جامع ہیں۔ ائمہ کتاب میں نقلتے ہیں  
کہ میں نے شام کے بعض چالوں سے نہ کہ وہ امام اعظم کی تحقیق کرتے ہیں اور ان پر قلت  
روایت حدیث کا التزام رکھتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ سند ثاقبی۔ سند احمد بن حنبل اور وہ امام  
مالک کو مشہور ہیں مگر امام ابوحنیفہ کی کوئی سند نہیں ہے۔ (جامع المسانید للعلما خوارزمی ج ۲) کتاب  
ان کی حد یہ ہے کہ انہوں نے صرف چند احادیث کی روایت پر اتفاق کیا ہے۔ اسلئے یہی وہی  
حیثیت نے آماہوں کی کہ امام صاحب ہی ان چند مسانید کو تصنیف فرمادیں جنہیں یہ سے سند متصل  
حدیث نے تصنیف کیا ہے۔

ان چالیس کے محکمہ حالات بھی محدث خوارزمی نے بیان کئے ہیں۔ ان کی فہرست حسب  
ذیل ہے۔

(۱) امام صاحب نے صاحب اور سے طرحت تہذیبی سند

(۲) امام ابوحنیفہ کی کتاب المآثر

(۳) سند حسن بن زیاد لکھی

(۴) امام محمد کی کتاب المآثر

وہ محدثات نے ہر امام صاحب سے روایت کی ہے۔

(۵) سند جلالہ ابو محمد امام ابوحنیفہ کی کتاب جلالہ کی مجموعہ سند المآثر کے تصنیف سے  
مشہور اور ابوحنیفہ کی سند مآثر ہے۔

(۶) سند جلالہ ابو محمد امام ابوحنیفہ کی کتاب المآثر

(۷) سند جلالہ امام ابوحنیفہ کی کتاب المآثر

(۸) سند جلالہ امام ابوحنیفہ کی کتاب المآثر

(۹) • خدمت میں اسن ابن ابی

(۱۰) • سند ابی اسن محمد بن جعفر

ان سچ احادیث کا شمار صحاح حدیث میں ہے۔

(۱۱) • سند ابی اسن محمد بن ابی

(۱۲) • سند ابی اسن محمد بن ابی اسن

(۱۳) • سند ابی اسن محمد بن

(۱۴) • سند حسین بن محمد بن ابی

(۱۵) • سند ابی اسن محمد بن ابی اسن

ابن محمد بن ابی اسن محمد بن ابی اسن

ابن محمد بن ابی اسن محمد بن ابی اسن

ابن محمد بن ابی اسن محمد بن ابی اسن

ابن محمد بن ابی اسن محمد بن ابی اسن

ابن محمد بن ابی اسن محمد بن ابی اسن

ابن محمد بن ابی اسن محمد بن ابی اسن

ابن محمد بن ابی اسن محمد بن ابی اسن

ابن محمد بن ابی اسن محمد بن ابی اسن

ابن محمد بن ابی اسن محمد بن ابی اسن

ابن محمد بن ابی اسن محمد بن ابی اسن

ابن محمد بن ابی اسن محمد بن ابی اسن

ابن محمد بن ابی اسن محمد بن ابی اسن

ابن محمد بن ابی اسن محمد بن ابی اسن

ابن محمد بن ابی اسن محمد بن ابی اسن

ابن محمد بن ابی اسن محمد بن ابی اسن

ابن محمد بن ابی اسن محمد بن ابی اسن

ابن محمد بن ابی اسن محمد بن ابی اسن

المعتمد لا كبر ، كتاب الرسالة الى النبي : كتاب انعام  
والمعتمد

لجمعية لا كبر . كتاب ترسانه لى النسر . كتاب الحاله والنسب . كتاب  
الملك على القصرية ارمه عاقله لى كبريا "تم" سنة ١٢٩٥

[illegible]

## (کتابیات)

۲۱	۲ ریح المغرب
۲۲	۲۲ بھر ست لائن اندیم
۲۳	۲۳ زین جہود علم حدیث
۲۴	۲۴ معری علوم اللہ حدیث
۲۵	۲۵ اعلام المسوئین
۲۶	۲۶ مناقب صدیق اکبر
۲۷	۲۷ مناقب الامام الاعظم
۲۸	۲۸ الجواہر المصنوعہ
۲۹	۲۹ الامکاہ لائن جہود علم
۳۰	۳۰ مناقب ابی حنیفہ رحمہ
۳۱	۳۱ جامع المسانید فقہ اوزنی
۳۲	۳۲ محمد بن عطاء اللہ دران کے علمی کامات
۳۳	۳۳ کتاب فی حقیقۃ شیخ مفید
۳۴	۳۴ مکاتبات امامانی حلیہ میں اکابر عین
۳۵	۳۵ مقام حدیث
۳۶	۳۶ فتوہ الجہان
۳۷	۳۷ مقدمہ سادہ دانش
۳۸	۳۸ ردی کا سلام
۳۹	۳۹ تہذیب فقہ حنبلیہ
۴۰	۴۰ جامع بیوتنا معلوم

۱	۱ درمکار علی باطنی روکا کا مکتبہ دارین
۲	۲ مکتبہ سرائین خلدون
۳	۳ الاعلام الموروثی
۴	۴ سیرۃ النبی
۵	۵ ابو حنیفہ حیات و عصر ۱۰۰۰ھ الشیخ ابو زھر
۶	۶ امام ابو حنیفہ اور ان کے تلامذہ
۷	۷ مقالات کوثری
۸	۸ حیات شیخ الحدیث سید احمد علی رحمانی
۹	۹ مکتبہ المصباح
۱۰	۱۰ شرح الایضاح
۱۱	۱۱ ابو حنیفہ رحمہ
۱۲	۱۲ امام الاعظم ابو حنیفہ رحمہ
۱۳	۱۳ حیات امام اعظم ابو حنیفہ
۱۴	۱۴ فیض الحرمین
۱۵	۱۵ وسعۃ القلوب
۱۶	۱۶ تحریر الحدیث فی مناقب الامیر المکرم
۱۷	۱۷ تحریر الحدیث فی مناقب الامیر المکرم
۱۸	۱۸ تحریر الحدیث فی مناقب الامیر المکرم
۱۹	۱۹ تہذیب فقہ حنبلیہ
۲۰	۲۰ تذکرہ المکتوبات